ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

میں ماہِ ربیعُ الآخر کی مناسبت سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ

بنام

ربیعُ الآخر کے 58 مضامین

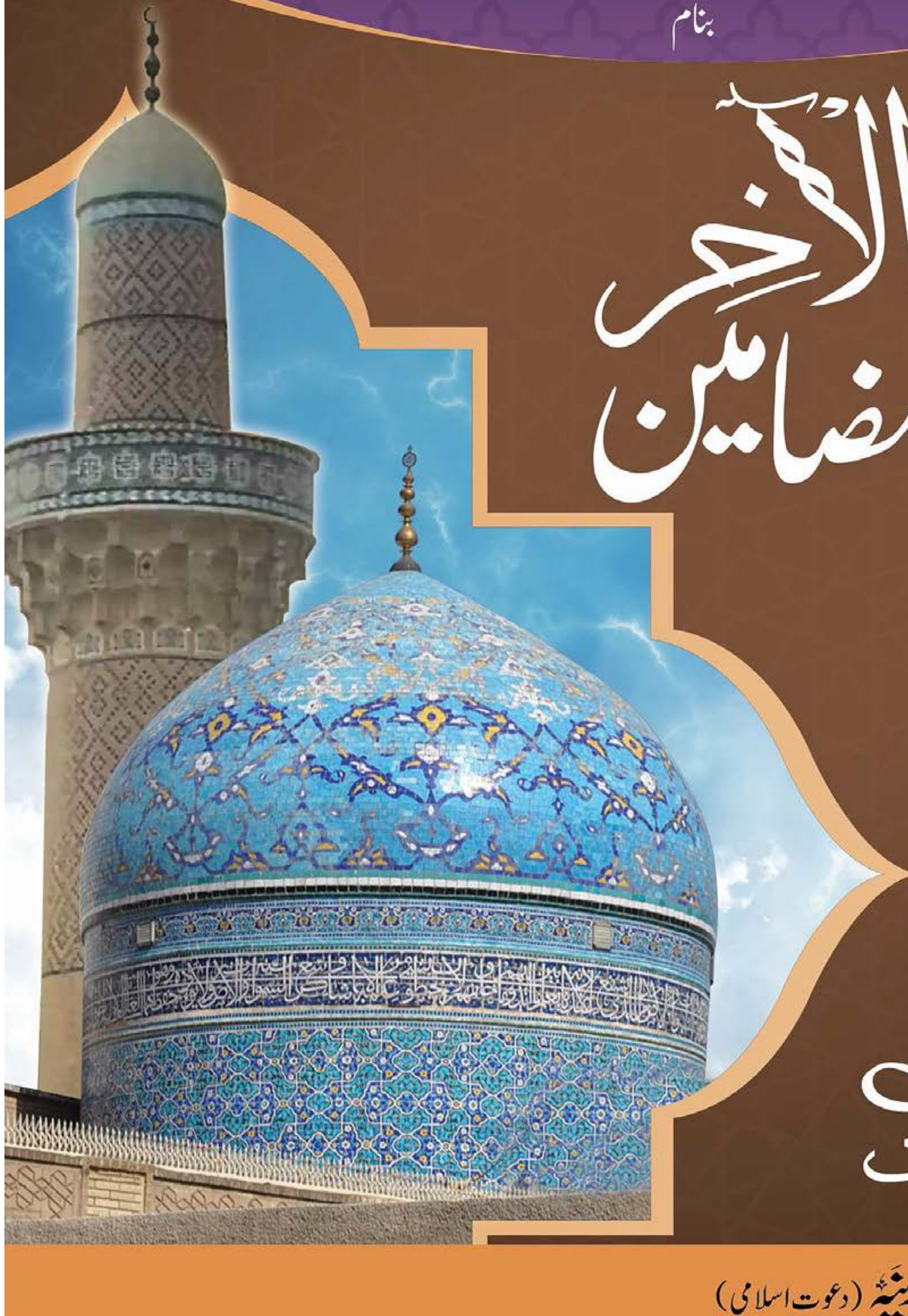

گیارھویں شریف مبارک

پیش کش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوت اسلامی)

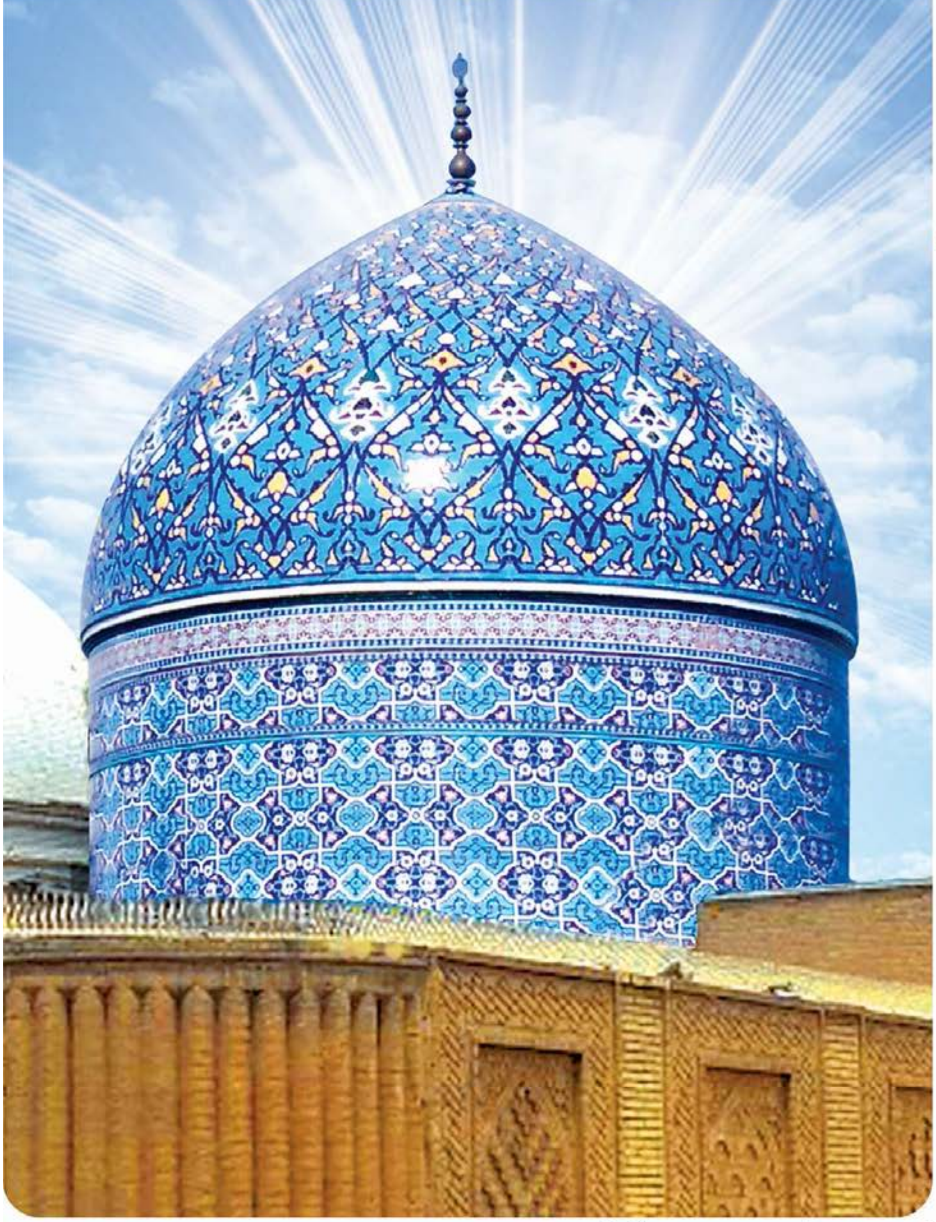

پہلے اسے پڑھئے

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ جب قمری مہینوں کے نام رکھے گئے تب ربیع الآخر کا مہینا موسمِ بہار کے آخر میں پڑتا تھا لہٰذا اسے ربیعُ الآخر نام دیا گیا۔

(غیاث اللغات، باب رائے مہملہ، ص295)

اہلِ اسلام کے نزدیک ربیعُ الآخر سرکارِ بغداد، حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے بہت معروف ہے کیونکہ اس ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا۔ (مرآۃ الاسرار(مترجم)، ص571، تاریخ مشائخ قادریہ، 1/171)

اس لئے عاشقانِ اولیا حضرت سیِّدُنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نذر و نیاز کرتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس ماہ کو ”گیارھویں شریف“ کا مہینا بھی کہا جاتا ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری مَدَّظِلُّہُ العَالِی فرماتے ہیں: تاجر اپنی روزانہ کی بِکری (Sale) کا ایک فی صد جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم دو فی صد نکالے اور ماہانہ گیارھویں شریف کی نیاز کرے تو اِنْ شَآءَ اللہ اُس کی روزی میں برکت ہوگی۔ (اگر گھر میں نیاز کرنے میں رُکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجئے)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ربیع الآخر1440ھ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول اور عاشقانِ اولیا کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ذریعے اولیاء اللہ کی تعلیمات اور شان و عظمت کا پیغام دنیا بھر میں عام کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ یوں تو ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ہر شمارہ میں ہی اولیائے امت اور مشائخِ عظام کے ملفوظات، تعلیمات، زہد و تقویٰ اور عشقِ خدا و رسول کے بارے میں مضامین شامل ہوتے ہیں لیکن ربیعُ الآخر کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں خصوصی طور پر حُضور غوثِ پاک اور اولیائے

کرام کی شان و عظمت پر لکھا جاتا ہے۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے لئے ایک یہ اعزاز بھی ہے کہ اس کا سب سے پہلا شمارہ بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ربیعُ الآخر 1438ھ ہی میں شائع ہوا تھا۔

ربیعُ الآخر 1444ھ کے موقع پر عاشقانِ اولیا کی قلبی تسکین اور علمی نفع کے لئے مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی طرف سے یہ اقدام کیا گیا ہے کہ تادمِ تحریر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ربیعُ الآخر کی مناسبت سے شائع ہونے والے تمام مضامین، شرعی سوالات اور دلچسپ معلومات کو 99 صفحات پر یکجا کرکے پیش کیا جارہا ہے۔ اس مجموعہ میں اِنْ شَآءَ اللہ آپ

❁ منقبتِ غوثِ اعظم ❁ شانِ اولیاء قراٰن و حدیث کی روشنی میں ❁ سیرتِ غوثِ اعظم ❁ شانِ غوثِ اعظم ❁ بیعت و طریقت ❁ نصائح غوثِ پاک ❁ عقائد و معمولات اہلِ سنّت اور شرعی احکام ❁ تذکرۂ صالحین و صالحات ❁ اَوراد و وظائف ❁ اور متفرق

جیسے 10 اہم عنوانات کے تحت 58 مضامین و مختصر ٹیبلز کا مطالعہ کریں گے۔

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں!

❁ حالاتِ حاضرہ میں ہمارا کردار کیا ہو؟ ❁ عوام و خواص کے لئے قراٰنِ کریم کی تفسیر اور حدیث کی شرح ❁ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد و معلومات ❁ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت، فضائل اور خصائص ❁ علمی، شرعی، اخلاقی، معلوماتی سوالات کے جوابات ❁ اولیائے کرام کی تعلیمات و ملفوظات ❁ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بڑے بڑے ثواب ❁ معاشرے کی دکھتی رگیں اور ان کا علاج ❁ معاشرے کے مختلف کردار ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، شاگرد وغیرہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ❁ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کے جوابات ❁ بچّوں اور بڑوں سبھی کے لئے اسلامک جنرل نالج ❁ خواتین کو درپیش گھریلو، ازدواجی، سسرالی اور معاشرتی معاملات میں بہترین دینی رہنمائی اور اس کے علاوہ بہت کچھ

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور 7 زبانوں (عربی، اردو، انگلش، ہندی، گجراتی، بنگالی اور سندھی) میں شائع ہونے والے میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

ابو النّور راشد علی عطّاری مدنی
19 ستمبر 2022ء

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے رابطہ کیجئے:

Call/WhatsApp

+92313-1139278

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	منقبت غوث اعظم	
06	پیروں کے آپ پیر ہیں، یا غوث المدد	.1
	شان اولیا قرآن وحدیث کی روشنی میں	
07	شان ولی	.2
09	اولیاء کرام کا تقویٰ	.3
11	دِلوں کی حالتیں	.4
17	عظیم ہستیوں کا قرب پانے کا سب سے بڑا ذریعہ	.5
19	نظام کائنات چلانے والے	.6
22	جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے	.7
24	اعلان جنگ	.8
26	کرامات اولیاء کا ثبوت	.9
	سیرت غوث اعظم	
28	فیضانِ اولیا	.10
29	غوث اعظم کون ہیں؟	.11
30	امی کی نصیحت	.12
31	غوث پاک اور احیاء دین	.13
33	غوث پاک اور علم دین	.14
34	پیران پیر کی ادائیں	.15
35	سیرت غوث پاک پر کتب ورسائل کا تعارف	.16

شانِ غوث اعظم

.17	سلطان الاولیا حضور غوث الاعظم	36
.18	غوث اعظم بطور خیر خواہ	38
.19	غوث اعظم بحیثیت معلم	39
.20	غوث اعظم کی تین کرامات	41
.21	ڈوبی کشتی کنارے لگی	43
.22	سب غوثوں کے غوث	44
.23	مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو	45
.24	بَھْجَت اس سر کی ہے جو بَھْجَۃُ الْاَسْرَار میں ہے	46
.25	قسمیں دے دے کہ کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	47
.26	پنج تن پاک کی برکتوں کا شاہکار	48

بیعت و طریقت

.27	مرید کو کیسا ہونا چاہئے	49
.28	محبت مرشد کا انوکھا انداز	51
.29	دلوں پر حکومت	52
.30	کیا عورت پیر بن سکتی ہے؟	53
.31	ایک بندہ دو پیروں کی بیعت کر سکتا ہے؟	54
.32	بزرگوں کا عرس	55

نصائح غوث پاک

.33	غوث اعظم کی چار نصیحتیں	57
.34	غوث اعظم کی 7 نصیحتیں	59

.35	نماز اور گیارھویں والے پیر	61

عقائد و معمولات اہل سنت اور شرعی احکام

.36	بیعت ٹوٹنے کی صورتیں، مع دیگر سوالات	62
.37	فاتحہ اور نیاز میں فرق مع دیگر سوالات	65
.38	وسیلہ	67
.39	مزار پر چادر چڑھانے کی منت	68
.40	مرحومین کو تکلیف نہ دیں	70
.41	ایصال ثواب کے 5 طریقے	72

تذکرہ صالحین و صالحات

.42	حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہ	73
.43	حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ عنہ	75
.44	حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	77
.45	وہ بزرگان دین جن کا عرس یا وصال ربیع الآخر میں ہے	78

اوراد و وظائف

.46	ربیع الآخر میں کی جانے والی آسان نیکیاں	88
.47	قصیدہ غوثیہ کے فوائد و برکات	90
.48	جیلانی نسخہ / بغدادی نسخہ	93

متفرق

.49	ماں کا کردار بحیثیت پہلی درس گاہ	94
.50	دیارِ غوث اعظم کی حاضری	95
.51	بغداد شریف کی گلیوں میں	97

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1/ 422، حدیث: 3149)

مُناجات

ہمارے دل سے زمانے کے غم مٹا یارب
ہو میٹھے میٹھے مدینے کا غم عطا یارب

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں
تِری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یارب

پئے حُسین و حَسَن فاطمہ علی حیدر
ہمارے بگڑے ہوئے کام دے بنا یارب

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں
ملے گناہوں کے اَمراض سے شِفا یارب

گناہ گار طلبگارِ عَفو و رحمت ہے
عذاب سَہنے کا کس میں ہے حوصَلہ یارب

میں پُل صراط بِلا خوف پار کر لوں گا
تِرے کرم کا سہارا جو مل گیا یارب

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا
عذابِ نار سے عطّاؔر کو بچا یارب

از: شیخِ طریقت امیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص76

مَنقَبَت

پیروں کے آپ پیر ہیں، یا غوث المدد
اَہلِ صَفا کے مِیُر ہیں، یا غوث المدد

رنج و اَلَم کثیر ہیں، یا غوث المدد
ہم عاجز و اسیر ہیں، یا غوث المدد

ہم کیسے جی رہے ہیں یہ تم سے کیا کہیں
ہم ہیں الم کے تیر ہیں، یا غوث المدد

کس دل سے ہو بیان بے دادِ ظالماں
ظالم بڑے شریر ہیں، یا غوث المدد

اَہلِ صَفا نے پائی ہے تم سے رَہِ صفا
سب تم سے مُسْتَنِیْر ہیں، یا غوث المدد

صدقہ رسولِ پاک کا جھولی میں ڈال دو
ہم قادری فقیر ہیں، یا غوث المدد

دل کی سنائے اخترؔ دل کی زبان میں
کہتے یہ بہتے نِیُر ہیں، یا غوث المدد

از: تاجُ الشّریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
سفینۂ بخشش، ص74

مشکل الفاظ کے معانی: اَہلِ صَفا: نیک لوگ۔ مِیُر: امیر کا مُخَفَّف، سردار۔ بے دادِ ظالماں: ظالموں کے ظلم و ستم۔ رَہِ صَفا: نیکی کی راہ۔ مُسْتَنِیْر: روشنی طلب کرنے والے۔ نِیُر: آنسو۔

شانِ ولی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾﴾

ترجمہ: اُس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو شکر کرے تو وہ اپنی ذات کے لئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے۔ (پ19، النمل:40)

تفسیر ان آیات میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ ہُدہُد پرندہ ایک موقع پر حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے دربار سے غائب تھا۔ جب واپس آیا تو اُس نے اپنی عدمِ موجودگی کا سبب بیان کیا کہ وہ ملکِ سبا گیا ہوا تھا اور پھر اُس نے وہاں کے لوگوں کے حالات بیان کئے کہ وہ سورج کے پجاری ہیں اور اُن کی ملکہ بلقیس کے پاس ایک عظیم الشّان تخت ہے۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے ہدہد کی سچائی جانچنے کے لئے اور ملکہ بلقیس کو اپنی اطاعت قبول کرنے کے متعلّق ایک خط لکھا۔ ملکہ نے وزیروں سے مشاورت کے بعد آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کو بہت سے تحائف بھیجے تاکہ معلوم ہو کہ آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام بادشاہ ہیں یا اللہ تعالیٰ کے نبی۔

حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے اپنی نبوت کی صداقت پر دلیل دکھانے کے لئے ملکہ کا تخت اس کی آمد سے پہلے منگوانے کا ارادہ کیا اور خود ملکہ کی اپنی ذہانت کا امتحان بھی مقصود تھا کہ اپنے تخت کو کچھ تبدیلی کے بعد بھی وہ پہچانتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے تخت منگوا کر اس میں کچھ تبدیلیاں بھی کروادی تھیں۔ بہرحال تخت منگوانے کے لئے آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے فرمایا: اے درباریو! تم میں سے کون ہے جو ان لوگوں کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ یہ سُن کر ایک بڑا طاقتور جن بولا کہ میں وہ تخت آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی خدمت میں آپ کے اِس مقام سے کھڑا ہونے سے پہلے حاضر کردوں گا اور میں بڑی قوت والا ہوں اور دیانتدار بھی ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں۔ اس پر آپ علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ایک وزیر آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی (جو کتاب کا علم جانتے تھے) کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا اور پھر یوں ہی ہوا کہ انہوں نے اسمِ اعظم کی برکت سے اُس تخت کو چند لمحوں میں دربار میں پیش کردیا۔ اس پر حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کلماتِ شکر ادا کئے اور لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے جو اُس نے اِس لئے کیا ہے کہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔

اس واقعے میں علم کے بہت سے قیمتی موتی ہیں: (1) جنّات کا وجود قرآن سے ثابت ہے اور یہ انسانوں سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی ایک جداگانہ مخلوق ہے۔ یاد رکھیں کہ جنّات کے وجود کا اِنکار کفر ہے۔ (2) حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کی بادشاہت جنّات پر بھی جاری تھی۔ (3) جنّات کو عام انسانوں سے بڑھ کر تصرّفات کی طاقت حاصل ہے۔ (4) علم و فضل والے مسلمان عطائے

خداوندی سے جنّات سے بڑھ کر طاقت و قوت و اختیار و تصرّف و علم رکھتے ہیں۔ (5) کتاب کا علم رکھنے والے سے یہاں مراد حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے، یہی قول زیادہ صحیح ہے اور جمہور مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے۔(مدارک، ص847) (6) کتاب کے علم سے مراد لوحِ محفوظ اور اسمِ اعظم کا علم ہے۔ (7) صحیح مقصد کے لئے اپنے علم و فضل کے اظہار و بیان میں حرج نہیں، جیسے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی طاقت و قوت و علم کا بیان کیا اور عملی طور پر دکھایا بھی۔ (8) اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کی کرامات حق ہیں۔ اولیاءِ کرام کی کرامات عقلی طور پر ممکن اور نقلی دلائل سے ثابت ہیں۔ عقلی طور پر ممکن اس لئے ہے کہ ولی کی کرامت دَرحقیقت اللہ تعالٰی کی قدرت سے ہوتی ہے اور اللہ تعالٰی ہر شے پر قادر ہے، یہ الگ بات ہے کہ ہم کرامات سے متعلق قوانینِ قدرت کی تفصیل سے واقف نہیں لیکن ہماری عدمِ واقفیت کسی ممکن و موجود شے کو ناممکن و غیر موجود نہیں کر سکتی، جیسے آج سے ہزار سال پہلے پیدا ہونے والا شخص ہوائی جہاز کے اُڑنے کو نہیں سمجھ سکتا تھا بلکہ آج ہی کے زمانے میں اگر کوئی شخص غاروں میں پیدا ہوا ہو اور اس نے کبھی جہاز اُڑتے نہ دیکھا ہو تو وہ اِس بات کا انکار کر دے گا کہ لاکھوں ٹَن وزنی لوہے کی شے ہوا میں اُڑ سکتی ہے، لیکن لازمی بات ہے کہ کسی کی لاعلمی سے جہاز کا اُڑنا تو ناممکن نہیں ہو جائے گا۔ کراماتِ اولیاء کی حقانیت تمام اولیاءِ کرام، اکابر علماء، فقہاء اور محدّثین کا مذہب ہے، نیز اہلسنّت کے جمہور محقق آئمہ کے نزدیک صحیح و راجح قول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو انبیاءِ کرام علیہم الصّلوٰۃ و السّلام کا معجزہ ہو سکتی ہے، وہ اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے کرامت کے طور پر ممکن ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اس سے نبوت والا چیلنج کرنا مقصود نہ ہو۔ معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ نبی سے صادر ہوتا ہے اور کرامت ولی سے۔ معجزے کے ذریعے کفّار کو چیلنج کیا جاتا ہے جبکہ کرامت میں یہ مقصد نہیں ہوتا۔ اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے کرامات ثابت ہونے پر قرآن پاک اور بکثرت احادیث مبارکہ میں دلائل موجود ہیں۔ حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس بے موسمی پھل آنا، کھجور کا سوکھا تنا ہلانے سے اُن پر پکی ہوئی عمدہ اور تازہ کھجوریں گرنا، اصحابِ کہف رضی اللہ تعالٰی عنہم کا غار میں سینکڑوں سال تک سوئے رہنا اور آصف بن برخیا رضی اللہ تعالٰی عنہ کا پلک جھپکنے سے پہلے تخت لانا یہ سب واقعات قرآن پاک میں موجود ہیں اور کراماتِ اولیاء کی روشن دلیل ہیں۔ یونہی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بے شمار کرامتوں کا ظہور احادیث میں موجود ہے جو کرامات کے ثبوت کی واضح دلیل ہے۔(روض الریاحین، ص38 مع تلخیص و زیادتِ کثیر)

ایک اہم مدنی پھول حضرت سلیمان علیہ الصّلوٰۃ و السّلام نے عظیم الشّان تخت کے دور دراز کے علاقے سے چند لمحوں میں پہنچنے کے عظیم واقعے پر فوراً اِس کمال کو اللہ تعالٰی کی رحمت کی طرف منسوب کیا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے۔ یہی انبیاء و صالحین کی سنّت و عادت ہے اور یہی حکمِ خداوندی ہے کیونکہ بندے کو اپنی کسی خوبی و کمال پر خود پسندی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، یہ خود ایک مذموم صفت ہونے کے ساتھ دیگر کئی خرابیوں کی بنیاد ہے: اِس سے تکبر پیدا ہوتا ہے، آدمی اپنے گناہوں کو بھولنے اور خامیوں کو نظر انداز کرنے لگتا ہے جس سے اِصلاح کی امید کم ہو جاتی ہے، یونہی خود پسند آدمی اپنی عبادات اور نیک اعمال کو یاد رکھتا اور اُن پر اِتراتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالٰی سے غافل ہو جاتا ہے اور اُس کی خفیہ تدبیر سے بے خوف، اِخلاص سے دور، دوسروں سے تعریف کا طالب ہو کر ریاکاری کی تباہ کاری میں جاپڑتا ہے۔ الامان والحفیظ۔ قرآن، حدیث اور تاریخ میں انبیاء علیہم الصّلوٰۃ و السّلام اور سلف صالحین کے حالات و واقعات پڑھیں تو واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے کمالات و فضائل کو عطائے خداوندی قرار دیتے تھے اور بزرگانِ دین کا معمول تھا کہ کتاب تصنیف فرماتے تو اس میں ہونے والی خطاؤں کو اپنی طرف منسوب کرتے جبکہ غلطی اور خطا سے محفوظ رہنے کو اللہ تعالٰی کے فضل کی طرف منسوب کرتے۔ اللہ تعالٰی ہمیں قرآن کے علوم و انوار سے مالامال فرمائے، اٰمین۔

اولیاءِ کرام کا تقویٰ

﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۶۲) الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ(۶۳) ﴾

ترجمہ: سن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

(پ11، یونس:62، 63)

فرمایا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں پر بروزِ قیامت نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ وہ حضرات ہیں جو ایمان و تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اولیاءِ کرام کا ذکر کرنے میں یہ بھی مقصود ہے کہ اِن مقربینِ بارگاہِ الٰہ (اللہ پاک کی بارگاہ میں خاص مقام رکھنے والوں) کی عظمت و شان کی معرفت نصیب ہو اور ان کے فیوض و برکات کے حصول کی طلب پیدا ہو نیز یہ مطلوب ہے کہ ان کی سیرت و صفات کا علم حاصل ہو تاکہ لوگ اُن کی راہ پر چلنے کی کوشش کریں۔ یہاں اولیاءِ کرام کی نمایاں ترین اور بنیادی صفت ”تقویٰ“ کے متعلق کچھ تفصیل پیشِ خدمت ہے۔ اس کا زیادہ تر استفادہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتاب ”منہاج العابدین“ سے کیا گیا ہے۔ تقویٰ ایک نادر خزانہ ہے کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں جمع کر کے صرف اس ایک خصلت کے تحت رکھ دی گئی ہیں۔ تقویٰ کے فضائل قرآن و حدیث میں بکثرت بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں ان میں سے بارہ بیان کئے جاتے ہیں:

1 اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی یہ شان بیان فرمائی کہ یہ بڑی ہمت والا کام ہے، چنانچہ فرمایا: اور اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیز گار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:186) 2 صاحبِ تقویٰ کو حفاظتِ الٰہی نصیب ہوتی ہے، فرمایا: اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ (پ4، اٰل عمرٰن:120) 3 اللہ عَزَّوَجَلَّ متقی لوگوں کی مدد فرماتا ہے اور انہیں اپنی معیت و قرب سے سرفراز فرماتا ہے: اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔ (پ10، التوبۃ:36) 4 متقی کو تکلیفوں سے نجات اور حلال رزق نصیب ہوتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ (پ28، الطلاق:2، 3) 5 اُس کے اعمال سنوارے جاتے ہیں، فرمایا: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا۔ (پ22، الاحزاب:70، 71) 6 تقویٰ اپنانے والے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ارشادِ عالی ہے: اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (پ22، الاحزاب:71) 7 متقی خدا کا محبوب بن جاتا ہے، فرمایا: بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ10، التوبۃ:7) 8 متقی کے نیک اعمال مقبول ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے: اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے۔ (پ6، المآئدۃ:27) 9 اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قرب و مرتبہ کا معیار تقویٰ ہے جیسا کہ فرمایا: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (پ26، الحجرات:13) 10 متقی کے لئے دنیا و آخرت میں خوش خبری ہے، فرمایا: وہ جو ایمان لائے اور

ڈرتے رہے۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے۔(پ11،یونس:63،64) 11 اہلِ تقویٰ کو اللہ کریم جہنم سے محفوظ رکھے گا، فرمایا: پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے۔ (پ16،مریم:72) 12 اہلِ تقویٰ کو جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا نصیب ہوتا ہے، فرمایا: وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (پ4،اٰل عمرٰن:133)

خوبصورت استدلال ایک بزرگ نے قرآنِ مجید سے استدلال کرتے ہوئے تقویٰ کی عظمت بہت خوبصورت انداز میں بیان فرمائی، چنانچہ بزرگ سے عرض کی گئی کہ مجھے نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں وہ نصیحت کرتا ہوں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام اگلوں پچھلوں کو فرمائی ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے: بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی تاکید فرمادی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (پ5،النسآء:131)یعنی آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کو اور اِس امت کو تاکید فرمائی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تقویٰ اختیار کرو۔

تقویٰ کی حقیقت تقویٰ کے اتنے فضائل پڑھنے کے بعد دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ تقویٰ کیا چیز ہے؟ اور ہم اسے کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ لفظ ”تقویٰ“ قرآنِ مجید میں خوف وخشیت، اطاعت و عبادت اور دل کو گناہوں سے بچانے کے معنٰی میں بیان ہوا ہے اور ان میں تیسرا معنٰی اس کا حقیقی معنٰی ہے کیونکہ عربی لغت میں تقویٰ کا معنٰی تکلیف سے بچانا اور حفاظت کرنا ہے اور چونکہ تقویٰ گناہوں سے حفاظت و بچت کا ذریعہ ہے اس لئے اسے تقویٰ کہتے ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنا مختار معنٰی یوں بیان فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تقویٰ ہر اُس چیز سے بچنے کو کہتے ہیں جس سے تمہیں اپنے دین میں نقصان کا ڈر ہو۔

تقویٰ کی اقسام تقویٰ کے معنٰی سے یہ واضح ہوا کہ شرک، بدعت اور کبیرہ وصغیرہ گناہوں سے بچنا تقویٰ کے بڑے بنیادی درجے ہیں کہ کفر و شرک ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخلے کا سبب ہیں اور اس سے بڑھ کر ہلاکت وضرر (نقصان) کیا ہوگا، یونہی کبیرہ گناہ جہنم میں داخلے کا سبب ہیں اور صغیرہ گناہوں میں بھی آخرت کا نقصان ہے لہٰذا اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اِن تین چیزوں سے بچنا حصولِ تقویٰ کے لئے ضروری ہے لیکن اس کے علاوہ مشکوک و مشتبہ چیز ترک کردینا بھی تقویٰ کا اہم درجہ ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا: اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو شک و شبہ سے خالی ہے۔ (ترمذی، 4/232حدیث: 2526) نیز فرمایا: جس نے شک و شبہ والی چیزوں سے خود کو بچالیا اس نے اپنے دین و عزت کو بچالیا۔ (بخاری، 1/33، حدیث:52) ان تمام درجاتِ تقویٰ کے بعد ایک اور اعلیٰ درجہ ہے اور وہ یہ کہ حلال میں بھی صرف ضرورت کی حد تک استعمال کرے اور ضرورت سے زائد حلال چھوڑدے۔ یہ بھی تقویٰ ہے کیونکہ ضرورت سے زائد حلال میں مشغول و منہمک ہونا بندے کو حرام کی جانب لے جاتا اور گناہوں پر اُبھارتا ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:”بندہ اس وقت تک متقین کے مرتبے تک نہیں پہنچتا جب تک یہ نہ ہو کہ ناجائز میں پڑنے کے خوف سے جائز کو بھی چھوڑ دے۔“ (ترمذی، 4/205، حدیث:2459) یعنی حرام میں مبتلا ہوجانے کے خوف سے زائد از ضرورت حلال کو بھی چھوڑدے۔

تقویٰ کا شرعی حکم گناہ سے بچنے والی صورت میں تقویٰ فرض ہے اور اسے چھوڑنے والا عذابِ نار کا مستحق ہوگا جبکہ دوسری صورت میں تقویٰ بھلائی وادب ہے اور اسے چھوڑنے کی وجہ سے روزِ قیامت روکا جائے گا، حساب ہوگا اور سرزنش و ملامت کی جائے گی۔ لہٰذا جب بندہ اوپر بیان کردہ ہر قسم کا تقویٰ اختیار کرتا ہے تو وہ کامل متقی کہلاتا ہے اور یہیں سے درجۂ ولایت کی ابتدا ہوتی ہے۔

دِلوں کی حالتیں

قسط:01

﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَۙ(۸۷) یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَۙ(۸۸) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍؕ(۸۹)﴾ ترجمہ: اور مجھے اس دن رُسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔(پ19، الشعرآء:87-89)

ان آیات میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا ذکر کی گئی ہے کہ اے میرے رب! مجھے قیامت کے اس دن رُسوانہ کرنا جس دن سب لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے البتہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور کفر، شرک اور نفاق سے سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا تو اسے راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال بھی نفع دے گا اور اولاد بھی۔

یہاں قلبِ سلیم یعنی سلامتی والے دل کی بات کی گئی۔ دل کی دنیا بہت وسیع ہے جس پر علما، اولیا اور صوفیا نے تفصیلی کلام کیا ہے کیونکہ ظاہر وباطن کی اصلاح، معرفت کا حصول، قُربِ الٰہی کی منازل تک رسائی اور تجلیات وانوارِ الٰہی کا مشاہدہ اِسی قلب کے نور و سلامتی پر موقوف ہے۔ کائناتِ دل کی وسعت کے بارے میں حضرت سلطان باہو عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ فرماتے ہیں:

دل دریا سمندروں ڈُونگھے، کون دِلاں دیاں جانے ہُو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے، وِچے ونجھ مہانے ہُو
چوداں طبق دِلے دے اندر، جتھے عشق تمبو ونج تانے ہُو
جو دل دا محرم ہووے باہو، سوئی رب پچھانے ہُو

خلاصۂ اشعار: دل دریاؤں اور سمندروں سے بھی زیادہ گہرے ہیں۔ کشتیاں، چپو اور ملاح سب اسی میں ہیں۔ چودہ طبق یعنی تمام کائنات اور تمام جہان دل کے اندر سمائے ہوئے ہیں اور انسانی قلب اللہ کریم کی جلوہ گاہ ہے لیکن ایسے عظیم صلاحیتیں رکھنے والے دل سے ربّ کو وہی پہچان سکتا ہے جو دلوں کی دنیا کے بھید جانتا ہے یعنی وہ مرشدِ کامل جو ساری منزلیں طے کر چکا ہو۔

دل اچھے بھی ہوتے ہیں اور بُرے بھی۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے دونوں طرح کے دلوں کا بیان فرمایا ہے، برے دلوں کے

متعلق فرمایا: ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا۔(پ1، البقرۃ:10) ایک جگہ فرمایا: تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے۔(پ3، اٰل عمران:7) ایک جگہ فرمایا: اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔(پ1، البقرۃ:7) ایک جگہ فرمایا: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں۔(پ1، البقرۃ:74) ان آیات میں بُرے دلوں کو جن الفاظ سے بیان فرمایا گیا ہے، یہ ہیں: مریض دل، ٹیڑھے دل، مہر لگے ہوئے دل اور پتھروں جیسے یا اس سے بھی سخت دل۔ یہ سب بُرے اور خدا کی بارگاہ میں ناپسندیدہ دل ہیں۔

اور اچھے دلوں کے بارے میں فرمایا: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔(پ9، الانفال:2) ایک جگہ فرمایا: جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔(پ19، الشعرآء:88، 89) ایک جگہ فرمایا: کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کیلئے جھک جائیں۔(پ27، الحدید:16) ان آیات میں اچھے دلوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ خدا کے ذکر پر خوفِ خدا سے لبریز، باطنی عیوب ورذائل سے سلامت اور اللہ کی یاد کیلئے جھکنے والے ہوتے ہیں۔

دل کی بُری حالت ختم کر کے اسے اچھی حالت میں تبدیل کرنا نہایت اہم ہے کیونکہ تمام اعضا کی اصلاح کا دارومدار دل کی اصلاح پر ہے۔ دل نیک اور متقی ہے تو اعضا بھی نیکی و تقویٰ سے آراستہ ہوں گے اور اگر دل تقویٰ سے خالی ہوا تو ظاہر بھی گناہوں میں لتھڑ جائے گا۔ اسی لئے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جان لو کہ جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، خبر دار! وہ دل ہے۔(بخاری،1/20، حدیث:52)

دل کی سب سے اعلیٰ حالت تو یہ ہے کہ وہ پاک صاف، نفسانی خواہشات سے دور، محبتِ الٰہی میں مستغرق اور رضائے الٰہی کا طلب گار ہو جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ (پ29، الدھر:8، 9) ایک جگہ فرمایا: جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔(پ7، الانعام:52)

اعلیٰ حالت کے مقابلے میں دل کی بدتر حالت یہ ہے کہ یادِ خدا سے غافل، نفسانی خواہشات کا شکار، حلال و حرام کی تمیز سے بے پروا اور گناہوں کی آلودگی میں ڈوبا ہوا ہو۔ **تیسری حالت** یہ ہے کہ دل مختلف خیالات کے لئے میدانِ جنگ بنا ہوتا ہے، اس میں شیطان اور فرشتوں کی جنگ جاری ہوتی ہے۔ شیطان دنیوی لذتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے کہ دیکھ! لوگ کتنے مزے، عیش اور مستیوں میں مگن ہیں اور تم خواہ مخواہ عبادت کی مشقتوں میں خود کو ہلکان کر رہے ہو اور فرشتہ یاد دلاتا ہے کہ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (پ21، العنکبوت:57) نیز قبر کا حساب، آخرت میں جواب اور جنت و جہنم کا ٹھکانہ سب معاملات پیش آنے ہیں۔

ان تینوں حالتوں میں سے کسی کو بھی اختیار کرنا اللہ تعالیٰ نے بندے کے اختیار میں دیا ہے۔ جو بہترین حالت میں ہے وہ اپنی محنت سے ہے، جو بدتر حالت میں ہے وہ اپنے کرتوتوں کے سبب ہے اور جو تردُّد و تذبذب کا شکار ہے وہ بھی اپنی اختیاری کمزوری کی وجہ سے ہے۔ کامل مسلمان کی خواہش یقیناً یہی ہوتی ہے کہ اپنے دل کو بہترین حالت میں رکھے۔ اس کا طریقہ کیا ہے، یہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجئے۔

تلفّظ درست کیجئے!

غلط الفاظ	صحیح الفاظ
اِخْتَتَام	اِخْتِتَام
اِجْتَمَاع	اِجْتِمَاع
اَحْتَرَام	اِحْتِرَام
اِحْتْیَاط	اِحْتِیَاط
آذَان/اِذَان	اَذَان

(اردو لغت(تاریخی اصول)جلد1)

تفسیر قرآنِ کریم

دِلوں کی حالتیں

(قسط:02)

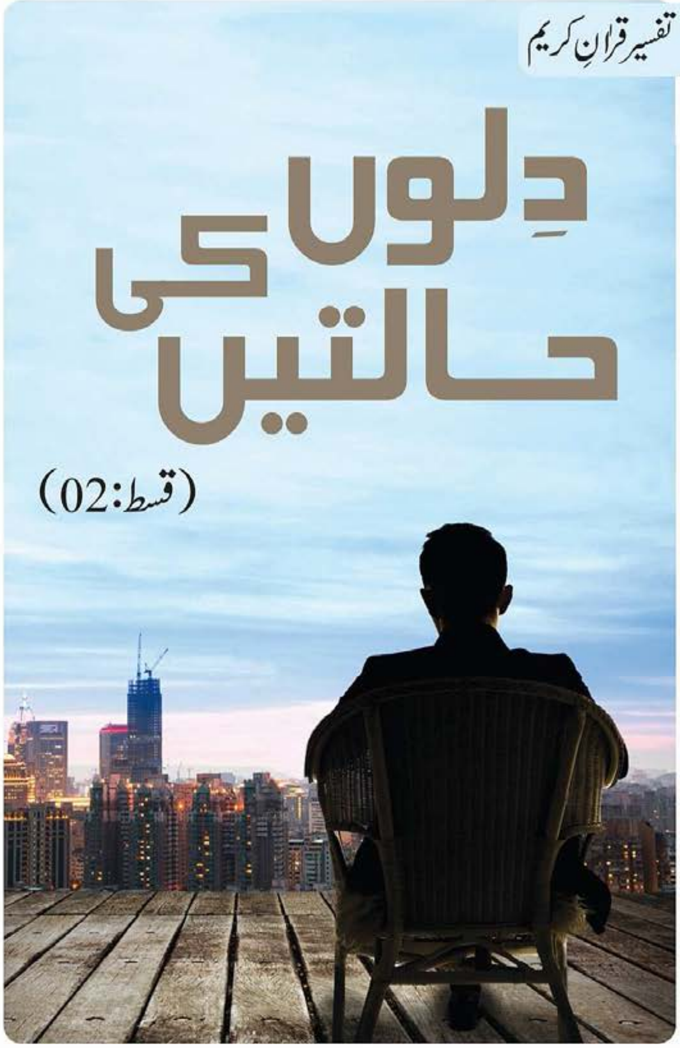

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۙ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؕ﴾

ترجمہ: اور مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔[1]

گزشتہ مضمون میں قلبِ سلیم اور دیگر اقسام پر گفتگو جاری تھی اور خلاصۂ کلام یہ تھا کہ دل کی باطنی اصلاح پر بدن کی ظاہری اصلاح کا مدار ہے اور دل کی تین حالتیں آپ نے جان لیں کہ ایک سب سے اعلیٰ حالت ہے جس میں دل پاک صاف، نفسانی خواہشات سے دور، محبتِ الٰہی میں مستغرق اور رضائے الٰہی کا طلب گار ہوتا ہے اور ایک سب سے بدتر حالت ہے کہ دل یادِ خدا سے غافل، نفسانی خواہشات کا شکار، حلال و حرام کی تمیز سے بے پروا اور گناہوں کی آلودگی میں ڈوبا ہوا ہو۔ جبکہ تیسری حالت یہ تھی کہ دل اچھے برے خیالات کے لئے میدانِ جنگ بنا ہوتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کی اصلاح کیسے کی جائے؟ تو اس کا طریقہ ایک مثال کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ **دل کی مثال قلعے جیسی** ہے جس میں دشمن داخل ہو کر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ اس قلعے میں داخل ہونے کے بہت سے راستے ہیں۔

ایک دروازہ حرص ہے۔ حرص انسانی مزاج کی بنیادوں میں شامل ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: اور دلوں کو لالچ کے قریب کر دیا گیا ہے۔[2] اور ایک جگہ اس مزاج اور سوچ کی منظر کشی یوں فرمائی: تم فرماؤ، اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم انہیں روک رکھتے اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔[3] حرص کی خصلت و عادت کے برا ہونے اور اس سے جان چھوٹنے کے مشکل ہونے کی وجہ سے فرمایا کہ اس سے نجات پانا بہت بڑی کامیابی ہے، چنانچہ فرمایا: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔[4]

حقیقت یہ ہے کہ حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے اور زیادہ طلبی کی آگ مزید مال ملنے پر بجھتی نہیں بلکہ اور بھڑکتی ہے۔ اور حدیث میں فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس مال یا سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ ضرور تیسری وادی تلاش کرے گا۔ (قبر کی) مٹی ہی ہے جو ابنِ آدم کے پیٹ کو بھر سکتی ہے۔[5]

حرص کا علمی علاج یہ ہے کہ دنیا کی حرص کو آخرت کی حرص سے بدل دیا جائے لیکن یہ صرف دو جملے بول دینے سے نہیں ہو گا بلکہ بار بار غور و فکر کرنے سے ہو گا۔ یہ طریقۂ علاج قرآنِ مجید کی آگے مذکور آیت سے ماخوذ (لیا گیا) ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا کہ بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے، تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لو گے۔ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہو گی۔ اس کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے۔[6] اس آیت میں غور و فکر کا طریقہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتوں اور دنیا کی لذتوں کا تقابل کریں مثلاً ایک طرف دنیا کا آرام

اور دوسری طرف جنت کا چین، یہاں دنیا میں لکڑی کے بنے چھوٹے چھوٹے تخت اور وہاں سونے چاندی کے بنے اور ہیرے جواہرت سے جَڑے عالیشان تخت، یہاں دنیا کے باغوں کے نظارے اور وہاں جنت کے حسین و دلکش باغات کے مناظر، یہاں کھاپی کر چہروں پر خوشی کے آثار اور وہاں جنت کی دائمی، ابدی، خوشگوار نعمتوں کے احساس سے چہرے سے چھلکتی خوش کُن تروتازگی، یہاں دنیا کی بے خود کردینے والی ناپاک بدبودار ملاوٹی شراب اور وہاں جنت کی لذت و سرور سے معمور صاف، شفاف، نکھری، نتھری خالص شرابِ طہور، یہاں فنا ہونے والی بے وفا، مطلبی حسیناؤں کے نظارے اور وہاں باوفا، لافانی حوروں کا خیرہ کُن حسن و جمال اور ان سب سے بڑھ کر جنت میں ربِّ کریم کے وجہِ کریم کے جلوے۔ سبحٰن اللہ۔ یہ تقابل ذرا بار بار کریں اور پھر خدا کے اِس فرمان کو دہرائیں کہ للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ چند بار کی مشق سے دل سے دنیا کی حرص ختم ہوتی نظر آئے گی۔

اور حرص کا عملی علاج یہ ہے کہ جہاں حرص بے موقع اور بے مقصد ہی تنگ کر رہی ہو وہاں اس کی خواہش پوری نہ کریں جیسے (۱) پہلے سے بقدرِ کفایت مال موجود ہے اور اچھے طریقے سے گزر بسر ہو رہی ہے لیکن دل مزید مال کا حریص ہو تو یہ خواہش ترک کردے۔ (۲) اسی طرح حاجت کے مطابق کھالینے کے بعد بھی نفس لذت کے لئے مزید کھانے کا متمنی ہو تو اس سے رُک جائے۔ (۳) خواب و خیال میں ہر وقت رنگ برنگی گاڑیاں، لذتیں اور سیر سپاٹے گھوم رہے ہوں تو اپنے خیالات کو اچھی چیزوں کی طرف پھیر دے۔ (۴) روزانہ حرص سے متعلق کوئی نہ کوئی چیز چھوڑتا رہے تاکہ نفس اس کا عادی ہو جائے۔

قلب میں دشمن یعنی شیطان کے داخلے کا دوسرا دروازہ مال کی محبت ہے کہ خدا سے غافل کرنے میں اس کا عمل دخل بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے قرآنِ پاک میں بھی فرمایا گیا: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔[7] اور اللہ تعالیٰ نے پہلے سے متنبہ فرمادیا: جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے۔[8] اور مال و اولاد کی محبت میں گم ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہونے سے بطورِ خاص بچنے کا حکم دیا چنانچہ فرمایا: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔[9] اور بتایا کہ خدا کو وہ بندے بہت پسند ہیں جو مال و تجارت کی مشغولیت کے باوجود خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، چنانچہ فرمایا: وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔[10]

دل میں شیطان کے داخلے کے اس دروازے کو بند کرنے کا علمی طریقہ یہ ہے کہ **"مال کی مذمت"** اور **"نیکیوں اور سخاوت کی فضیلت"** والی احادیث پر غور و فکر کرے تو اس سے خرچ کرنے کی رغبت پیدا ہو گی اور مال کی محبت کم ہو گی۔ یونہی دوسرا طریقہ یہ ہے کہ موت کو یاد کرے کہ کتنے بچے، جوان، دوست، رشتے دار کس طرح اچانک مر گئے اور اپنا مال دنیا میں چھوڑ کر دل میں حسرتیں لئے دنیا سے چلے گئے۔ چھوڑا ہوا دوسرے لوگ استعمال کریں گے لیکن کمانے کا حساب مجھے دینا پڑے گا۔

اس دروازے کو بند کرنے کا عملی طریقہ یہ ہے کہ نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کی عادت بنائے مثلاً (1) مال کو عبادات مثلاً حج و عمرہ میں خرچ کرے (2) صدقۂ جاریہ کے طور پر مسجد و مدرسہ کی تعمیر و ترقی پر خرچ کرے (3) فقراء و مساکین اور دیگر مستحقین کو صدقہ کردے (4) اپنے رشتہ داروں اور دیگر دینی بھائیوں کو کچھ نہ کچھ تحفۃً پیش کرتا رہے (5) اپنے ملازمین اور نوکروں پر خرچ کرے (6) کسی کو معین کئے بغیر عام خیرات مثلاً ڈسپنسری یا پانی کی سبیل وغیرہ لگوا دے۔ یہ تمام کام اپنے اوپر جبر کرکے اختیار کرے تاکہ یہ اس کی عادت میں شامل ہو سکیں اور اگر ان نیک امور میں خرچ کرنے سے دل میں محتاجی کا خوف ہو تو یہ بات ذہن میں رکھے کہ جس رب نے مجھے پیدا کیا ہے وہ رزق بھی دے گا۔ یہ طریقے مسلسل اختیار کرے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ دل کی حالت بہتر ہوتی جائے گی۔

---

(1) پ19، الشعرآء:87تا89، (2) پ5، النسآء:128، (3) پ15، بنی اسرائیل:100، (4) پ28، الحشر:9، (5) بخاری، 4/228، حدیث:6436 ماخوذاً، (6) پ30، المطففین:22تا26، (7) پ30، التکاثر:1تا2، (8) پ9، الانفال:28، (9) پ28، المنٰفقون:9، (10) پ18، النور:37

دِلوں کی حالتیں

(تیسری اور آخری قسط)

گزشتہ مضمون میں دل کی تین حالتیں اور اس کی باطنی اصلاح پر کلام ہوا اور دل میں نفسانی خواہشات کے دروازوں اور اس کے حل پر گفتگو ہوئی تھی۔

3 **دل میں شیطان کے داخل ہونے کا تیسرا دروازہ:** مکان، کپڑوں اور سامان سے محبت ہے کہ اسی کی آرائش وزیبائش میں لگے رہنا، کبھی کلر چینج تو کبھی ماڈل چینج تو کبھی علاقہ چینج۔ صرف دنیوی اسٹیٹس کو بہتر سے بہتر بنانے میں مگن رہنا۔ چنانچہ فرمانِ خداوندی ہے: ﴿زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِؕ-ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ-وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ(۱۴)﴾

ترجمۂ کنز العرفان: لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیاوی زندگی کا سازوسامان ہے اور صرف اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے۔

(پ3، اٰلِ عمرٰن:14)

اور حدیثِ پاک ہے کہ دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد (جڑ) ہے۔

(شعب الایمان، 7/323، حدیث:10457)

اگر بقدرِ ضرورت مکان اور سامان حاصل کیا جائے تو یہ مذموم نہیں ہے مگر اس کی محبت میں گم رہنا اور ہر وقت اس کی تزئین و آرائش اور ٹیپ ٹاپ میں مصروف رہنا ہرگز لائقِ تحسین نہیں ہے۔ مکان، لباس اور دیگر اسبابِ زندگی اگر عمدہ سے عمدہ بنانے کی لگن دل میں رہے تو یہ دل کی غفلت کی علامت ضرور ہے اور کثرتِ اسباب و اموال سے دل میں تکبر یا تفاخر یا خود پسندی یا حبِ جاہ پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

دنیا کی لذتوں کا معاملہ یہ ہے کہ جتنی ملتی جائیں اتنی ہی طلب بڑھتی جاتی ہے اور اس کی کوئی انتہا نہیں ہے اور جتنی یہ غفلت بڑھے گی اتنی ہی خدا سے دوری میں اضافہ ہو گا۔

اس کا علاج یہ ہے کہ دنیا کی عورتوں، سونے چاندی کے ڈھیروں، سواریوں اور اموال کی کثرت کی بجائے جنت میں ان کی کثرت کا سوچے اور یہاں کا مال آخرت میں بھیج کر یعنی صدقہ کرکے وہاں ذخیروں میں اضافہ کرتا جائے اور مال کی جگہ مولا کریم کی طلب دل میں پیدا کرے اور بڑھائے اور دنیاوی اسباب کو اِس نظر سے ضرور دیکھتا رہے کہ یہ مجھے میرے محبوبِ حقیقی خداوند قدوس کی بارگاہ سے دور کرنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں لہٰذا میں محتاط رہوں۔ ذہنی طور پر اس انداز میں ہوشیار رہنے سے بہت بچت رہتی ہے۔

4 **شیطان کے داخلے کا چوتھا دروازہ، غصہ ہے:** غصے میں عقل ماؤف ہو جاتی ہے اور شیطان آسانی سے حملہ کرلیتا ہے کیونکہ غصہ شیطان کا ایسا جال ہے کہ جو اس میں پھنس جائے تو وہ شیطان کے ہاتھوں میں گیند کی طرح کھیلتا ہے۔ غصے میں آدمی کے منہ سے کچھ ایسا بھی نکل جاتا ہے جس سے دین و دنیا حتی کہ ایمان بھی ضائع ہو

جاتا ہے۔ غصے سے ہی اگر قدرت ہو تو ظلم جنم لیتا ہے، اور اگر قدرت نہ ہو تو کینہ بنتا ہے اور اسی سے حسد پیدا ہوتا ہے، اسی سے دشمنی پیدا ہوتی، رشتے داری ٹوٹتی، طلاق ہوتی اور قتل و غارت کی نوبت آتی ہے اور ان تمام چیزوں کے بعد زندگی امن و سکون سے خالی اور نفرت و عداوت سے معمور ہو جاتی ہے۔ یونہی غصے کی وجہ سے غلط فیصلے ہوتے ہیں، جبکہ غصہ بھول جانے اور معاف کرنے سے دلی سکون اور راحت ملتی ہے، دل و دماغ سے بوجھ اتر جاتا ہے اور بندہ خدا کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ-وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن: 134)

غصہ نہ آئے یا کم آئے تو اس کا عملی علاج یہ ہے کہ جن وجوہات کی وجہ سے انسانی طبیعت میں غصے کا عنصر بڑھتا ہے اسے کم کرے ان اسباب میں ایسے افراد کی صحبت بھی ہے جو لڑتے جھگڑتے اور بات بات پر لوگوں پر غصہ نکالتے ہیں، ان افراد سے کنارہ کشی کی جائے۔ یونہی جب غصہ آجائے تو اسے دور کرنے کے متعدد عملی علاج ہیں: مثلاً ایک یہ کہ جب غصہ آئے تو اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ مسلسل پڑھتا رہے۔ دوسرا یہ کہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرلے۔ تیسرا یہ ہے کہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔ چوتھا یہ کہ فوراً کسی دوسری مصروفیت میں لگ جائے۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ الٹی گنتی گننا شروع کردے۔ پانچواں یہ کہ خود کو کہنا شروع کردے کہ غصے سے مغلوب ہونے والا کمزور جبکہ غصے پر غالب آنے والا بہادر ہوتا ہے۔ چھٹا طریقہ یہ ہے کہ خود سے کہے کہ جتنی بات پر تم دوسروں پر غصہ کررہے ہو، اگر اتنی سی بات پر خدا تم پر غضب فرمائے تو تمہارا کیا بنے گا؟ لہٰذا اپنا غصہ ٹھنڈا کر، تاکہ خدا اپنا غضب تجھ سے پھیر لے۔

دل میں شیطان کے داخلے کا ایک اور دروازہ انسانی خیالات کا پاکیزہ نہ ہونا: سوچ کی پاکیزگی بہت ضروری ہے کیونکہ جب خیالات میں گندگی ہو تو یہ دل میں جڑ پکڑ لیتے ہیں اور پھر انسان ان خیالات پر عمل کرنا شروع کردیتا ہے۔ اس لئے حدیثِ پاک میں ہماری تعلیم کے لئے یہ دعا مروی ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُطَهِّرَ قَلْبِیْ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا دل پاک کردے۔ (معجم اوسط، 4/354، حدیث: 6218) جو بھی خیال آئے اسے شریعت پر پیش کیا جائے اگر شریعت کے مطابق ہو تو اچھا ہے اور اگر خلاف ہو تو برا ہے۔ خیالات کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ خیالات جو انسان خود اپنے ذہن میں لاتا ہے خواہ وہ تصور مکے مدینے جانے کا ہو یا مَعَاذَ اللہ کسی گناہ کی جگہ جانے یا گناہ کرنے کا اور دوسری قسم کے وہ خیالات ہیں جو خود بخود آتے ہیں خواہ اچھے ہوں یا برے۔ پہلی قسم کے خیالات تو انسان کی قدرت میں ہیں اس میں آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھا ہی سوچے اور دوسری قسم کے خیالات جو خود ہی آجائیں ان کا حل یہ ہے کہ اپنے اختیار سے اچھی چیزیں سوچنا شروع کردے یا خدا کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس سے برے خیالات خود ہی چلے جاتے ہیں کیونکہ دماغ ایک وقت میں ایک ہی چیز سوچتا ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ذکرِ الٰہی میں لگ جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ(۲۰۱)﴾ ترجمہ: بے شک پرہیزگاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو ہوشیار ہو جاتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (پ9، الاعراف: 201)

خیالات کی پاکیزگی میں نظر کی حفاظت بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ نظر گندی ہو تو خیالات پاکیزہ نہیں ہوسکتے۔ مذکورہ بالا تمام امور کا خیال کیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ دلوں کی پاکیزگی نصیب ہوگی اور قلبِ سلیم اور نفسِ مطمئنہ کی دولت ہاتھ آئے گی۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ ترجمہ: اے دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

(مسند احمد، 6/198، حدیث: 17647)

اَللّٰهُمَّ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ترجمہ: اے اللہ! اے دلوں کو پلٹنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پلٹ دے۔

(الاسماء والصفات للبیہقی، 1/371، حدیث: 298)

عظیم ہستیوں کا قرب پانے کا سب سے بڑا ذریعہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ(۶۹)“ ترجمہ: اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

(پ5، النسآء:69)

تفسیر: اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کمال درجے کی محبت رکھتے تھے اور انہیں جدائی کی تاب نہ تھی۔ ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرے کا رنگ بدل گیا تھا تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا، آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے اور نہ درد سوائے اس کے کہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہوجاتی ہے، جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا؟ آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(خازن، النسآء، تحت الآیۃ:69، 1/400)

اور انہیں تسکین دی گئی کہ منزلوں کے فرق کے باوجود فرمانبرداروں کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری اور مَعِیَّت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مخلص فرمانبردار جنت میں اُن کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

(ابوداؤد، 4/429، حدیث:5127)

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا شوقِ رفاقت:

اس سے معلوم ہوا کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بہت محبوب تھی اور دنیا کی رفاقت کے ساتھ ساتھ اُخروی رفاقت کا شوق بھی ان کے دلوں میں رچا بسا تھا اور وہ اس کے لئے بڑے فکرمند ہوا کرتے تھے۔ ذیلی سُطور میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے شوقِ رفاقت کے چند اور واقعات ملاحظہ ہوں، چنانچہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں رات کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہا

کرتا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کے لئے پانی لایا کرتا اور دیگر خدمت بھی بجالایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: سَلْ (مانگو)۔ میں نے عرض کیا: "اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ" میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اس کے علاوہ اور کچھ؟" میں نے عرض کی: میرا مقصود تو وہی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تو پھر زیادہ سجدے کرکے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔" (مسلم، ص199، حدیث:1094)

جنگِ اُحد کے موقع پر حضرت اُمِّ عمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالٰی ہم لوگوں کو جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّةِ" یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنا دے۔ حضرت اُمِّ عمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا زندگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت مجھ پر آجائے تو مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ (طبقات ابن سعد، 8/305)

عاشقوں کے امام حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی زوجہ شدتِ غم سے فرمانے لگیں: ہائے غم۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: واہ! بڑی خوشی کی بات ہے کہ کل ہم اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ملاقات کریں گے۔

(سیرت حلبیہ، 1/422)

ایک جنگ کے موقع پر حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ہاشم بن عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: "اے ہاشم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! تم جنت سے بھاگتے ہو حالانکہ جنت تو تلواروں (کے سائے) میں ہے۔ آج میں اپنی محبوب ترین ہستیوں محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کروں گا۔ چنانچہ اسی جنگ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شہادت پائی۔ (اسد الغابہ، 4/144)

جب حضرت خباب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے (جب انہوں نے دیکھا کہ یہ اسی مرض میں وفات پاجائیں گے) تو فرمایا: "تم خوش ہوجاؤ، کل تم محبوب ترین ہستی محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ملاقات کروگے۔ (البدایہ والنہایہ، 5/417) اللہ تعالٰی ان مقدس ہستیوں کے شوقِ رفاقت کے صدقے ہمیں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت قبر وحشر اور جنت میں نصیب فرمائے۔ اٰمین۔

اس آیت میں صِدّیقین کا لفظ آیا ہے۔ **صدیقین** انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سچے مُتَّبِعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ اُن کی راہ پر قائم رہیں۔ اس کے بہت سے درجات ہیں: 1 گفتگو میں صدق۔ 2 نیت و ارادہ میں صدق۔ 3 عَزم میں صدق۔ 4 عزم کو پورا کرنے میں صدق۔ 5 عمل میں صدق۔ 6 دین کے تمام مقامات کی تحقیق میں صدق۔ ان معانی کے اعتبار سے صادقین کے بہت سے درجات ہیں۔ **شہداء** سے مراد وہ حضرات ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں اور **صالحین** سے مراد وہ دیندار لوگ ہیں جو حقُ العِباد اور حقُّ اللہ دونوں ادا کریں اور اُن کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں۔ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کا جنت میں قرب پانے کا قرآن میں بیان کردہ سب سے بڑا اور مفید طریقہ اللہ تعالٰی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل اطاعت ہے اور کامل اطاعت یہ ہے کہ ظاہر و باطن، خلوت و جلوت میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات، آداب و قلبی احوال، حلال و حرام کے جملہ احکام میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

نظامِ کائنات چلانے والے

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ(۱) وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًاۙ(۲) وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًاۙ(۳) فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ(۴) فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاۘ(۵) ﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی اور آسانی سے تیرنے والوں کی، پھر آگے بڑھنے والوں کی، پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)۔ (پ30، النّٰزعٰت: 1 تا 5)

تفسیر: ان آیات میں پانچ قسم کی جماعتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جمہور علماء و مفسرین کا قول یہ ہے کہ یہ سب فرشتوں کی جدا جدا جماعتیں ہیں یا کچھ فرشتوں کی جماعتیں ہیں اور کچھ تمام فرشتوں کے اوصاف ہیں: ﴿ وَ النّٰزِعٰتِ غَرْقًاۙ(۱) ﴾ سے مراد سختی سے روح نکالنے والے فرشتے، ﴿ وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًاۙ(۲) ﴾ سے مراد نرمی سے مومنوں کی روح نکالنے والے فرشتے، ﴿ وَّ السّٰبِحٰتِ سَبْحًاۙ(۳) ﴾ سے مراد مومنوں کی روحیں لے کر آسمان میں تیرنے والے فرشتے، ﴿ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًاۙ(۴) ﴾ سے مراد حکمِ الٰہی کی تعمیل میں آگے بڑھنے والے فرشتے اور ﴿ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًاۘ(۵) ﴾ سے مراد کائنات کا نظام چلانے والے فرشتے۔

خلاصۂ آیات یہ ہے کہ اُن فرشتوں کی قسم! جو کافروں کے جسموں سے اُن کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں اور اُن فرشتوں کی قسم! جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں اور ان فرشتوں کی قسم! جو مومنین کی روحیں لے کر زمین اور آسمان کے درمیان آسانی سے تیرتے ہیں، پھر اُن فرشتوں کی قسم! جو اپنے مقرر کردہ کام پر جلد پہنچتے ہیں، پھر اُن فرشتوں کی قسم! جو دنیا کے کاموں کا نظام چلاتے ہیں۔ اِن تمام قسموں کے ساتھ محذوف جوابِ قسم یہ ہے کہ اے کفارِ مکہ! تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ (بغوی، النّٰزعٰت، تحت الآیۃ: 5، 4/411)

ہر کام وسیلے کے ذریعے ہونا اللہ تعالیٰ کا قانون ہے:

اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اُسی کے حکم سے ہو جائے، کیونکہ اُس کی شان ہے: ﴿ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ(۸۲) ﴾ ترجمہ: اُس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس سے فرماتا ہے، "ہو جا" تو وہ چیز ہو جاتی ہے۔ (پ23، یٰسٓ: 82) اُس کی شان ہے: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۠(۲۰) ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ (پ1، البقرۃ: 20) اُس کی شان ہے: ﴿ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ(۱۶) ﴾ ترجمہ: (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے۔ (پ30، البروج: 16) اُس کی شان ہے: ﴿ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ ﴾ ترجمہ: بادشاہی میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور یہ (بھی) نہیں کہ کمزوری کی وجہ سے اُس کا کوئی مددگار ہو۔ (پ15، بنی اسرائیل: 111) اس تمام عظمت و قدرت کے باوجود اُس کا قانون یہ ہے کہ کام وسیلے سے ہو، اسی لئے دنیا کا ہر کام، نظامِ کائنات چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

آیت سے معلوم ہوا کہ بعض صِفات اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان لفظی طور پر مُشترک ہیں، جیسے "علی، سمیع، بصیر"، اُنہیں میں سے تدبیرِ کائنات بھی ہے، کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی کائنات کے کاموں کی حقیقتاً تدبیر فرمانے والا ہے اور فرشتے بھی مُدَبِّرَاتِ اَمر یعنی کاموں کی تدبیر کرنے والے ہیں، چنانچہ فرشتوں کے تدبیرِ اُمور کے متعلق قرآن مجید میں بکثرت آیات ہیں۔ چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

کچھ فرشتے اللہ کا عرش اٹھائے ہوئے ہیں، فرمایا: ﴿وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَىٕذٍ ثَمٰنِیَةٌ﴾ ترجمہ: اور اس دن آٹھ فرشتے تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے۔ (پ29، الحاقۃ:17) **کچھ فرشتوں کے ذریعے وحی اترتی ہے:** ﴿یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ﴾ ترجمہ: اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو۔ (پ14، النحل:2) **کچھ فرشتے نامہ اعمال لکھتے ہیں، فرمایا:** ﴿وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ﴾ ترجمہ: اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں۔ معزز لکھنے والے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ (پ30، الانفطار:10 تا 12) **کچھ فرشتے نگہبانی کرتے ہیں، فرمایا:** ﴿وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً﴾ ترجمہ: اور وہ (اللہ) تم پر نگہبان (فرشتے) بھیجتا ہے۔ (پ7، الانعام:61) اور فرمایا: ﴿لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ﴾ ترجمہ: آدمی کے لیے اس کے آگے اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (پ13، الرعد:11) **کچھ فرشتے روحیں قبض کرتے ہیں، فرمایا:** ﴿حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ﴾ ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔ (پ7، الانعام:61) اور فرمایا: ﴿قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾ ترجمہ: تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس کیے جاؤ گے۔

(پ21، السجدۃ:11)

فرشتے اہل ایمان کی مدد کے لئے بھی اترتے ہیں: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے۔ (پ21، الاحزاب:9) **اور فرشتے کافروں پر عذابِ الٰہی بھی اتارتے ہیں،** چنانچہ فرمایا: ﴿وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ﴾ ترجمہ: اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے تو اُن کی وجہ سے لوط غمگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے۔ (پ12، ھود:77)

چند اہم باتیں:

1. یہ چند آیات ذکر کی گئی ہیں، اس طرح کی کثیر آیات اور سینکڑوں احادیث موجود ہیں، جن میں فرشتوں کے نظامِ کائنات چلانے کا تذکرہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی علامات ہیں۔ قرآنِ مجید سے معلوم ہوا ہے کہ بندگانِ خدا کے اختیارات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور خدا کے اجازت یافتہ بندوں کے لئے اگر کائنات میں وسیع تصرفات کا عقیدہ رکھا جائے، تو یہ بالکل درست اور قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔

2. کائنات میں تصرُّف کا اختیار اللہ تعالیٰ نے صرف فرشتوں ہی کو نہیں دیا، بلکہ انسانوں میں بھی مقبول بندوں کو عطا کیا ہے جیسے انبیاء علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کو بہت طاقت عطا فرمائی، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے تصرفات کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

﴿وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْۚ-وَ اِذْ تُخْرِ جُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْۚ﴾
ترجمہ: جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدائشی نابینا اور سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کر کے نکالتا۔(پ7، المآئدۃ:110) انبیاء علیہم السّلام کے ان تصرُّفات کو ”مُعجزہ“ کہا جاتا ہے۔

3 کائنات میں تصرف کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اولیاء کو بھی عطا فرمایا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے: ﴿قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ(۳۸) قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَۚ-وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ(۳۹) قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَؕ-فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ﱎ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُؕ﴾ ترجمہ: سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے جو اُن کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ (پ19، النمل:38تا40)
دعا: اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے غوثِ پاک تمام ولیوں کے سردار ہیں۔ غوثِ پاک کا نام عبدالقادر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام موسیٰ اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے القابات ہیں جیسے: محیُ الدین، محبوبِ سبحانی، غوث الثقلین وغیرہ۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں جیسے: ٹیبل میں لفظ ”غوث“ کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 نام: 1 عبدالقادر 2 موسیٰ 3 فاطمہ 4 بغداد 5 محی الدین۔

ا	ط	و	ف	ا	م	ک	ع	ت
ع	ب	د	ا	ل	ق	ا	د	ر
غ	ق	ن	ط	ڈ	ح	د	ی	ث
و	ز	ڈ	م	و	س	ی	گ	ا
ش	چ	ہ	ہ	ب	غ	د	ا	د
م	ح	ی	ا	ل	د	ی	ن	ت
ا	ز	ع	ی	پ	م	ھ	ج	ف

جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اللہ ربّ العزّت کے اَولیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اَلَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ“ یعنی (اَولیاءُ اللہ) وہ لوگ ہیں کہ جنہیں دیکھنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے۔ (سنن کبریٰ للنسائی،10/124،حدیث:11171)

اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرتِ سیّدُنا علّامہ عبدُالرّءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالٰی کے ذِکر کو لازم کرلیتے ہیں اور اللہ تعالٰی انہیں عزّت وکرامت سے نوازتا ہے (وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آجائے) یعنی اُن پر ایسی علامات ظاہر ہوتی ہیں کہ جو اللہ تعالٰی کا ذِکر یاد کروا دیتی ہیں، اگر اُن کی طرف نظر کی جائے تو بھلائی یاد آجاتی ہے اور اگر وہ کہیں تشریف لائیں تو (ان کو دیکھتے ہی) لوگوں کی زبانوں پر ذِکر بھی جاری ہوجاتا ہے اور ایسا شخص جو اپنے ربّ اور آخرت کو (ہمیشہ) پیشِ نظر رکھے جب وہ تجھ سے ملے گا تو اللہ کے ذِکر کے ساتھ ہی کلام کرے گا اور جو شخص اپنے نفس اور دنیا کا غلام ہو جب وہ تجھ سے ملے گا تو دُنیاوی کلام ہی کرے گا لہٰذا جس شخص کے دل پہ جو کچھ آشکار ہوا ہے اُسی کے بارے میں تیرے ساتھ بات کرے گا (لہٰذا تم خبردار ہوجاؤ)۔“ (فیض القدیر،3/105، تحت الحدیث:2810)

حضرت سیّدُنا علّامہ شرفُ الدّین حسین طِیْبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: یہ حدیث دو باتوں کا اِحتِمال رکھتی ہے: (1) ایک یہ کہ وہ اللہ تعالٰی کے ایسے خاص لوگ ہوتے ہیں کہ جب اُن کی زیارت کی جاتی ہے تو زیارت کرنے والوں کو اللہ تعالٰی یاد آجاتا ہے کیونکہ اُن میں عبادت کی علامات پائی جاتی ہیں۔ (2) دوسرا یہ کہ جو بھی اِن کو دیکھتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا ہے۔ (شرح الطیبی،9/146)

زیارتِ علی کی بَرَکتیں جب حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم لوگوں کے درمیان تشریف لاتے تو لوگ کہتے: لَآاِلٰہَ اِلَّااللہ، اِس جوان سے زیادہ سخی کوئی نہیں، اِس جوان سے زیادہ بہادر کوئی نہیں، اِس جوان سے زیادہ علم والا کوئی نہیں، اِس جوان سے زیادہ حِلم والا کوئی نہیں۔ حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کو دیکھنا لوگوں کو کلمۂ توحید پر اُبھارتا تھا۔ (مرقاۃ المفاتیح،8/607، تحت الحدیث:4871)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہت سے بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المُبِین ایسے گزرے ہیں جن کی صحبت سے لوگوں کے حالات وکیفیات بدل جاتی تھیں، جیسا کہ پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، غوث الصمدانی، حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی صحبت سے نہ صرف گنہگار تائب ہوتے، بلکہ بڑے بڑے اولیا بھی ولایت کے مراتِب طے کرلیتے تھے، غیر مسلموں کو ایمان نصیب ہوجاتا تھا، بدنصیبوں کی بگڑی بن جاتی تھی، غریبوں کی جھولیاں مُرادوں سے بھر جاتی تھیں، بدعقیدہ لوگ خوش عقیدہ ہوجاتے تھے، الغرض دین ودنیا کی ڈھیروں بھلائیاں اس پاک بارگاہ سے نصیب ہوتی تھیں۔

موجودہ دور میں شیخِ کامل، امیرِ اَہلِ سُنّت حضرت علّامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زندگی ہمارے سامنے ہے، جنہوں نے ہمیشہ آخرت کے معاملات کو مقدّم رکھا اور عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ذریعے فکرِ آخرت کو عام کیا۔ یہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اَوصافِ جمیلہ واخلاقِ حسنہ، علم و عمل، ظاہر و باطن کی موافقت، خشیّتِ الٰہی و عشقِ رسول، اِطاعتِ الٰہی اور اِطاعتِ رسول کی بَرَکت ہے کہ اِنہیں دیکھنے اوران کی صحبت اِختیار کرنے والے کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے اور نہ صرف اُن کی زبان پر ذِکْرُ اللہ جاری ہوتا ہے بلکہ آپ کی صحبتِ بابرکت کی وجہ سے اُن کی پوری زندگی سنّتوں والی اور شریعتِ مُطَھَّرہ پر عمل کرتے ہوئے گزرتی ہے اور اِس کا واضح مُشاہَدہ پوری دنیا کر رہی ہے کہ ہزاروں نہیں لاکھوں کی زبانیں ذِکْرُ اللہ و دُرُود شریف سے تَر ہیں اور ان کی زندگیاں نماز کی پابندی، نگاہوں کی حفاظت اور حدودُ اللہ کی پاسداری کرتے ہوئے گزر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولیائے کرام کے فیوض و برکات سے حصّہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

ایصالِ ثواب کیجئے

اچّھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

نابالغ بچّوں اور بچیوں کی نیکیاں قبول ہوتی ہیں اور یہ ایصالِ ثواب بھی کر سکتے ہیں۔ جس کو ایصالِ ثواب کریں گے اللہ کی رحمت سے اُسے پہنچے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 26 رمضان المبارک 1436ھ بعد نمازِ تراویح)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ بچّوں کی نیکیاں قبول ہوتی ہیں اور بچّے ایصالِ ثواب بھی کر سکتے ہیں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نماز پڑھ کر، قراٰنِ پاک یا مختلف سورتیں مثلاً سورۂ فاتحہ یعنی اَلْحَمْد شریف، سورۂ اِخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد شریف، پہلا کلمہ، سُبْحٰنَ اللہ اور دُرود شریف وغیرہ پڑھ کر ان کا ثواب بزرگانِ دین اور اپنے مرحومین کو بھیج دیں۔ مسلمان جمادَی الاُخریٰ کے مہینے کی 22 تاریخ کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مختلف انداز سے ایصالِ ثواب کرتے ہیں، ہمیں بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کرنا چاہئے۔

(ایصالِ ثواب کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" پڑھئے)

کھانسی کا علاج

لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللہُ 66 بار روزانہ پڑھ کر مریض پر دم کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو گا۔ (مدت علاج: تا حصول شفا) (بیمار عابد، ص36)

زہریلے جانوروں سے محفوظ رہنے کی دعا

نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ہر روز 3 بار یہ دُعا پڑھئے اوّل و آخر تین تین بار درود شریف پڑھ لیجئے:
"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" اس کے بعد پارہ 23 سورۃُ الصّٰفّٰت کی آیت 79 بھی پڑھئے۔ یہ دُعا سفر و حضر میں ہمیشہ ہی صبح شام پڑھا کیجئے، زہریلی چیزوں سے محفوظ رہیں گے، بہت مجرّب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/35، مدنی پنج سورہ، ص220)

مال میں خیر و برکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا اس کا مال و دولت روز بروز بڑھتا رہے گا۔ (تفسیر روح البیان، 7/233)

اعلانِ جنگ

حضور نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللہَ قَالَ: مَنْ عَادٰى لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا یعنی اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے جنگ کا اِعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اسے اپنا مَحبوب بنا لیتا ہوں پھر جب اس سے مَحبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہوجاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ (بخاری،4/248،حدیث:6502)

ولی اللہ کون ہے؟ قراٰنِ عظیم میں اللہ تعالٰی نے اپنے اولیا کی صفات ان کلمات سے بیان فرمائی ہیں: ﴿ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ﴿۶۲﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: سن لو بےشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

(پ11،یونس:62، 63)

علّامہ بدرُ الدّین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ولیُّ اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ تعالٰی کی ذات و صِفات کا عالِم ہو، ہمیشہ اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالٰی کی عبادت میں مخلص ہو۔ (عمدۃ القاری،15/576، تحت الحدیث: 6502)

حضرت علّامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی فرماتے ہیں: ولیُّ اللہ وہ بندہ ہے جس کا اللہ تعالٰی والی ہوگیا کہ اسے ایک لمحے کے لئے بھی اس کے نفس کے حوالے نہیں کرتا بلکہ خود اس سے نیک کام لیتا ہے اور وہ بندہ ہے جو خود ربّ تعالٰی کی عبادت اور مسلسل اطاعت و فرمانبرداری کا متولّی ہوجائے گُناہوں سے محفوظ رہے، پہلی قسم کے ولی کا نام مجذوب یا مُراد ہے اور دوسرے کا نام سالِک یا مُرید ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح،5/40، تحت الحدیث:2266)

دشمنِ اولیا سے اللہ تعالٰی کا اعلانِ جنگ اس حدیثِ قُدسی میں اللہ تعالٰی نے دشمنِ اولیا سے جنگ کا اعلان فرمایا ہے اور قراٰنِ پاک میں سُود خوروں سے بھی جنگ کا اعلان ہے، ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔

(پ3،البقرۃ:278، 279)

صرف انہی دو اعمال پر ایسی سَخْت وعید اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں عمل بہت خطرناک ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالٰی کسی بندے سے جنگ فرمائے گا تو اس کا خاتمہ بُرا ہوگا کہ اللہ تعالٰی سے جنگ کرنے والا کبھی فَلاح نہیں پاسکتا۔

(مرقاۃ المفاتیح،5/41، تحت الحدیث:2266)

حدیث شریف میں جو اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے کہ ”میں اس بندے کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اِلٰی آخِرِہٖ“ اس کی شرح میں علّامہ خَطابی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ میں

اپنے اس بندے کیلئے مذکورہ اعضاء سے مُتَعَلّقہ افعال کو آسان کر دیتاہوں اور میں اسے ان کاموں کی توفیق دیتاہوں۔

(مرقاۃ المفاتیح،5/41، تحت الحدیث:2266)

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ ولی میں حلول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بو کہ خدا تعالیٰ حلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ کُفر ہے بلکہ اس کے چند مطلب ہیں: ایک یہ کہ ولی اللہ کے یہ اعضاء گناہ کے لائق نہیں رہتے ہمیشہ ان سے نیک کام ہی سرزد ہوتے ہیں اس پر عبادات آسان ہوتی ہے گویا ساری عبادتیں اس سے میں کرارہاہوں یا یہ کہ پھر وہ بندہ ان اعضاء کو دنیا کے لئے استعمال نہیں کرتا، صرف میرے لئے استعمال کرتاہے ہر چیز میں مجھے دیکھتاہے ہر آواز میں میری آواز سنتاہے، یا یہ کہ وہ بندہ فَنَافِی اللہ ہوجاتاہے جس سے خُدائی طاقتیں اس کے اعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ایسے کام کرلیتاہے جو عقل سے وراء ہیں حضرت یعقوب علیہ السّلام نے کَنْعان میں بیٹھے ہوئے مِصْر سے چلی ہوئی قمیصِ یوسفی کی خوشبو سونگھ لی، حضرت سلیمان علیہ السّلام نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سن لی حضرت آصف برخیا نے پلک جھپکنے سے پہلے یمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کر دیا۔ حضرت عمر نے مدینۂ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے نہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قیامت تک کے واقعات بچشم ملاحظہ فرمالئے، یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ آج نار (آگ) کی طاقت سے ریڈیو تار، وائرلیس، ٹیلی ویژن عجیب کرشمے دکھارہے ہیں تونور کی طاقت کا کیا پوچھنا۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ اولیا کے منکر ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح،3/308)

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیرالاشاعت میگزین
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
سالانہ بکنگ
سادہ شمارہ PKR. 1700/=
رنگین شمارہ PKR. 2500/=
عربی شمارہ (سال کے 4 شمارے) PKR. 1200/=
انگلش شمارہ PKR. 3600/=
سالانہ بکنگ جاری ہے

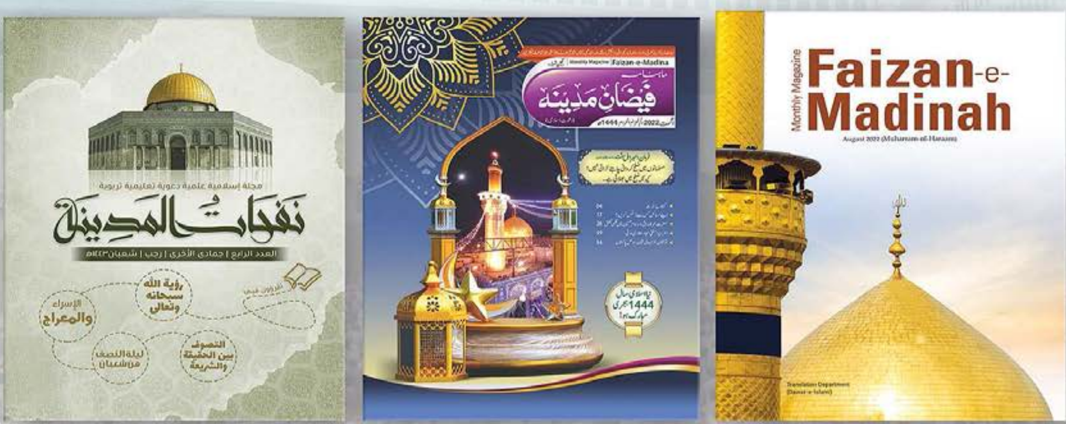

+92-313-1139278
www.maktabatulmadinah.com

مزار شریف غوثِ پاک

کراماتِ اولیاء کا ثبوت

زمانۂ نبوّت سے آج تک اَہلِ حق کے درمیان کبھی بھی اِس مسئلے میں اِختِلاف نہیں ہوا، سبھی کا عقیدہ ہے کہ صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان اور اَولیائے عِظام رحمھمُ اللہ السّلام کی کرامتیں حق ہیں۔ ہر زمانے میں اللہ والوں سے کَرامات کا ظُہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ قِیامت تک کبھی بھی اِس کا سِلسِلہ ختم نہیں ہو گا۔

کرامت کیا ہے؟ مشہور مُفَسِّر و حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصطلاحِ شریعت میں کرامت وہ عجیب و غریب چیز ہے جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتی ہے، سِوا اُس معجزہ کے جو دلیلِ نبوت ہو جیسے وَحی اور آیاتِ قرآنیہ۔

(مراٰۃ المناجیح، 8/268)

عقیدہ: امامِ جلیل، مفتیِ جنّ و اِنْس، نَجْمُ الْمِلَّةِ وَالدِّین عمر نَسَفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كَرَامَاتُ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ فَتَظْهَرُ الْكَرَامَةُ عَلٰى طَرِيْقِ نَقْضِ الْعَادَةِ لِلْوَلِيِّ مِنْ قَطْعِ مُسَافَةِ الْبَعِيْدَةِ فِي الْمُدَّةِ الْقَلِيْلَةِ ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں، پس ولی کی کرامت خلافِ عادت طریقے سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً طویل سفر کو کم وقت میں طے کر لینا۔

اس کی شرح میں حضرت امام سَعْدُ الدّین تَفتازانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے حضرت سیِّدُنا سلیمان علیہ السّلام کے درباری حضرت آصف بن بَرخِیا رضی اللہ عنہ کا طویل مسافت (Long Distance) پر موجود تختِ بِلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آنا۔

(شرح عقائد نسفیہ، ص316تا318)

بعدِ وصال بھی کرامات: اولیاء اللہ سے ان کے وصال (Death) کے بعد بھی کرامات ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت امام ابراہیم بن محمد باجُوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جمہور اہلِ سنّت کا یہی مؤقّف ہے کہ اولیائے کرام سے ان کی حیات اور بَعْدَ الْمَمَات (یعنی مرنے کے بعد) کرامات کا ظُہور ہوتا ہے (فقہ کے) چاروں مَذاہب میں کوئی ایک بھی مذہب ایسا نہیں جو وِصال کے بعد اولیا کی کرامات کا انکار کرتا ہو بلکہ بعدِ وصال کرامات کا ظہور اَولیٰ ہے کیونکہ اس وقت نفس کُدُورَتوں سے پاک ہوتا ہے۔ (تحفۃ المرید، ص363)

مُنکرِ کرامات کا حُکم: یہ عقیدہ ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنّت میں سے ہے لہٰذا جو کراماتِ اولیا کا انکار کرے، وہ بدمذہب و گمراہ ہے چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کراماتِ اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/324)

شَرح فقہِ اَکبر میں ہے: کراماتِ اولیا قرآن و سنّت سے ثابت ہیں، مُعْتَزِلَہ اور بِدْعَتِیوں کے کراماتِ اولیا کا انکار کرنے کا کوئی

اعتبار نہیں۔ (شرح فقہ اکبر، ص141)

کرامت کی قسمیں: حضرت علّامہ یوسف بن اسماعیل نَبْہَانِی رحمۃ اللہ علیہ نے کراماتِ اولیا کے موضوع پر اپنی کتاب "جامع کراماتِ اولیاء" کی ابتدا میں کرامت کی ستّر سے زیادہ اقسام (Types) کو بیان فرمایا ہے۔ اولیائے کرام سے ظاہر ہونے والی کرامتوں کی اَقسام اور ان کی تعداد کے متعلّق حضرت علّامہ تاجُ الدّین سُبْکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے خیال میں اولیائے کرام سے جتنی اقسام کی کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں ان کی تعداد 100 سے بھی زائد ہے۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 2/78)

کراماتِ اولیا کی چند مثالیں: مُردَہ زندہ کرنا، مُردوں سے کلام کرنا، مادَر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مَشرِق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، دریا کا پھاڑ دینا، دریا کو خُشک کر دینا، دریا پر چلنا، نباتات سے گفتگو، کم کھانے کا کثیر لوگوں کو کِفایَت کرنا وغیرہ۔

قراٰن سے ثبوت: حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس گرمی کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمی میں موجود ہوتے۔ (تحفۃ المرید، ص363) حضرت زَکَرِیّا علیہ السّلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: یہ اللہ پاک کی طرف سے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًاۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَاؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جب زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا بولیں وہ اللہ کے پاس سے ہے۔ (پ3، اٰل عمرٰن: 37)

اصحابِ کہف کا تین سو نو (309) سال تک بغیر کھائے پیے سوئے رہنا بھی (کرامت کی دلیل) ہے۔ (تحفۃ المرید، ص363)

حدیث سے ثبوت: کُتُبِ اَحادیث میں کرامات پر بے شمار روایات موجود ہیں، بعض عُلَما و مُحَدِّثِین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ایک روایت ملاحظہ فرمایئے: ہمارے پیارے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے صحابی حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہ کا علمِ غیب دیکھئے کہ اپنی مَوت، نَوعِیَتِ مَوت، حُسنِ خاتِمہ وغیرہ سب کی خبر پہلے سے دے دی۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب غَزْوَۂ اُحُد ہوا میرے والد نے مجھے رات میں بُلا کر فرمایا: میں اپنے متعلق خیال کرتا ہوں کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں پہلا شہید میں ہوں گا۔ میرے نزدیک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد تم سب سے زیادہ پیارے ہو۔ مجھ پر قرض ہے تم ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے لئے بھلائی کی وَصِیَّت قبول کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے دیکھا صبح سب سے پہلے شہید وہی تھے۔

(بخاری، 1/454، حدیث: 1351 مختصراً)

امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک صالح نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے فُلاں! اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے کہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنّتیں ہیں۔ (پ27، الرحمٰن: 46) اے نوجوان! بتا تیرا قبر میں کیا حال ہے؟ اس صالح نوجوان نے قبر کے اندر سے آپ کا نام لے کر پکارا اور بُلَند آواز سے دو مرتبہ جواب دیا: میرے رب نے مجھے یہ دونوں جنّتیں عطا فرمادیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص612)

حضرت سیّدُنا سفینہ رضی اللہ عنہ کی کرامت بھی بہت مشہور ہے کہ یہ رُوم کی سَر زمین میں دورانِ سفر اسلامی لشکر سے بچھڑ گئے۔ لشکر کی تلاش میں جارہے تھے کہ اچانک جنگل سے ایک شیر نکل کر ان کے سامنے آگیا۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے شیر کو مخاطب کر کے کہا: اے شیر! اَنَا مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم یعنی میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا غلام ہوں، میرا معاملہ اِس اِس طرح ہے۔ یہ سُن کر شیر دُم ہِلاتا ہُوا ان کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا۔ جب کوئی آواز سنتا تو اُدھر چلا جاتا، پھر آپ کے بَرابَر چلنے لگتا حتّٰی کہ آپ لشکر تک پہنچ گئے پھر شیر واپس چلا گیا۔

(مشکاۃ المصابیح، 2/400، حدیث: 5949)

اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

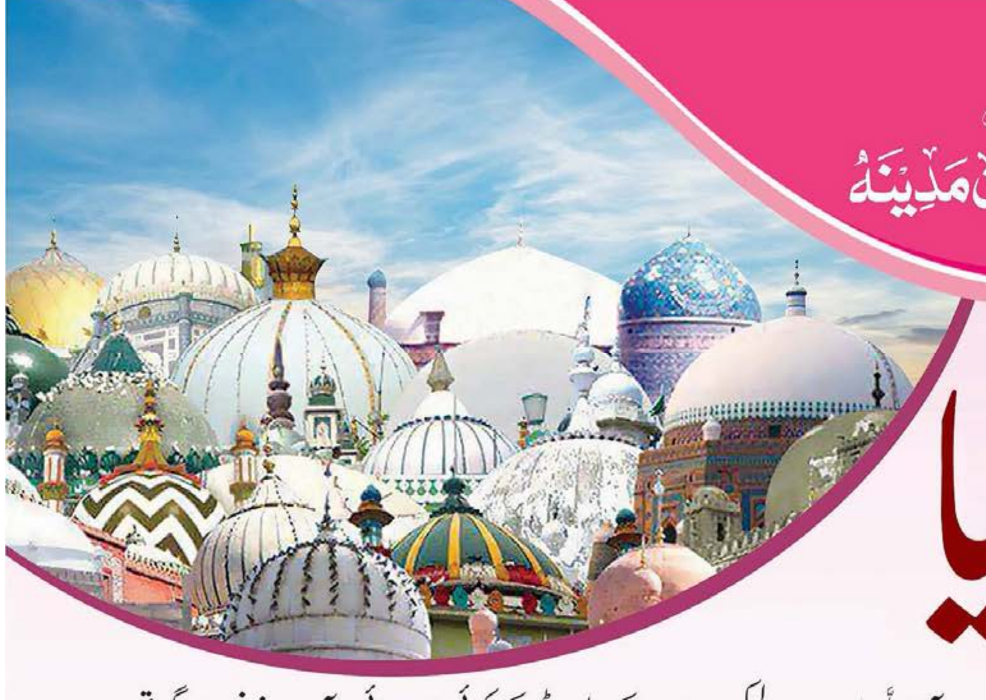

اسلامی بہنوں کا | ماہنامہ فیضانِ مدینہ

اسلام اور عورت

فیضانِ اولیا

اللہ پاک کے فضل و احسان سے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فَیضانِ رحمت کا سلسلہ صحابۂ کرام، تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور پھر ان کے فَیض یافتگان اَولیائے کاملین کے ذریعے جاری وساری ہے، اِن نُفوسِ قُدسیہ کے فُیوض وبَرکات کے باعث ہر دور میں حق کی شمع فَروزاں رہی، انہی کی بدولت لوگوں کی ظاہری و باطنی اصلاح کا سامان ہوتا رہا۔

ولی کسے کہتے ہیں؟ ”اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات و صفات کی معرفت رکھتے ہوں، اس کی اطاعت و عبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنا قربِ خاص عطا فرمائے ان کو ”اولیاء اللہ“ کہتے ہیں۔“

(بنیادی عقائد اور معمولات اہلسنت، ص81)

اَلحمدُ لِلّٰہ ہمیں اولیائے کرام سے نسبت و عقیدت ہے اور اولیاء اللہ کی محبت دونوں جہاں کی سعادت اور رضائے الٰہی پانے کا سبب ہے، ان کی برکت سے ربِّ کریم مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے، ان کی دعاؤں سے مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے، ان کے وسیلہ سے دعا کرنا قبولیّت کا ذریعہ ہے، ان کی سیرت پر عمل کرکے صراطِ مستقیم پر استقامت کے ساتھ چلا جاسکتا ہے، ان کی پیروی کرنے میں نجات ہے نیز اولیائے کرام کی صحبت پانے والا اگر برا بھی ہو تو اچھا بَن جاتا ہے جیسا کہ منقول ہے: ایک چور رات کے وقت حضرتِ رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا کے گھر داخل ہوا، اس نے پورے گھر کی تلاشی لی لیکن سوائے ایک لوٹے کے کوئی چیز نہ پائی۔ آپ نے فرمایا: اگر تم ہوشیار چور ہو تو کوئی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ اس نے کہا: مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: اس لوٹے سے وضو کرکے کمرے میں داخل ہو جاؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جاؤ گے۔ اس نے وضو کیا اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوا تو حضرت رابعہ نے یوں دُعا کی: اے میرے مولیٰ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اس کو کچھ نہ ملا، اب میں نے اسے تیری بارگاہ میں کھڑا کردیا ہے، اسے اپنے فضل و کرم سے محروم نہ کرنا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس کو عبادت کی لذت نصیب ہوئی۔ چنانچہ وہ رات کے آخری حصے تک نماز میں مشغول رہا۔ جب سحری کا وقت ہوا تو آپ اس کے پاس تشریف لے گئیں تو اسے حالتِ سجدہ میں پایا۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص305 ملخصا)

اس ایمان افروز حکایت سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی صحبت کس قدر مفید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں کے دامنِ کرم سے وابستہ رہیں، ان کی سیرت کا مطالعہ کریں نیز ان کی تصنیفات و بیانات کے ذریعے ان کی برکات حاصل کریں۔ حضرت امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم نفس کی نگرانی چاہتے ہو تو مجاہدہ کرنے والے مَردوں اور عورتوں کے حالات کا مطالعہ کرو تاکہ طبیعت بھی راغب ہو اور عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو۔

(احیاء العلوم، 5/152)

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں؟

کچھ دوست رات کے وقت فُٹ پاتھ (Footpath) پر بیٹھے اِدھر اُدھر کی باتیں کررہے تھے اور ساتھ ہی مسجد میں محفلِ نعت کا سلسلہ جاری تھا دورانِ بیان امام صاحب نے کہا: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰه میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔“ حمّاد کہنے لگا: تم لوگوں نے سنا امام صاحب نے کیا کہا؟ سب نے کہا: نہیں، **حمّاد:** امام صاحب نے کہا کہ غوثِ اعظم کہتے ہیں: ”میرا یہ قدم ہر ولی کی گردن پر ہے۔“ تو یہ غوثِ اعظم کون ہیں؟ **طاہر:** حماد! مجھے بھی نہیں پتا، دوسروں نے بھی یہی جواب دیا، اگلے دن شام کے وقت اسی مسجد کے امام صاحب مسجد کی طرف جارہے تھے، اکبر نے کہا: حمّاد! غوثِ اعظم کے بارے میں امام صاحب سے پوچھ لیتے ہیں، حماد نے اپنے دوستوں سمیت امام صاحب سے ملاقات کی اور سوال کرنے کی اجازت مانگی، **امام صاحب:** جی بیٹا! بولیں، **حمّاد:** امام صاحب! غوثِ اعظم کون ہیں؟ **امام صاحب:** غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالمِ دین اور اللہ کے بہت بڑے ولی تھے، آپ کا نام عبدُالقادِر، کنیت ابو محمد اور لقب مُحیُ الدّین ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ یکم رمضان المبارک 470ھ بروز پیر صبحِ صادق کے وقت بغداد شریف کے علاقہ جیلان میں پیدا ہوئے اور 11 ربیع الآخر 561ھ میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حَسَنی اور حُسینی سیّد تھے، **اُسامہ:** حَسَنی اور حُسینی سیّد سے کیا مراد ہے؟ **امام صاحب:** حضورِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب والد کی طرف سے حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرتِ سَیِّدُنا اِمامِ حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے اس لئے آپ کو حسنی حسینی سَیِد کہا جاتا ہے۔ (ملفوظات امیر اہلسنت، قسط:18، ص12 ملخصاً) **طاہر:** امام صاحب! ہمیں غوثِ پاک کے بارے میں اور بھی بتائیے۔ **امام صاحب:** طاہر بیٹا! غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں قُبول ہوتی تھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی کثرت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں حاضرین کی تعداد 70 ہزار تک بھی ہوا کرتی تھی، **حمّاد:** 70 ہزار؟ **امام صاحب:** جی ہاں، **حمّاد:** ماشاءَ اللہ، اچھا امام صاحب! یہ بتائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبدُالقادر ہے تو پھر انہیں ”غوثِ اعظم“ کیوں کہتے ہیں؟ **امام صاحب:** حمّاد بیٹا! غوث کا معنیٰ ہے ”فریاد کو پہنچنے والا“ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کے مددگار ہیں اس لئے لوگ آپ کو ”غوثِ اعظم“ کے لَقَب سے یاد کرتے ہیں۔ **حمّاد:** جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔ امام صاحب نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزید فضائل بیان کرتے ہوئے کہا: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور قراٰنِ پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عِشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور پندرہ (15) سال تک ہر رات میں ایک قراٰنِ پاک ختم کیا کرتے تھے ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نمازوں کی پابندی اور قراٰنِ پاک کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہئے۔ سب نے ایک آواز ہو کر کہا: ہم سب ایسا ہی کریں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰه

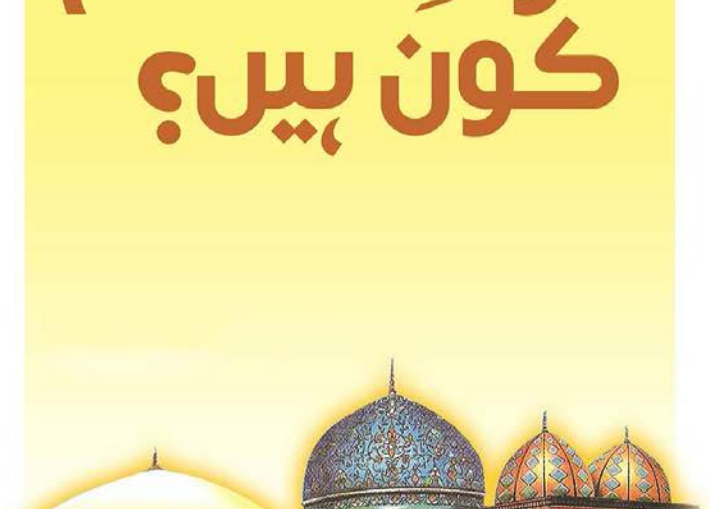

اَمّی کی نصیحت

بَیل نے کیا کہا؟ ولیوں کے سُلطان، حضرتِ سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں عَرَفہ (یعنی 9 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام) کے دن گاؤں گیا اور ایک بَیل کے پیچھے پیچھے چلنے لگا، اچانک بَیل میری طرف دیکھ کر بولا: اے عبدُ القادر! آپ کو اِس قسم کے کاموں کے لئے نہ تو پیدا کیا گیا ہے اور نہ ہی اِس کا حکم دیا گیا ہے۔ بَیل کو بولتا دیکھ کر میں گھبرا گیا اور لَوٹ کر گھر آ گیا، گھر کی چھت پر چڑھا تو مجھے میدانِ عَرَفات نظر آنے لگا (حالانکہ جیلان سے میدانِ عرفات بہت دور ہے)۔ **اَمّی حضور سے اجازت مانگی** میں اپنی امّی جان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ مجھے راہِ خدا میں وَقْف کر دیجئے اور علمِ دین حاصل کرنے کے لئے بغداد جانے کی اِجازت بھی عطا فرما دیجئے۔ امّی جان نے سبب دریافت فرمایا تو میں نے بَیل کی گفتگو اور میدانِ عَرَفات نظر آنے کا واقِعہ سُنا دیا۔ میری بات سُن کر امّی جان نے سونے کے 40 سِکّے میری قمیص میں سی دیئے اور بغداد جانے کی اِجازت عطا فرماتے ہوئے ہر حال میں سچ بولنے کا وعدہ لے کر مجھے اَلْوَداع کہا۔ **ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا** میں بغداد جانے والے ایک چھوٹے سے قافِلے کے ساتھ روانہ ہو گیا، راستے میں 60 ڈاکو ہمارے قافِلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافِلہ لُوٹ لیا لیکن کسی نے مجھے کچھ نہ کہا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: سونے کے 40 سِکّے۔ ڈاکو بولا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: قمیص کے اندر سِلے ہوئے ہیں۔ ڈاکو اِس بات کو مذاق سمجھتا ہوا چلا گیا، اِس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور وہ بھی پوچھ گچھ کرنے کے بعد چلا گیا۔ جب یہ ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے اور اُسے میرے بارے میں بتایا تو اُس نے مجھے بلالیا، جب میں وہاں پہنچا تو وہ لُوٹا ہوا مال آپس میں بانٹ رہے تھے۔ سردار نے بھی مجھ سے رقم کا پوچھا اور میں نے وہی جواب دیا جو پہلے کو دیا تھا، چُنانچہ سردار کے حکم پر میری تلاشی لی گئی اور سونے کے 40 سِکّے بَرآمد ہو گئے، سردار نے حیران ہو کر کہا: تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: امّی جان نے مجھ سے ہر حال میں سچ بولنے کا وعدہ لیا تھا اور میں وعدہ خِلافی نہیں کرسکتا۔ میرا جواب سُن کر سردار رو پڑا اور کہنے لگا: تم نے اپنی ماں کے وعدہ کی خِلاف ورزی نہیں کی، جبکہ میں کئی سالوں سے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ اِس کے بعد سردار نے میرے ہاتھ پر توبہ کی، جب بقیہ ڈاکوؤں نے یہ منظر دیکھا تو بولے: آپ ڈکیتی میں ہمارے سردار تھے اب توبہ کرنے میں بھی ہمارے سردار ہیں، چنانچہ بقیہ ڈاکوؤں نے بھی توبہ کر لی اور قافِلے والوں کا مال بھی واپس کر دیا۔ یوں یہ پہلا گروہ تھا جس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ (بہجۃ الاسرار، ص167)

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مَدَنی مُنّو اور مَدَنی مُنّیو! دیکھا آپ نے! امّی جان کا حکم ماننے اور سچ بولنے کی بَرَکت سے نہ صرف رقم محفوظ رہی بلکہ ڈاکو توبہ کر کے نیک بن گئے۔ حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، مدرسے میں پڑھتے ہوئے بھی نہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ص167)

ہمیں بھی چاہئے کہ گھر ہو یا اسکول اور مدرسہ ہمیشہ ہر جگہ سچ بولیں نیز امّی ابّو کا ہر وہ حکم فوراً مان لیں جو شریعت سے نہ ٹکراتا ہو، کیونکہ اِسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

غوثِ پاک اور احیاءِ دین

نام اور القاب کی کثرت کسی کے کثیرُ الصِّفات ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ حضور سیدی غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ان شخصیات میں شامل ہیں جن کی ہمہ جہت شخصیت کو کئی القابات دیئے گئے ہیں۔ غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، غوثِ اعظم، غوثُ الاِنْسِ وَالْجَان، مُحْیُ الْمِلَّةِ وَالدِّیْنِ وَالْاِیمان جیسے عظیمُ الشّان القاب آپ ہی کی شخصیت کے لئے بولے جاتے ہیں۔ آپ کے القابات میں سے ایک مُحْیُ الدِّیْن بھی ہے جس کے معنٰی دین کو زندہ کرنے والا، دین کو جِلا بخشنے والا، دین پھیلانے والا۔ یہ لقب اپنے معنیٰ و مفہوم کے اعتبار سے بڑی وسعت رکھتا ہے۔ غوثِ پاک نے دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج میں جو کردار ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے آپ نے کئی طریقوں اور جہتوں سے احیاءِ دین میں کردار ادا کیا ہے، آیئے! ان میں سے بعض جہات سے متعلق جانتے ہیں:

کردار کے ذریعے احیاءِ دین: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ صِدْق و سچّائی کے پیکر، انتہائی ستھرے کردار کے مالک اور غریب پَرْوَر شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی عُمر کے کسی حصّے میں بھی جُھوٹ کا سہارا نہ لیا، بچپن میں ڈاکو لُوٹنے آئے تو انہیں بھی سچ بتایا کہ میرے پاس چالیس دِینار ہیں۔ اور غریب پروری ایسی تھی کہ ایک مرتبہ ایک غریب بندے کے پاس کرائے کے پیسے نہ تھے تو ملّاح نے اسے کشتی میں نہ بٹھایا، آپ کو معلوم ہوا تو اسے تیس دِینار بھیج کر فرمایا: آئندہ کسی غریب کو دریا عبور کرانے پر انکار نہ کرنا۔[1]

افکار کے ذریعے احیاءِ دین: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات و افکار کے ذریعے لوگوں کو گمراہی سے بچاتے رہے، آپ کی مجلس وَعظ و نصیحت کا خزینہ اور گمراہوں کے لئے ہدایت کا زینہ تھی۔ آپ کی مَحافل میں زِندگی کے کثیر شُعْبوں سے تعلُّق رکھنے والے اَفْراد شریک ہوتے، عُلَما و فُقَہا سب جمع ہوتے، آپ کی مجْلِسِ وَعظ کا یہ عالَم تھا کہ بیک وَقْت چار چار سو اَفْراد قلم و دوات لے کر حاضر ہوتے اور آپ کے ملفوظات تحریر کرتے جبکہ 40 سال مخلوقِ خُدا میں وَعظ و نصیحت کے مدنی پُھول لُٹائے۔[2]

کرامات کے ذریعے احیاءِ دین: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کرامات حَدِّ تواتُر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس پر عُلَما کا اِتّفاق ہے کہ جتنی کرامات آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے ظاہر ہوئیں ہیں آپ کے علاوہ کسی بھی صاحِبِ وِلَایَت سے ظُہُور میں نہیں آئیں۔[3]

بیانات اور وعظ و نصیحت کے ذریعے احیاءِ دین: آپ نے وعظ و تبلیغ کے ذریعے دِینِ اسلام کے لئے بے شمار خدمات سرانجام دِیں، آپ کا کوئی بیان ایسا نہیں جس میں لوگ اسلام قبول نہ کرتے ہوں اور چور، ڈاکو، فاسق، فاجر آپ کے ہاتھ پر توبہ نہ کرتے ہوں۔[4] آپ ہفتے میں 3 دن بیان کرتے، جس میں بے شمار لوگ اور عُلَما و صُلَحا حضرات تشریف لاتے، آپ کے وعظ اور نصیحت کو سننے کے لئے آنے والوں کی تعداد کے

بارے میں منقول ہے کہ بِالعموم ستّر ہزار سے زائد لوگ آپ کے بیان میں شریک ہوا کرتے تھے، جن میں عراق کے عُلَما و فُقَہا، مشائخ اور صُوفیائے کرام بھی ہوتے تھے۔[5]

تدریس کے ذریعے احیاءِ دین: آپ رحمۃُ اللہ علیہ 13 علوم پڑھایا کرتے تھے، آپ کے مدرسہ میں لوگ آپ سے تفسیر، حدیث، فِقْہ اور علمُ الکلام وغیرہ پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے لوگوں کو تفسیر، حدیث، فِقْہ، کلام، اُصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد آپ تجوید و قراءَت کے ساتھ قراٰنِ کریم پڑھایا کرتے تھے۔[6]

تصانیف کے ذریعے احیاءِ دین: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دینِ اسلام کی خدمت اور امتِ مُسلِمہ کی راہنمائی کے لئے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں، علامہ علاؤالدین بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے رسالہ تذکرہ قادریہ میں غوثِ اعظم کی 7 کتابوں کے نام تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ معتبر روایات سے معلوم ہوا کہ آپ کی تصنیف کردہ کُتُب کی تعداد 69 ہے۔[7]

فتویٰ نویسی کے ذریعے احیاءِ دین: فتویٰ نویسی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے عُلما، فقہا اور مفتیانِ کرام بھی آپ کے لاجواب فتووں سے حیران رہ جاتے تھے۔ اِنتہائی مشکل مسائل کا نہایت آسان اور عُمدہ جواب دیتے، آپ نے کئی سالوں تک درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں دین کی خدمت سرانجام دی، اس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔

اللہ کریم، غوثِ اعظم کے صدقے ہمیں بھی دینِ اسلام کی خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) اخبار الاخیار، ص18 (2) اخبار الاخیار، ص9تا12 (3) نزہۃ الخاطر الفاتر، ص23 (4) قلائد الجواہر، ص18 (5) قلائد الجواہر، ص18 ملخصاً (6) بہجۃ الاسرار، ص225 ملخصاً (7) سیرتِ غوث اعظم، ص61 ملتقطاً۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطّاری مَدَنی

سوال: وہ کون سے 2 صحابہ ہیں جن کی امامت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز ادا فرمائی؟

جواب: امیرُ المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما۔

(نسائی، ص137، حدیث:782، ترمذی، 1/377، حدیث:362، مسند احمد، 6/331، حدیث:18181، طبقات ابن سعد، 3/95)

سوال: امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت اَروٰی بنتِ کُریز رضی اللہ عنہا۔

(طبقات ابن سعد، 3/39)

سوال: فرشتوں کے قبلے کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: فرشتوں کے قبلے کو بیتُ المعمور کہا جاتا ہے۔

(بخاری، 2/381، حدیث:3207)

سوال: اللہ پاک نے جنّات کو کس دن پیدا فرمایا؟

جواب: جمعرات کے دن۔

(تفسیر طبری، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:30، 1/237، رقم:602)

فیضانِ جامعۃ المدینہ

غوثِ پاک اور علمِ دین

غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق 18 سال کی عمر میں بغداد تشریف لائے اور اُس وقت کے شیوخ و ائمہ کرام، بزرگانِ دین اور محدِّثین کی خدمت کا قصد فرمایا۔ اوّلاً قراٰن کو رِوایت و دِرایت اور تجوید و قراءت کے اَسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدِّثین اور اَہلِ فضل و کمال اور مستند عُلَمائے کِرام سے سِماعِ حدیث فرما کر علوم کی تحصیل و تکمیل فرمائی، حتّٰی کہ تمام اُصولی، فروعی، مذہبی اور اَخلاقی علوم میں عُلَمائے بغداد سے ہی نہیں بلکہ تمام ممالکِ اِسلامیہ کے عُلَما سے سبقت لے گئے اور سب نے آپ کو اپنا مرجَع بنالیا۔ (اخبار الاخیار، ص36 ملخصاً)

حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسے میں لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے تفسیر، حدیث، فقہ، علمُ الکلام پڑھتے تھے، دوپہر سے پہلے اور بعد دونوں وقت لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اُصول اور نَحْو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد مختلف قراءتوں کے ساتھ قراٰنِ مجید پڑھاتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص225 ملخصاً)

علامہ شیخ عبدُ الحق محدِّث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القَوی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عِلمی کمالات کے متعلق ایک رِوایت نقل کرتے ہیں کہ ایک روز کسی قاری نے آپ کی مجلس میں قراٰنِ مجید کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اُس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک پھر دو اور اِس کے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے عِلم کے مطابق گیارہ معنی اور دیگر وجوہات بیان فرمائیں جن کی تعداد 40 تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین متعجب ہوگئے۔ (اخبار الاخیار، ص11)

(اُمِّ خضر عطّاریہ مدنیہ، جامعۃُ المدینہ للبنات)

ترے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد

ترے در سے ہے منگتوں کا گزارا یاشہِ بغداد
یہ سُن کر میں نے بھی دامن پَسارا یاشہِ بغداد

مِری قسمت کا چمکا دو ستارہ یاشہِ بغداد
دکھا دو اپنا چہرہ پیارا پیارا یاشہِ بغداد

اجازت دو کہ میں بغداد حاضِر ہو کے پھر کرلوں
تمہارے نیلے گُنبد کا نظارہ یاشہِ بغداد

غمِ شاہِ مدینہ مجھ کو تم ایسا عطا کر دو
جگر ٹکڑے ہو دل بھی پارہ پارہ یاشہِ بغداد

مدینے کا بنا دو تم مجھے کچھ ایسا دیوانہ
پھروں دیوانگی میں مارا مارا یاشہِ بغداد

خدا کے خوف سے روئے نبی کے عشق میں روئے
عطا کر دو وہ چشمِ تر خدارا یاشہِ بغداد

گناہوں کے مَرَض نے کر دیا ہے نیم جاں مجھ کو
تمہیں آ کے کرو اب کوئی چارہ یاشہِ بغداد

مجھے اچّھا بنا دو مرشِدی بے شک یقیناً ہیں
مِرے حالات تم پر آشکارا یاشہِ بغداد

ہوئی جاتی ہے اُوجَڑ اب مِری اُمّید کی کھیتی
بھرَن برسا دو رحمت کی خدارا یاشہِ بغداد

کرم میراں! مِرے اُجڑے گلستاں میں بہار آئے
خَزاں کا رُخ پھِرا دو اب خدارا یاشہِ بغداد

شہا! خیرات لینے کو سَلاطینِ زمانہ نے
ترے دربار میں دامن پَسارا یاشہِ بغداد

اگرچہ لاکھ پاپی ہے مگر عطّار کس کا ہے؟
تمہارا ہے تمہارا ہے تمہارا یاشہِ بغداد

وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

پیرانِ پیر کی ادائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیرِ لاثانی، شہبازِ لامکانی، غوثِ صَمَدانی، قطبِ ربّانی، شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو حُسنِ اخلاق سے نوازا تھا ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ذکر و فکر میں مشغول رہتے ● مخلوقِ خدا کی خیر خواہی کرتے، مہربان، شفیق اور مہمان نواز تھے ● بَہجَۃُ الْاَسۡرَار میں ہے: آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے سخی تھے ● سوالی کو خالی ہاتھ نہ لَوٹاتے تھے ● مساکین اور غُرَبا پر بے حد شفقت فرماتے ● ضعیفوں کے ساتھ بیٹھا کرتے ● بیماروں کی عِیادت فرماتے تھے ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اَصحاب میں سے کوئی حاضرِ خدمت نہ ہوتا تو اس کی خبر گیری فرماتے ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہم نشین کی عزّت کرتے اور اس کے ساتھ خَندہ پیشانی سے پیش آتے، جب اُسے مَغْمُوم دیکھتے تو اس کے غم دُور فرمادیتے ● آپ کا ہر ہم نشین یہی سمجھتا کہ وہی آپ کے نزدیک مُکرَّم ہے ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہر رات دستر خوان بچھانے کا حکم دیتے اور مہمانوں کے ساتھ کھانا تناوُل فرماتے ● جب آپ کے پاس کوئی تحفہ آتا تو حاضرین میں تقسیم کر دیتے ● ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا عِوَض (یعنی بدلہ) عطا فرماتے ● اپنے نفس کے لئے غصّہ نہ کرتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص199 تا 201، ملتقطاً) ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خاموشی آپ کے کلام سے زیادہ ہوتی تھی۔ (قلائد الجواہر، ص6) ● سلام میں پہل فرمایا کرتے۔ ● آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کبھی اُمَرا ورُؤَسا کی تعظیم کے لئے کھڑے نہیں ہوئے اور نہ ہی وُزَرا وسَلاطِین کے دروازے پر گئے۔

(قلائد الجواہر، ص19، ملتقطاً)

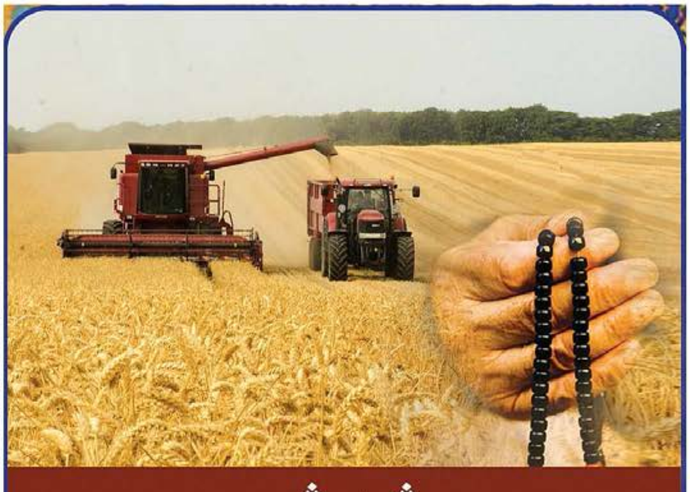

تلاشِ مَعاش

تلاشِ مَعاش کے لئے "سورۂ اِخلاص" کو بِسْمِ اللہ شریف کے ساتھ ایک ہزار ایک بار، اوّل آخر سو سو مرتبہ دُرود شریف، عُرُوجِ ماہ (یعنی چاند کی پہلی سے چودھویں تاریخ تک کے زمانہ) میں پڑھنا نہایت مؤثر ہے۔ (کام کے اوراد، ص4)

ہڈی جوڑنے کے لئے

تین دن تک سورۂ تَوبَہ کی آیت: 129 اوّل آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک ایک بار پڑھ کر بار بار دَم کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ٹوٹی یا پھٹی ہوئی ہڈی جُڑ جائے گی۔ (گھریلو علاج، ص84)

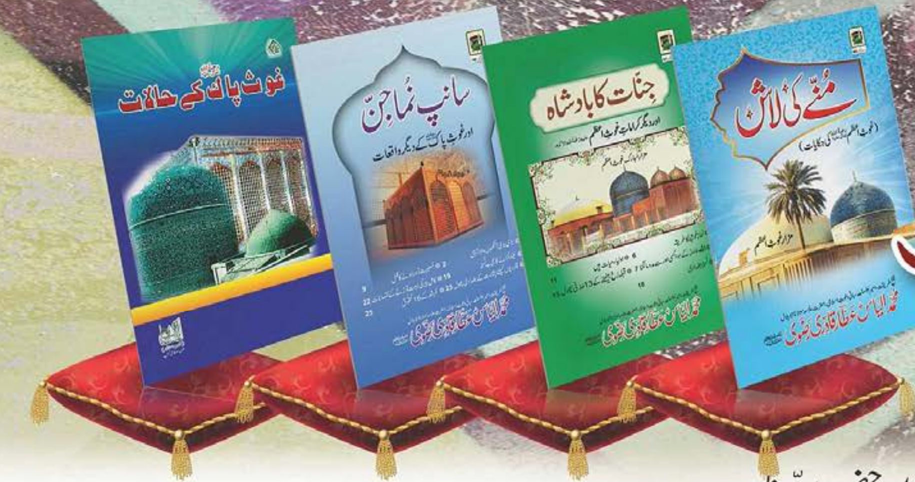

کُتُب کا تعارف

صالحین کے تاجدار، اولیائے کرام کے سردار حضور سیّدنا غوثِ اعظم سیّد ابو محمد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی شخصیت بلاشبہ اولیائے کرام رحمھم اللہ السلام میں منفرِد مقام رکھتی ہے۔ دنیابھر میں آپ کا فیض عام ہے۔ شَرق وغَرب، عرب و عجم میں آپ جہاں عاشقانِ اولیا کو دیکھیں گے وہیں آپ کو عاشقانِ غوثِ پاک ملیں گے۔ قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے فضائل و مناقب اور کرامات پر عاشقِ غوثِ اعظم، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تین رسائل تحریر فرمائے ہیں: **(1) مُنّے کی لاش** 18 صفحات کے اس رسالے میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مبارک بچپن کی 7 کرامات کے ساتھ دیگر کئی کرامات ذکر کی گئی ہیں۔ معجزہ، اِرْہاص، کرامت اور اِستِدْراج کی تعریفات بھی درج ہیں۔ اس کا ترجمہ 14 زبانوں میں ہوچکا ہے۔ **(2) جنّات کا بادشاہ** یہ رسالہ 20 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی کرامات کے ساتھ اللہ والوں سے مدد مانگنے کا ثبوت، اولیاء اللہ کی حیات کے دلائل، قبلہ رُو بیٹھنے کے فضائل اور جیلانی و بغدادی نسخہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ 18 مختلف زبانوں میں ہوچکا ہے۔ **(3) سانپ نُما جن** 28 صفحات پر مشتمل اس رسالے میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر آنے والی آزمائشوں اور ان پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے صبر کا تذکرہ ہے۔ جس میں مبلّغین کے لئے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔ آخر میں مرشدِ کامل کی ضرورت واہمیت پر قیمتی معلومات درج کی گئی ہیں۔ نیز پیرِ کامل کی بلا اجازتِ شرعی بیعت توڑنے کے نقصانات بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ 8 مختلف زبانوں میں یہ رسالہ دستیاب ہے۔

یہ رسائل مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً حاصل کئے جاسکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھ سکتے ہیں نیز ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Printout) بھی کرسکتے ہیں۔

غوثِ پاک کے حالات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ کے تعاون سے مکتبۃُ المدینہ نے غوثِ پاک کے حالات کے نام سے 106 صفحات پر مشتمل کتاب بھی شائع کی ہے۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فضائل و مناقب و کرامات کے ساتھ آپ کی سیرتِ مبارکہ کو درج کیا گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے علمی اور عملی کمالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ آپ کے زُہد و تقویٰ اور ملفوظات شریف بھی کتاب کی زینت ہیں۔ آپ کے بارے میں اولیائے کرام رحمھم اللہ السّلام کے تأثرات بھی مذکور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مریدوں سے آپ کی محبت کا ذکر بھی درج کیا گیا ہے۔ **"نمازِ غوثیہ کا طریقہ"** بھی مذکور ہے۔ آخر میں حدائقِ بخشش، ذوقِ نعت، سامانِ بخشش، قبالۂ بخشش اور وسائلِ بخشش سے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شانِ مبارکہ میں لکھی گئی مناقب بھی درج کی گئی ہیں۔

سلطان الاولیا حضور غوث الاعظم

ایک قافلہ جیلان سے بغداد کی طرف رواں دواں تھا۔ جب یہ قافلہ ہمدان شہر سے آگے بڑھا اور کوہستانی سلسلہ میں داخل ہوا تو ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے اس قافلہ پر حملہ کر کے اہلِ قافلہ کے مال واسباب کو لُوٹنا شروع کر دیا۔ قافلے کے ہر فرد پر خوف وہراس چھایا ہوا تھا، کسی میں ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھ کر ان خونخوار لٹیروں کا مقابلہ کر سکے، اس قافلے میں لگ بھگ 18 سالہ ایک خوبرو نوجوان بھی تھا، جس کے چہرے پر نہ خوف تھا نہ پریشانی کی کوئی علامت، اطمینان و سکون کا نور اس کے چہرے سے چھلک رہا تھا۔ ایک راہزن اس نوجوان کے پاس آیا اور پوچھنے لگا: تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ نوجوان بولا: میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ راہزن نے تیز لہجے میں کہا: مذاق نہ کرو، سچ سچ بتاؤ؟ نوجوان نے کہا: میرے پاس واقعی چالیس دینار ہیں یہ دیکھو! میری بغل کے نیچے دیناروں والی تھیلی کپڑوں میں سلی ہوئی ہے۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا، پھر اس نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سردار نے کہا: نوجوان! کیا بات ہے لوگ تو ڈاکوؤں سے اپنی دولت چھپاتے ہیں، مگر تم نے کسی دباؤ کے بغیر ہی اپنی دولت ظاہر کر دی؟ نوجوان نے کہا: میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ بیٹا! ہر حال میں سچ بولنا۔ بس! میں اپنی والدہ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھا رہا ہوں۔ نوجوان کا یہ جملہ تاثیر کا تیر بن کر لٹیروں کے سردار کے دل میں پیوست ہو گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے، اس کا سویا ہوا مقدر جاگ اٹھا، لہٰذا کہنے لگا: صاحبزادے! تم کس قدر خوش نصیب ہو کہ دولت لٹنے کی پروا کئے بغیر اپنی والدہ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو نبھا رہے ہو اور میں کس قدر ظالم ہوں کہ اپنے خالق ومالک کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں اور مخلوقِ خدا کا دل دکھا رہا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لُوٹا ہوا سارا مال واپس کر دیا۔ (قلائد الجواہر، ص:ص9)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 18 سالہ یہ خُوبرو نوجوان کوئی اور نہیں حضور غوثُ الاعظم حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ طبقۂ اولیا کے سردار ہیں، چمنستانِ صوفیا کے مہکتے پھول ہیں، اس نورانی قافلہ کے سپہ سالار ہیں جس کا ہر مسافر وفادار اور قدرت کے رازوں کا پاسدار ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کنیت ابو محمد، نام عبد القادر جبکہ مُحی الدین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوثُ الثقلین وغیرہ مشہور القابات ہیں۔ غوثیت بزرگی کا ایک خاص درجہ ہے، لفظِ غوث کے لغوی معنی ہیں "فریادرس" یعنی فریاد کو پہنچنے والا چونکہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غریبوں، بے کسوں اور حاجت مندوں کے مددگار ہیں، اسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو غوثِ اعظم کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔ عقیدت مند آپ کو **"پیرانِ پیر دستگیر"** کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں۔ (غوث پاک کے حالات، ص:15، ملتقطاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قد درمیانہ، بدن نحیف، سینہ چوڑا، داڑھی گھنی، رنگ گندمی، گردن اونچی، آنکھیں سیاہ تھیں جبکہ ابرو ملی ہوئیں تھیں۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ص۱۹)

حضور غوثِ اعظم کی ولادتِ باسعادت یکم رمضان 470 ہجری کو جیلان میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پہلے دن ہی سے روزہ رکھا چنانچہ آپ سحری سے لے کر افطاری تک اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:171، 172)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم قصبہ جیلان میں حاصل کی، پھر مزید تعلیم کے لئے سن 488ہجری میں بغداد تشریف لائے اور اپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اور ائمہ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علومِ قرآن کو روایت و درایت اور تجوید و قراءت کے اسرار و رموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدثین اور اہلِ فضل و کمال و مُستند علمائے کرام سے حدیث کا سماعت فرما کر علوم کی اس شاندار طریقے سے تحصیل و تکمیل فرمائی کہ اپنے ہم عصر علماء میں نمایاں مقام پالیا بلکہ ان کے بھی مَرجَع بن گئے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ۲۰ بتغیر)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تیرہ(13) علوم میں تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ایک جگہ علامہ عبد الوہاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مدرسہ عالیہ میں لوگ ان سے مختلف علوم و فنون پڑھا کرتے تھے۔ دوپہر سے

پہلے اور بعد دونوں وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لوگوں کو تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، اصول اور نحو پڑھاتے تھے اور ظہر کے بعد مختلف قراءتوں کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھاتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/۱۷۹) بلادِ عجم سے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟ اس سوال سے علماءِ عراق حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لئے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔ اس شافی جواب سے علماءِ عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:226) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا چالیس سال تک یہ معمول رہا کہ عشاء کے لئے وضو کرتے اور پوری رات عبادت میں گزار دیتے یہاں تک کہ اسی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے۔ (بہجۃ الاسرار، ص:164) پندرہ سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص: 118) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہ فرمان آج بھی آپ کے کروڑوں عقیدت مندوں اور مریدوں کی توجہ کا مرکز اور محور ہے کہ جو کوئی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے یا مجھ کو پکارے تو میں اس کی مصیبت کو دور کر دوں گا اور جو کوئی میرے وسیلے سے **اللہ** تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا تو **اللہ** تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرما دے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:197) ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا کہ شکر کیا ہوتا ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا کہ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ عاجزی کرتے ہوئے نعمت دینے والے کی نعمت کا اقرار ہو اور اسی طرح عاجزی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسان کو مانے اور اپنا یہ ذہن بنائے کہ شکر کرنے کا حق ادا نہیں کر پایا۔ (بہجۃ الاسرار، ص:234) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 11 ربیع الثانی 561 ہجری میں 91 برس کی عمر میں بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزارِ پُرانوار آج بھی بغدادِ معلّٰی میں مرجعِ خلائق ہے۔ (الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/۱۷۸)

علم و حکمت کے مدنی پھول

مسواک شریف کے فضائل پر 10 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ مِسواک کر کے دو رَکعتیں پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[۱]

﴿۲﴾ مِسواک کے ساتھ نَماز پڑھنا بِغیر مِسواک کے نَماز پڑھنے سے 70 گُنا اَفضل ہے[۲] ﴿۳﴾ چار چیزیں رَسولوں کی سُنَّت ہیں: (۱) عِطْر لگانا (۲) نِکاح کرنا (۳) مِسواک کرنا اور (۴) حَیا کرنا[۳] ﴿۴﴾ مِسواک کرو! مِسواک کرو! میرے پاس پِیلے دانت لے کر نہ آیا کرو[۴] ﴿۵﴾ مِسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفا ہے[۵] ﴿۶﴾ اگر مجھے اپنی اُمَّت کی مَشَقَّت و دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وُضُو کے ساتھ مِسواک کرنے کا حُکْم دیتا[۶] ﴿۷﴾ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی ہے اور یہ ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے[۷] ﴿۸﴾ وُضُو نِصْف (یعنی آدھا) اِیمان ہے، اور مِسواک کرنا نِصْف (یعنی آدھا) وُضُو ہے[۸] ﴿۹﴾ بندہ جب مِسواک کر لیتا ہے پھر نَماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فِرِشتہ اُس کے پیچھے کھڑا ہو کر قِراءت (قِرا۔ءَت) سنتا ہے، پھر اُس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مُنہ اس کے مُنہ پر رکھ دیتا ہے[۹] ﴿۱۰﴾ ”جس شخص نے جُمُعے کے دِن غُسْل کیا اور مِسواک کی، خُوشبو لگائی، عُمدہ کپڑے پہنے، پھر مسجِد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا، بلکہ نَماز پڑھی اور امام کے آنے کے بعد (یعنی خُطبے میں اور) نَماز سے فارِغ ہونے تک خاموش رہا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے تمام گُناہوں کو جو اُس پورے ہفتے میں ہوئے تھے، مُعاف فرما دیتا ہے۔“ (مُسندِ احمد بن حنبل ج ٤ ص ١٦٢ حدیث ١١٧٦٨) (مسواک شریف کے فضائل، ص2، از امیرِ اہلسنّت)

[۱]: اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۸ [۲]: شعب الایمان ج ۳ ص ۲۶ حدیث ۲۷۷٤ [۳]: مُسندِ احمد بن حنبل ج ۹ ص ۱٤۷ حدیث ۲۳٦٤۱
[٤]: جَمْعُ الْجَوامِع ج ۱ ص ۳۸۹ حدیث ۲۸۷۵ [۵]: جامعِ صغیر ص ۲۹۷ حدیث ٤٨٤٠ [٦]: بُخاری ج ۱ ص ٦۳۷ [۷]: مُسندِ احمد بن حنبل ج ۲ ص ٤۳۸ حدیث ۵۸٦۹
[۸]: مُصَنَّف ابنِ اَبی شیبہ ج ۱ ص ۱۹۷ حدیث ۲۲ [۹]: البحر الزخار ج ۲ ص ۲۱٤ حدیث: ٦۰۳

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم بطورِ خیر خواہ

دَر ودیوار پَر نُور کی چادر تَنی تھی، ہدایت کے تارے صحابۂ کرام، ماہِ رسالت، تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گِرد جُھرمٹ کئے تھے، نُورانی زبان سے نُورانی ارشاد ہوا: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلِعَامَّتِهِمْ یعنی دین خیر خواہی ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کی۔ (السنۃ لابن ابی عاصم، ص255، حدیث:1127)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کامل خیر خواہی میں سے یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے متعلق خالص اسلامی عقیدہ رکھیں، اسلامی حُکّام کی جائز اطاعت، علما کی تعظیم اور مسلمانوں کی خدمت کریں۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/557-558، ماخوذاً)

مسلمانوں کے عظیم خیر خواہ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے ملنے والے "خیر خواہی" کے قیمتی موتیوں کو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ المبین نے اپنے اعمال و کردار کی زینت بنائے رکھا، ان موتیوں کی چمک اُن کے اخلاق وعادات سے جھلکتی رہی اور ان کی روشنی سے ہر زمانے کے ہر طبقے کے افراد فائدہ اٹھاتے رہے۔ حُضورِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم بھی مسلمانوں کے عظیم خیر خواہ اور بڑے ہمدرد تھے، آپ کی سیرتِ مبارکہ میں مسلمانوں کی خیر خواہی و ہمدردی کے کئی واقعات ملتے ہیں **(1) بھٹکے ہوؤں کی خیر خواہی** غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم خود فرماتے ہیں: "اللہ تعالٰی نے چاہا کہ میرے ذریعے مخلوقِ خدا کو نفع ملے چنانچہ میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زیادہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اسلام قبول کیا، ایک لاکھ سے زیادہ لُٹیروں اور دھوکے بازوں نے توبہ کی۔" (قلائد الجواہر، ص19)

(2) دینی طلبہ کی خیر خواہی حضرت ابن قدامہ حنبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی بیان کرتے ہیں کہ ہم علمِ دین کی غرض سے حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی آخری عمر میں حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے اپنے مدرسے میں ہماری رہائش کا بندوبست کیا۔ آپ ہمارا بہت خیال رکھتے تھے، کبھی ایسا ہوتا کہ اپنے بیٹے حضرت یحییٰ (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کو بھیج کر ہمارے لئے روشنی و چراغ کا انتظام کر دیا کرتے تھے اور بعض اوقات تو خاص اپنے گھر سے ہمارے لئے کھانا بھجوا دیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/183)

(3) غریب کی خیر خواہی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ایک محلّے میں جانا ہوا، آپ نے وہاں کے سب سے غریب گھر میں قیام فرمایا، معزّزینِ محلّہ نے بہت اصرار کیا کہ "حضور! ہمارے گھر کو رونق بخشیں" لیکن آپ وہیں مقیم رہے، چنانچہ ارادت مندوں نے نذرانے پیش کئے، گائے، بکریاں، غلّہ، سونا، چاندی اور بہت سارا سامانِ زندگی وہاں جمع ہو گیا، آپ یہ سارا سامان اُنہی غریب میزبانوں کو عطا فرما کر تشریف لے گئے اور وہ غریب گھرانہ آپ کے قدموں کی برکت سے محلّہ کا امیر گھرانہ ہو گیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص198، ملخصاً)

(4) محنت کشوں کی خیر خواہی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں سونا نذر کیا جاتا تو اُسے خادِم کے ہاتھوں لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے اور فرماتے: "سبزی فروش کو دے دو! نانبائی کو دے دو۔" (بہجۃ الاسرار، ص199)

(5) بھوکوں کی خیر خواہی آپ کے گھر کے دروازے پر غلام روٹیوں کا تھال لے کر کھڑا ہو جاتا اور آواز لگاتا تھا کہ کس کو کھانا چاہئے؟ کس کو روٹی چاہئے؟ (الروض الزاہر، ص71)

کیوں نہ قاسم ہو کہ تُو ابنِ ابی القاسم ہے
کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا
(حدائقِ بخشش، ص20)

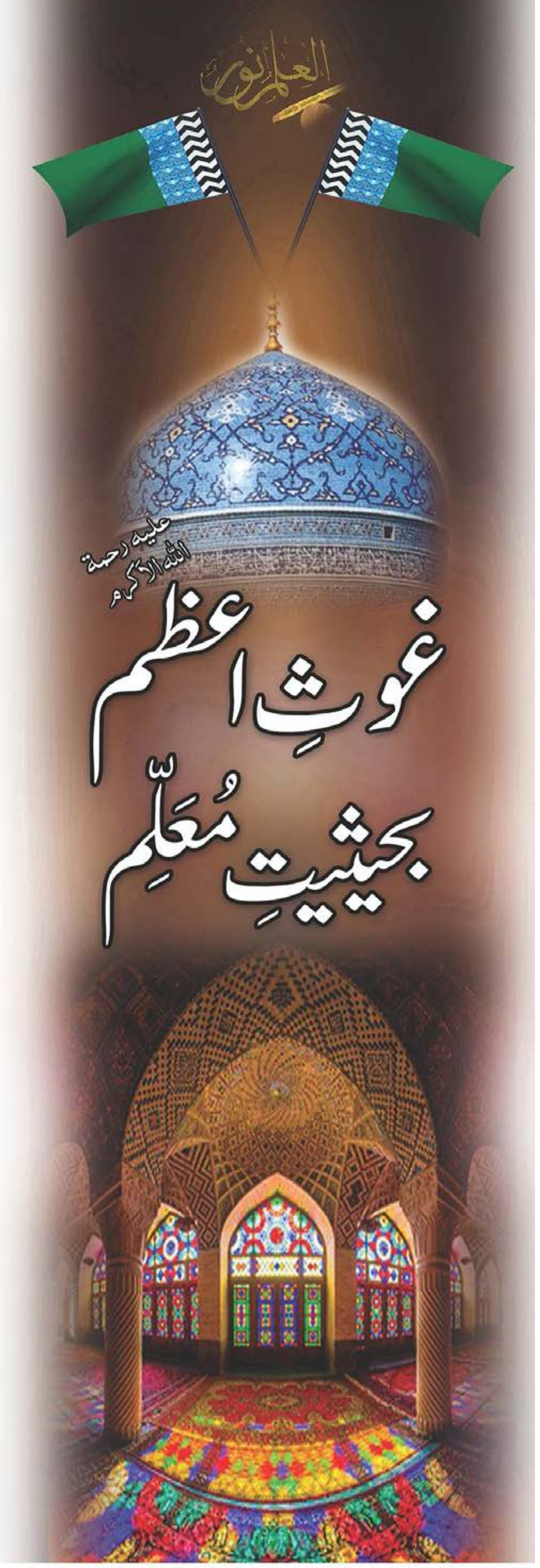

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم بحیثیتِ مُعلّم

بیان و تدریس کے ذریعے نئی نسل میں علمِ دین کی لازوال دولت منتقل کی جاتی ہے جس کی بدولت عقائد و اعمال میں پختگی آتی ہے، اخلاق و کردار نکھرتے ہیں، معاشرے سے جہالت کے اندھیرے دور ہوتے ہیں نیز متقی، پرہیزگار اور ماہر استاد کی زیرِ تربیت رہنے والے طلبہ جس میدان میں قدم رکھتے ہیں کامیابی اُن کے قدم چومتی ہے۔ شہنشاہِ ولایت حضرت سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے علمِ دین کی تکمیل اور زُہد و مجاہدہ کے طویل سفر کے بعد وعظ و تدریس کا آغاز استادِ گرامی حضرت ابو سعد مُخَرِّمِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قائم کردہ مدرسہ سے کیا۔ غوثِ پاک کے وعظ و تدریس کی شہرت کے سبب عاشقانِ علمِ دین کی تعداد اس قدر بڑھی کہ یہ مدرسہ انہیں سمونے سے قاصر رہا اسی لئے مدرسے کی توسیع کی گئی۔ (المنتظم، 18/173) حضرت سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فقہ، حدیث، تفسیر، نحو جیسے 13 مضامین (Subjects) کی تدریس فرماتے۔ بعدِ نمازِ ظہر قراءتِ قراٰن جیسا اہم مضمون پڑھاتے۔ (قلائد الجواہر، ص 38) آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اکتسابِ فیض کرنے والے طلبہ کی تعداد تقریباً ایک لاکھ ہے جن میں فُقَہا کی بہت بڑی تعداد شامل ہے۔ (مراۃ الجنان، 3/ 267)

صحبتِ غوثِ اعظم کی برکت

حضرت سیّدنا عبدُ اللہ خشّاب علیہ رحمۃ اللہ الوَہّاب علمِ نحو پڑھ رہے تھے، درسِ غوثِ اعظم کا شہرہ بھی سُن رکھا تھا، ایک روز آپ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے درس میں شریک ہوئے جب آپ کو نحوی نکات نہ ملے تو دل میں وقت ضائع ہونے کا خیال گزرا، اسی وقت غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم آپ کی جانب متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہماری صحبت اختیار کرلو ہم تمہیں (علمِ نحو کے مشہور امام) سِیْبَوَیہ (کامثل) بنادیں گے۔ یہ سُن کر حضرت عبدُ اللہ خشّاب نحوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے درِ غوثِ اعظم پر مستقل ڈیرے ڈال دیئے جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نحو کے ساتھ ساتھ علومِ نقلیہ و عقلیہ پر مہارت حاصل ہوئی۔ (قلائد الجواہر، ص32، تاریخ الاسلام للذھبی، 39/267) حضرت سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے علمی موتیوں کی یہ شان تھی کہ 400 عُلَما آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زبان سے ادا ہونے والے علم و حکمت کے لازوال موتیوں کو محفوظ کرنے کے لئے حاضر رہتے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر مع الطریقۃ القادریۃ، ص210)

ایک آیت کی چالیس تفاسیر بیان فرمادیں

ایک مرتبہ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم

کسی آیت کی تفسیر بیان فرمارہے تھے، امام ابو الفرج عبد الرحمن
بن جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی اِس درس میں شریک تھے۔
حضورِ غوثِ پاک نے چالیس تفاسیر بیان فرمائیں جس میں
سے 11 تفاسیر امام ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے علم میں
تھیں جب کہ 29 تفاسیر پر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تعجّب اور
لاعلمی کا اظہار کیا پھر جب غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے
فرمایا کہ اب ہم قال سے حال کی طرف چلتے ہیں، تو لوگ بہت
زیادہ مُضْطَرِب ہو گئے۔ (قلائد الجواھر، ص 38) حضور غوثِ پاک
رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے آخری وقت تک تدریس کا سلسلہ جاری رکھا،
آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا عہدِ تدریس 33 سال پر محیط ہے۔
(المنتظم، 18/173، سیر اعلام النبلاء، 15/183، الشیخ عبد القادر الجیلانی، ص172)

تدریسِ غوثِ اعظم کے نتائج و اثرات آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے
تلامذہ (شاگرد) بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہوئے مثلاً سلطان
نورُ الدّین زنگی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تلمیذِ غوثِ اعظم حضرت
حامد بن محمود حرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو حَرّان میں قضا (Justice)
اور تدریس (Teaching) کا منصب سونپا۔ تلمیذِ غوثِ اعظم
حضرت زینُ الدّین علی بن ابراہیم دمشقی علیہ رحمۃ اللہ القوی
سلطان صلاحُ الدّین ایوبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مُشیر رہے۔ (الشیخ
عبد القادر الجیلانی، ص198) حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے
طریقۂ تدریس اور اندازِ تربیت سے طلبہ میں دعوتِ دین کا جذبہ
پیدا ہوا اسی جذبے کا نتیجہ تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شاگرد
مخلوقِ خدا کو راہِ راست پر لانے، تزکیۂ نفس فرمانے اور جہالت کی
تاریکی مٹانے کے لئے عالَم میں پھیل گئے۔ فیضانِ غوثِ اعظم
کو دنیا بھر میں عام کرنے میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے تلامذہ و
خُلَفا نے بھرپور کردار ادا کیا۔
(مراٰۃ الجنان 3/267، الشیخ عبد القادر الجیلانی، ص172، 196)

سِلکِ عرفاں کی ضِیا ہے یہی دُرِّ مختار
فخرِ اشباہ و نَظائر بھی ہے عبدُ القادر

(حدائقِ بخشش، ص69)

ربیع الآخر کے سابقہ شمارے ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی
ویب سائٹ وزٹ کیجئے یا یہ QR CODE اسکین کیجئے

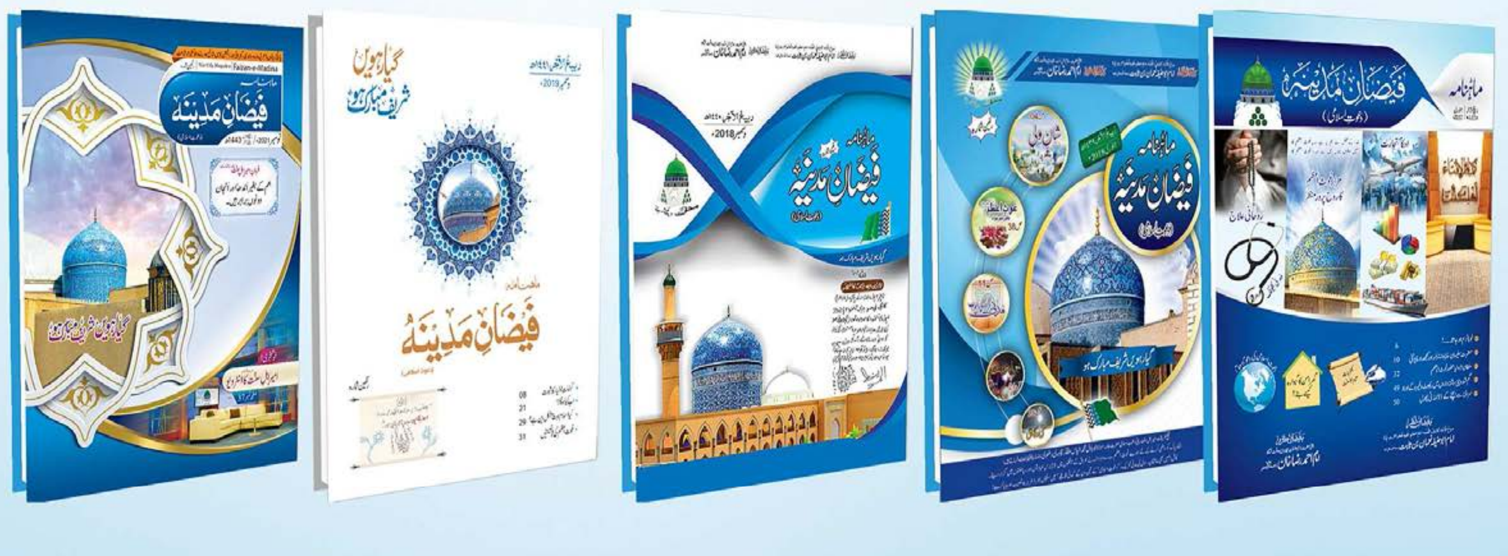

غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی تین کرامات

اللہ عَزَّوَجَلَّ جسے چاہتا ہے اس پر اپنا خاص فضل فرما کر ولایت سے سرفراز فرماتا ہے اور مخلوق کے دل میں اس کی محبّت پیدا کر دیتا ہے پھر یہی محبت مخلوقِ خدا کو کھینچ کر ولایت کے ان دَرَخشاں ستاروں کے دَر پر لے آتی ہے جہاں خَلْقِ خدا کو اپنی حاجت روائی، مشکل کشائی، راہ نُمائی اور قربِ الٰہی پانے کے مختلف راستے نظر آتے ہیں، اولیائے کرام اللہ تعالٰی کی عطا سے مخلوقِ خدا کو فیض اور برکات پہنچاتے ہیں اور اسے اللہ تعالٰی سے ملا دیتے ہیں۔ خلقِ خدا کبھی اس فیض و برکت کو وَعْظ و نصیحت سے پاتی ہے، کبھی اولیاءُ اللہ کے حسنِ اخلاق اور عمل سے اپنے باطن کو روشن کرتی ہے تو کبھی یہی مخلوق اس فیض کو کرامات کی صورت میں دیکھتی ہے اور اپنے ایمان کی کَلی کے کِھلنے اور عقیدت کی گرہ کے مضبوط ہونے کا سامان کرتی ہے۔ غوثِ صمدانی، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ذاتِ گرامی سے بھی بے شُمار افراد نے فیض پایا ہے، پا رہے ہیں اور تا قیامت پاتے رہیں گے بلکہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت بھی فیوض و برکات سے حصّہ پائیں گے۔ آپ کی ذات سے بے شمار کرامتوں کا صدور ہوا ہے ان میں سے تین کرامتیں ملاحَظہ کیجئے۔ **(1) ہوا میں اڑ کر غائب ہو گیا** شیخ عبد اللہ محمد حُسَینی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور شیخ علی بن ہِیْتی علیہ رحمۃ اللہ القوی حضور غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی خدمت میں حاضِر ہوئے تو دیکھا کہ ایک جوان دروازے پر پڑا ہے، اس نے ہمیں دیکھتے ہی کہا: میرے لئے حضور غوثِ اعظم سے سفارش کر دینا، جب ہم اندر پہنچے تو حضور غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم سے شیخ علی بن ہِیْتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس شخص کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اسے تمہیں دے دیا۔ شیخ علی بن ہیتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس جوان سے آکر یہ بیان کیا کہ میری سفارش تمہارے حق میں قبول ہو گئی ہے، وہ شخص فوراً ہَوا میں اُڑ کر غائب ہو گیا، پھر ہم نے حضور غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم سے اس معاملے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: وہ مرد صاحبِ حال تھا، اِدھر سے گزرا اور دل میں یہ خیال لایا کہ میری مثل یہاں کوئی نہیں ہے، ہم نے اس کا حال سَلب کر لیا (چھین لیا) اگر شیخ علی بن ہِیْتی نہ آتے تو وہ یوں ہی پڑا رہتا۔ (بہجۃ الاسرار، ص142، برکاتِ قادریت، ص57) **(2) اللہ کے حکم سے مرجا** حضرتِ سیّدُنا ابو العباس احمد بن محمد رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا غوثِ اعظم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم جامع مسجد منصوری تشریف لے گئے جب واپس آئے تو چادر مبارک اُتاری اور ایک بچھو کو نکالا اور فرمایا: مُوْتِیْ بِاِذْنِ اللہِ تَعَالٰی یعنی اللہ کے حکم سے مر جا، اسی وقت وہ مر گیا، پھر ارشاد فرمایا: اے احمد! جامع مسجد منصوری سے یہاں تک اس نے مجھے 60 مرتبہ ڈنک مارا ہے۔ (برکاتِ قادریت، ص66) **(3) قافلہ ڈاکوؤں سے بچ گیا** حضرتِ سیّدُنا ابو عَمْرو عثمان اور حضرتِ سیّدُنا ابو محمد عبد الحق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں کہ ہم حُضُور سیّدُنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے دربار میں حاضِر تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وُضو کر کے کھڑاویں (لکڑی کی بنی ہوئی چپلیں) پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں، بعدِ سلام ایک زور دار نعرہ لگایا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی، دونوں چپلیں آناً

فاناً ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں، پھر تشریف فرما ہوئے، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جُرّأت نہ ہوئی، کچھ دن کے بعد عَجَم سے ایک قافلہ حاضرِ بارگاہ ہوا اور کہا: اِنَّ مَعَنَا لِلشَّیْخِ نَذْرًا یعنی ہمارے پاس شیخ عبد القادر کی ایک نذر ہے، ہم نے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اس نذر کے لینے میں اِذن طَلَب کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لے لو۔ تاجروں نے ایک مَن ریشم، کچھ کپڑے کے تھان، سونا اور حُضُور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی وہ چپلیں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں۔ ہم نے حیرت سے پوچھا: یہ چپلیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا: ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن (یعنی ڈاکو) جن کے دو سردار تھے ہم پر آپڑے ہمارے مال لُوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اُترے، ہم نے (آپس میں) کہا: بہتر ہو کہ اس وقت ہم اپنے شیخ حضور غوثِ اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر ان کیلئے کچھ مال نذر مانیں، ہم نے حضورِ غوثِ پاک کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا، ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آپڑے، وہ آکر ہم سے بولے، آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی ہے، وہ ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مَرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک چپل پانی سے بھیگی رکھی ہے، پھر ڈاکوؤں نے ہمارا سارا مال لوٹا دیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص132 ملخصاً)

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یاغوثِ اعظم

(ذوق نعت، ص126)

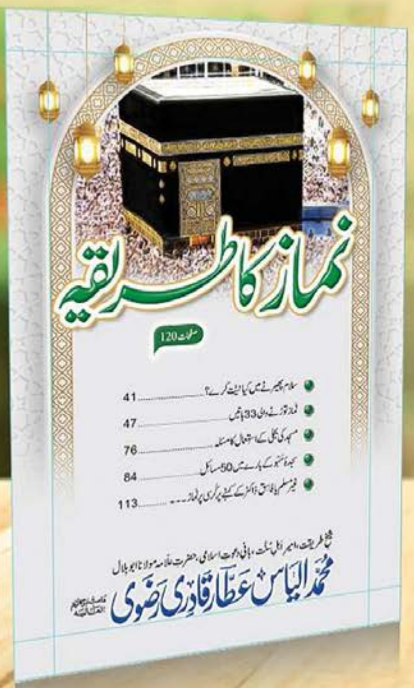

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا

محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

کا نماز کے طریقے اور ضروری مسائل پر مشتمل اہم ترین رسالہ

نماز کا طریقہ

آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

ڈوبی کشتی کنارے لگی

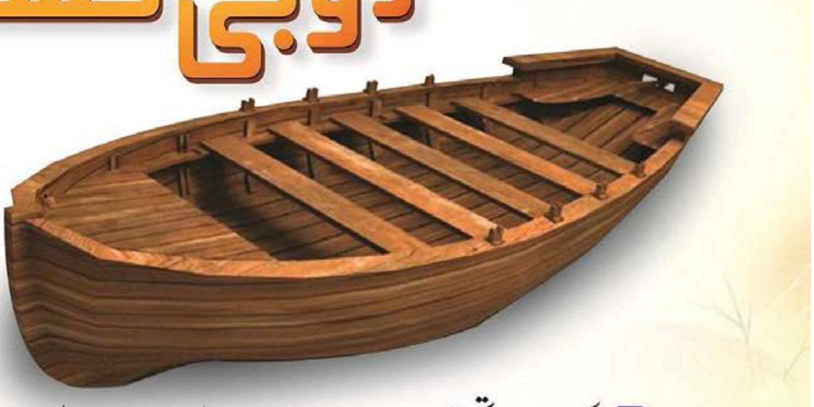

نوید کی عادت تھی کہ ہر روز سونے سے پہلے اپنے چھوٹے بھائی **جمیل** کے پاس جاتا اور اس سے اچّھی اچّھی باتیں کرتا۔ آج بھی وہ حسبِ معمول چھوٹے بھائی کے پاس گیا اور سلام کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! **جمیل** وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! سلام کا جواب دیتے ہی جمیل نے کہا: بھائی! آج کلاس میں ٹیچر نے اللہ پاک کے ایک وَلی کے بارے میں بڑی پیاری سچّی حکایت سنائی تھی۔ **نوید** اچھا! وہ حِکایَت مجھے بھی سنائیں۔ **جمیل** ضَرور! ٹیچر نے بتایا تھا کہ چَھٹی صَدی ہجری میں اللہ پاک کے ایک ولی تھے، جن کا نام **عبدُ القادر** اور لَقَب **غوثِ اعظم** تھا۔ وہ ایک بار دریا کے پاس سے گزرے تو وہاں ایک **90** سال کی بُڑھیا کو دیکھا جو رو رہی تھی۔ آپ کے ایک مُرید نے کہا: حضور! اس بڑھیا کا ایک ہی بیٹا تھا، بے چاری نے اس کی شادی کرائی، جب دولہا نِکاح کرکے دُلہن کو اسی دریا سے کشتی کے ذریعے اپنے گھر لا رہا تھا کشتی اُلٹ گئی اور دولہا دلہن سمیت ساری بارات ڈوب گئی۔ اس واقعہ کو آج 12 سال گزر چکے ہیں مگر ماں بے چاری کا غم جاتا نہیں، روزانہ دریا پر آتی ہے اور بارات کو نہ پاکر رو رو کر چلی جاتی ہے۔ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس بڑھیا پر بڑا تَرس آیا اور آپ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔ آپ کی دُعا کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے وہ کشتی اپنے تمام تَر سامان، دولہا، دُلہن اور باراتیوں کے ساتھ پانی پر نظر آنے لگی اور چند ہی لمحوں میں کنارے پر آپہنچی۔ تمام باراتی سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے دعائیں لے کر خوشی خوشی اپنے گھر جا پہنچے۔ آپ کی اس کرامت کو سُن کر کئی کُفّار نے اسلام قبول کرلیا۔ (غوثِ پاک کے حالات، ص63)

نوید واہ بھئی! یہ تو بہت اچّھی حِکایت ہے، میں آپ کو اُن بزرگ کے بارے میں کچھ اور باتیں بتاؤں جو شاید آپ کو ابھی تک پتا نہ ہوں؟ **جمیل** ہاں! کیوں نہیں! **نوید** سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بے شمار خوبیوں کے مالِک تھے جیسا کہ 1 آپ کی عادت تھی کہ جب بے وُضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرماکر دو رکعت نمازِ نَفْل پڑھ لیتے 2 15 سال تک ہر رات میں پورا قراٰنِ پاک ختم کرتے رہے 3 آپ عشا کی نماز کے لئے وُضو کرتے اور پوری رات عبادت کرتے رہتے پھر اسی وُضو سے ہی فجر کی نماز پڑھتے اور اسی طرح 40 سال تک کرتے رہے 4 بچپن ہی میں اپنی والدہ کی اجازت سے دین سیکھنے کے لئے اپنے گھر سے دُور بغداد شریف لے گئے۔ **جمیل** آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ان کے بارے میں ایسی پیاری پیاری باتیں بتائیں، لیکن یہ بھی تو بتائیں کہ آپ کو یہ سب باتیں کہاں سے پتا چلیں؟ **نوید** یہ سب باتیں اور بہت کچھ میں نے ایک کتاب سے پڑھا ہے جس کا نام ہے **"غوثِ پاک کے حالات"** اسے مکتبۃُ المدینہ نے چھاپا ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ **جمیل** آپ مجھے وہ کتاب دے دیں تاکہ میں بھی اسے پڑھ سکوں۔ **نوید** کیوں نہیں! لیکن ابھی آپ سوجائیں صُبْح فَجْر کی نَماز کے بعد لے کر پڑھ لیں۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

سب غوثوں کے غوث

سوال: غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: "میرا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے" آپ کا یہ فرمان آپ سے پہلے والے اولیا کیلئے ہے یا صرف بعد والے اولیا کیلئے یا سب کے لئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے حضور (یعنی غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم) امام حَسَن عسکری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد سے سیّدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تشریف آوری تک تمام عالَم کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اولیاءُ اللہ کے سردار ہیں اور ان سب کی گردن پر ان کا قدم پاک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/559)

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مِرے آقا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص23)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

گیارھویں شریف کی حقیقت

سوال: گیارھویں شریف کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: غوثُ الاغواث، قطبُ الاقطاب حضرتِ سَیِّدُنا غوثِ پاک شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ماہِ فاخر ربیعُ الآخر میں دنیا سے پردہ (یعنی انتقال) فرمایا، اس کی یاد میں گیارھویں شریف منائی جاتی اور غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزّاق کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کی طرف سے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ذکرِ خیر کیلئے اجتماعات کا اہتمام کیا جاتا ہے جن کے ذریعے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت عام کی جاتی ہے اور اسی گیارھویں شریف کی نسبت سے ربیعُ الآخر کی چاند رات سے گیارھویں رات تک روزانہ مدنی مذاکروں کا سلسلہ بھی ہوتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

تحریری مقابلہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے عنوانات (برائے فروری 2023ء)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 نومبر 2022ء

1 قراٰنِ کریم میں رسولِ کریم کی 10 صفات 2 صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے 5 حقوق 3 وعدہ خلافی کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مضمون لکھنے میں مدد (Help) کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

اَشعار کی تشریح

ماہِ فاخر ربیعُ الآخر کی گیارہ تاریخ کو حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا عرس مبارک عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جسے عوامی زبان میں **"گیارھویں شریف"** بھی کہتے ہیں۔ اس مناسبت سے خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے نعتیہ دیوان **"قبالۂ بخشش"** سے منقبت کے دو اشعار مع شرح پیشِ خدمت ہیں:

> مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
> قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

الفاظ و معانی: **مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ:** اے میرے مرید! خوف نہ کر۔ **بندہ:** غلام۔

شرح: حضور سیّدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے غلاموں کو خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کا فرمان ہے:

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

(قصیدۂ غوثیہ، مدنی پنج سورہ، ص264)

میرے مرید! خوف نہ کر، اللہ میرا رب ہے، اس نے مجھے ایسی بلندی عطا فرمائی کہ میں اپنے مقاصد کو پہنچ گیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اپنے ایک شعر میں اس مبارک فرمان کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

> لَا تَخَفْ حشر میں کہتے ہوئے آجانا تم
> جیسے دنیا میں یہ ارشاد سنایا یاغوث

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص541)

> شفا پاتے ہیں صَد ہا جاں بَلَب اَمراض مُہلِک سے
> عَجَب دارُالشِّفاء ہے آستانہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

الفاظ و معانی: **صدہا:** سینکڑوں۔ **جاں بَلَب:** مرنے کے قریب۔ **اَمراضِ مُہلِک:** ہلاک کرنے والی بیماریاں۔ **دارُ الشِّفاء:** شِفا خانہ۔

شرح: حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا آستانۂ عالیہ ایک ایسا شِفا خانہ ہے جس کی برکت سے سینکڑوں ہزاروں بیماروں کو شِفا حاصل ہوتی ہے جن میں قریبُ الموت (مرنے کے قریب) لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔

ایک بار بغدادِ مُعلّٰی میں طاعون (Plague) کی بیماری پھیل گئی اور لوگ دھڑا دھڑ مرنے لگے۔ لوگوں نے سرکارِ بغداد حضور سیّدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں اس مصیبت سے نجات دلانے کی درخواست پیش کی۔ ارشاد فرمایا: ہمارے مدرسے کے اِرد گِرد جو گھاس ہے وہ کھاؤ اور ہمارے مدرسے کے کنوئیں کا پانی پیو، جو ایسا کرے گا وہ ہر مرض سے شفا پائے گا۔ چنانچہ گھاس اور کنوئیں کے پانی سے شِفا ملنی شروع ہوگئی یہاں تک کہ بغداد شریف سے طاعون ایسا بھاگا کہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آیا۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر مترجم، ص105 ملخصاً، منے کی لاش، ص7)

اشعار کی تشریح

ربیعُ الآخر کے مہینے میں مسلمان عقیدت و احترام کے ساتھ حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کا سالانہ عُرس مبارک (یعنی گیارھویں شریف) مناتے ہیں۔ اس مناسبت سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ کا ایک شعر ضروری وضاحت کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

بَہْجَت اس سِر کی ہے جو بَہْجَۃُ الْاَسْرَار میں ہے
کہ فلک وار مُریدوں پہ ہے سایہ تیرا

الفاظ ومعانی بَہْجَت: خوشی۔ سِر: راز۔ بَہْجَۃُ الْاَسْرَار: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے حالات پر لکھی گئی اَوّلین اور مُسْتَنَد ترین کتاب۔ فلک وار: آسمان کی طرح۔

شرح بَہْجَۃُ الْاَسْرَار نامی کتاب میں حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے کہ ”میرا دستِ حمایت میرے مریدوں پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر۔“ اس مبارک فرمان کو سُن کر آپ کے مُرید بہت خوش ہیں۔

بَہْجَۃُ الْاَسْرَار کے مصنف اس مبارک کتاب کے مصنّف حضرت سیّدنا امام اَبُوالْحَسَن علی بن یوسف لَخْمی شَطَّنَوفی شافِعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔ آپ بہت بڑے عالِمِ دین و بزرگ اور بِالخصوص فنِّ قراءَت کے امام تھے۔ بڑے بڑے ائمہ وعُلَمانے ان کی شاگردی اختیار کی۔

کتاب کی اہمیت بَہْجَۃُ الْاَسْرَار ومَعْدَنُ الْاَنْوار حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے حالاتِ زندگی سے متعلّق اِبتدائی کتابوں میں سے ایک نہایت مُسْتَنَد کتاب ہے۔ دو وُجوہات کی بِنا پر اس کتاب کو اہمیّت حاصل ہے۔ (1) اس کتاب کے مُصنِّف زمانۂ اقدس حضورِ پُرنور غوثُ الثَّقَلین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے نہایت قریب ہیں۔ ان کے اور غوثِ پاک کے درمیان صرف دو واسطے ہیں اور آپ غوثِ پاک کے پوتے کے فیض یافتہ ہیں۔ (2) حدیث کی کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی روایات کو سَنَد سے بیان کیا گیا ہے یعنی غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے منسوب اقوال اور واقعات مُصنِّف تک جن لوگوں کے ذریعے پہنچے ہیں ان کے نام ذکر کئے گئے ہیں۔ حالاتِ غوثِ پاک پر لکھی جانے والی اکثر کتابوں میں بَہْجَۃُ الْاَسْرَار سے اِستِفادہ کیا گیا ہے۔

مُریدوں کے لئے بِشارتیں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کے مذکورہ شعر میں جس فرمانِ عالیشان کی طرف اشارہ ہے، ”غوث“ کے 3 حروف کی نسبت سے اس سمیت تین فرامینِ غوثیہ ملاحظہ فرمایئے: (1) مجھے تاحدِّ نظر وسیع ایک رجسٹر دیا گیا جس میں میرے اَصحاب اور قِیامت تک ہونے والے مُریدین کے نام تھے اور کہا گیا: ان سب کو تمہارے حوالے کر دیا گیا (2) مجھے میرے رب کی عزّت وجَلال کی قسم! بیشک میرا ہاتھ میرے مُرید پر ایسے ہے جیسے آسمان زمین پر (3) اگر میرا مُرید اچّھا نہیں تو کیا ہوا، میں تو اچّھا ہوں۔

(بہجۃ الاسرار، ص193)

بَلِیّات و غم واَفکار کیونکر گھیر سکتے ہیں
سَروں پر نام لیووں کے ہے پنجہ غوثِ اعظم کا

(قبالۂ بخشش، ص52)

اشعار کی تشریح

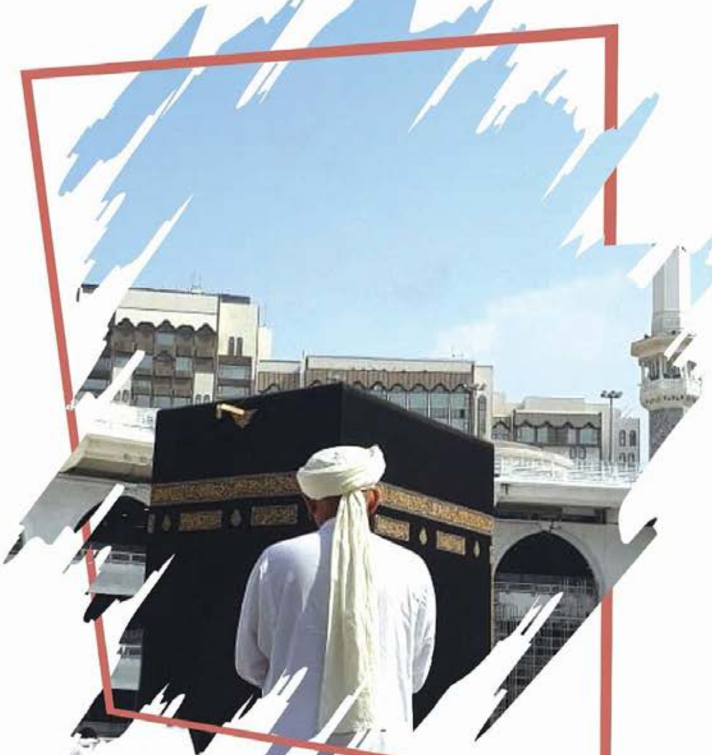

1 حُسنِ نیّت ہو خطا پھر کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے یگانہ ہے دوگانہ تیرا[1]

الفاظ و معانی: حُسنِ نیّت: نیک نیتی، خلوصِ دل۔ دوگانہ: نماز کی دو رکعتیں (نمازِ غوثیہ مراد ہے)۔

شرح: یہ بات تجربہ شدہ ہے کہ اِخلاص کے ساتھ نمازِ غوثیہ پڑھنا رائیگاں نہیں جاتا بلکہ جس مقصد کیلئے پڑھی جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔

نمازِ غوثیہ کا طریقہ: حنفیوں کے بہت بڑے امام حضرت علّامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ نَمازِ غَوثِیہ کی ترکیب نقل فرماتے ہیں: دو رَکعت نَفْل یوں پڑھے کہ ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے، سلام پھیر کر گیارہ مرتبہ دُرود و سلام پڑھے، پھر بغداد کی طرف (پاک و ہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرِب و شمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے) گیارہ قدم چل کر غوثِ پاک کا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے اِنْ شَآءَ اللہ وہ حاجت پوری ہو گی۔ (نزہۃ الخاطر، ص67)

نمازِ غوثیہ مجرّب عمل ہے: حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَصَحَّ یعنی بارہا نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا گیا، دُرُست نکلا (یعنی مقصد پورا ہوا)۔ (نزہۃ الخاطر، ص67)

2 قسمیں دے دے کے کِھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

شرح: یاغوث پاک! خدائے کریم آپ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ عہد و اِقرار لے لے کر آپ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پہلے مصرعے میں دراصل سیّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قول مبارک کی طرف اشارہ ہے۔

فرمانِ غوث پاک: شیخ نورُ الدّین علی بن یوسف شَطْنَوفی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: یُقَالُ لِی یَاعَبْدَ الْقَادِرِ بِحَقِّیْ عَلَیْكَ کُلْ، بِحَقِّیْ عَلَیْكَ اِشْرَبْ یعنی (حضرت سیّدُنا عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) مجھے کہا جاتا ہے کہ عبد القادر! تجھے میرے حق کی قسم! کھالے، تجھے میرے حق کی قسم! پی لے۔ (بہجۃ الاسرار، ص49)

شانِ مصطفےٰ کے مَظہر: شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

یعنی ہر ولی کسی نبی علیہ السّلام کے قدم پر ہوتا ہے اور بے شک میں نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدمِ اقدس پر ہوں جو آسمانِ کمال کے بدرِ کمال (یعنی مکمّل چاند) ہیں۔ (شرح قصیدہ غوثیہ، ص278)

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے بارے میں فرماتے ہیں: یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیُسْقِیْنِیْ یعنی میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (مسلم، ص429، حدیث:2566)

بے شک ہمارے حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ حُضور خاتَمُ النَّبِیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جمال و کمال کے مَظہر تھے جیسا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھے کہا جاتا ہے کہ عبد القادر! تجھے میرے حق کی قسم! کھالے، تجھے میرے حق کی قسم! پی لے۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اُس کو شفیع

جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(1) یہ دونوں اشعار سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لئے گئے ہیں۔

پنج تن پاک کی برکتوں کا شاہکار

غوثُ الاَغواث، قُطبُ الاَقطاب، غوثِ اعظم سیّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ ماجد کی نسبت سے حَسنی اور والدہ مُحترمہ کی طرف سے حُسینی سیّد ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ص171) یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ "نجیبُ الطرَفین" سیّد ہیں اور پنج تن پاک کا نسبی ورُوحانی فیضان لیتے ہوئے آپ رحمۃُ اللہ علیہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جنابِ علیُّ المُرتضیٰ، سیّدہ فاطمہ بتول اور حضراتِ حَسن و حُسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بیٹے اور شہزادے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہ علیہ نے پنج تَن پاک کی برکات و کمالات کے شاہکار اور وارثِ سیّدُنا غوثِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کی اِس نسبی شان کو بڑی پیاری تشبیہات کے ساتھ اَشعار کی صورت میں بیان فرمایا ہے۔ مگر اس کمال کے ساتھ کہ ہر ہر شعر میں پنج تن پاک کی ضیاورَعنائی کی جلوہ نُمائی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نَبَوی مینھ عَلَوی فَصْل بَتُولی گلشن
حَسَنی پھول حُسینی ہے مہکنا تیرا

الفاظ و معانی: **نَبَوی:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نِسبت رکھنے والا۔ **مینھ:** بارش۔ **عَلَوی:** حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھنے والا، ان کی اَولاد۔ **فَصْل:** موسم۔ **بَتولی:** سیّدتُنا فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا سے نسبت رکھنے والا، ان کی اَولاد۔ **حَسَنی:** امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی اَولاد۔ **حُسینی:** امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کی اَولاد۔

شرح: غوثِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جُود وکرم کی بارش ہیں، فیضانِ علی رضی اللہ عنہ کی فصلِ بہار (Spring) ہیں اور خاتونِ جنّت، بتولِ زہرا رضی اللہ عنہا کے گلستان میں کھلنے والے حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کے وہ پھول ہیں جو سیّدُنا حُسین رضی اللہ عنہ کی خوشبو کی طرح مہکتا ہے۔

نَبَوی ظِل عَلَوی بُرج بتولی منزِل
حَسنی چاند حُسینی ہے اُجالا تیرا

الفاظ و معانی: **ظِل:** سایہ، عکس۔ **بُرج:** سیارے کا دائرۂ گردش جسے اُس کا مقام یا گھر کہتے ہیں۔ **منزِل:** سیارے کے دَور کا ایک درجہ، چاند کا گھر۔

شرح: غوثُ الثَّقلَین رحمۃُ اللہ علیہ جانِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمتوں کا سایہ ہیں، ولایتِ مولا علی رضی اللہ عنہ کے مقدّس بُرج (یعنی دائرۂ کرم) اور سیّدتُنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحمتوں سے معمور منزل میں رہنے والے حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کے وہ چاند ہیں جس میں سیّدنا حُسین رضی اللہ عنہ کے فیض کی مبارَک روشنی ہے۔

نَبوی خُور عَلوی کوہ بتولی مَعْدن
حَسنی لعل حُسینی ہے تَجلّا تیرا

الفاظ و معانی: **خُور:** سورج۔ **کوہ:** پہاڑ۔ **مَعدِن:** کان، دھات وغیرہ کے نکلنے کی جگہ۔ **لعل:** سرخ قیمتی پتھر، یاقوتِ سرخ۔ **تَجلّا:** روشنی، چمک۔

شرح: پیرانِ پیر سیّدُنا شیخ عبدُ القادر حَسنی حُسینی جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ نبیِّ اَنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نُور کا سورج ہیں، شیرِ خُدا مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان و شُجاعت کا عظیم پہاڑ ہیں، سیّدَۃُ النّساء رضی اللہ عنہا کی برکتوں کی کان (Mine) ہیں اور امامِ حسن رضی اللہ عنہ کے وہ یاقوت و ہیرے ہیں جس میں امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے نورانی جلوے کی چمک دَمک ہے۔

قسط: 1

مرید کو کیسا ہونا چاہئے؟

بیعت کیا ہے؟ کسی پیرِ کامل [1] کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر گزشتہ گناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کا اِرادہ کرنے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت کا ذریعہ بنانے کا نام بیعت ہے۔ (پیری مریدی کی شرعی حیثیت، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ص3) **مقصدِ بیعت** مرید ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان مُرشِدِ کامل کی راہنمائی اور باطنی توجہ کی برکت سے سیدھے راستے پر چل کر اپنی زندگی شریعت و سنّت کے مطابق گزار سکے۔ پیر و مُرشِد سے فیض حاصل کرنے کے لئے کچھ آداب ہیں جن کا خیال رکھنا مرید کے لئے بے حد ضروری ہے، **"مرید کو کیسا ہونا چاہئے؟"** اس بارے میں چند مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں:

1 ہمیشہ پیر و مُرشِد کا باادب رہے کہ باادب ہی بانصیب ہوتا ہے اور بے ادبی کرنے والا شخص کبھی فیض نہیں پا سکتا۔ حضرت سیّدنا ذُوالنُّون مِصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "جب کوئی مرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔" (الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص319) 2 مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے اس کی محبت کو دل و جان سے سینے میں بسا لینا ضروری ہے، جیسا کہ غوثِ زماں حضرت سیّدنا شیخ عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مرید پیر کی محبت سے کامل نہیں ہوتا کیونکہ مُرشِد تو سب مریدوں پر یکساں شفقت فرماتے ہیں بلکہ یہ مرید کی مُرشِد سے محبت ہوتی ہے جو اسے کامل کے درجے پر پہنچاتی ہے۔ (کامل مرید، ص21، الابریز، 2/73، 74، 77 ملخصاً) 3 مرید اپنے مُرشِد کے ہاتھ میں "مُردہ بدستِ زندہ" (یعنی زندہ کے ہاتھوں میں مُردہ کی طرح) ہو کر رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369، ملخصاً) 4 مُرشِدِ کامل کا فیض پانے کے لئے ضروری ہے کہ کبھی بھی خود کو علم و عمل میں مُرشِد سے فائق (اعلیٰ) نہ جانے اگرچہ علمائے زمانہ میں شمار کیا جاتا ہو، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: لینے والے کو چاہئے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو، اپنے تمام کمالات کو دروازہ ہی پر چھوڑ دے اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا سمجھے گا تو: ع "انائے کہ پر شد دگر چون پرد" یعنی بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص142) 5 مُرشِد کی رِضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا، مُرشِد کی ناراضی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی جانے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369، ملخصاً) 6 اپنے پیر پر کبھی اعتراض نہ کرے بانیِ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ حضرت سیّدنا شہابُ الدین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: پیر پر اعتراض کرنے سے ڈرنا چاہئے کہ یہ مریدوں کے لئے زہرِ قاتل ہے، شاید ہی کوئی مرید ہو جو پیر پر اعتراض کرنے کے باوجود فلاح پا جائے۔ (عوارف المعارف، ص62) 7 اپنے مُرشِد اور پیر بھائیوں سے مَحبّت کرے۔ حضرت شیخ عبد الرحمٰن جیلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے نفس کو اپنے مُرشِد اور اپنے پیر بھائیوں کی مَحبّت سے رُوگردانی کرنے (منہ پھیرنے) والا پائے تو اسے جان لینا چاہئے کہ اب اس کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے دُھتکارا جا رہا ہے۔ (آدابِ مُرشِدِ کامل، ص53)

(بقیہ آئندہ شمارے میں)

---

(1) پیر کی چار شرائط ہیں: (1) صحیح العقیدہ سنّی ہونا (2) ضروری علم کا ہونا (3) کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنا (4) اجازتِ صحیح متصل ہونا۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/491)

مرید کو کیسا ہونا چاہئے؟

(دوسری اور آخری قسط)

(8) پیر و مُرشِد کے خلاف نہ خود بولے اور نہ ہی کسی کی بات سنے، چنانچہ حضرت سیّدنا امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: مُرید کو چاہئے کہ اپنے مُرشِد کی گفتگو کے عِلاوہ دیگر تمام لوگوں کی گفتگو سننے سے اپنے کان بند کرلے (یعنی مرشد کے خلاف باتیں کرنے والے کی گفتگو سُننا تو دُور کی بات اُس کے سائے سے بھی بھاگے) اور مرید کسی بھی مَلامَت کرنے والے کی مَلامَت کو نہ سنے یہاں تک کہ اگر تمام شہر والے لوگ کسی میدان میں جمع ہو کر اسے اپنے مُرشِد سے نفرت دلائیں (اور ہٹانا چاہیں) تو وہ لوگ اس بات پر (یعنی مرید کو مُرشد سے دور کرنے پر) قدرت نہ پاسکیں۔ (انوارِ قدسیہ، جزء ثانی، ص3، کامل مرید، ص30) (9) پیر و مُرشِد کی کسی بات پر "کیوں" نہ کہے اور عمل کرنے میں دیر نہ کرے بلکہ سب کاموں پر اسے تَقدِیم (یعنی اَوَّلِیَّت) دے۔ حضرت سیّدنا امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ارشاد فرماتے ہیں: مُرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کو کبھی "کیوں" نہ کہے کیونکہ تمام مشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مُرید نے اپنے مُرشِد کو "کیوں" کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔ (انوارِ قدسیہ، ص26)

(10) اپنے پیر کو اپنے حق میں تمام اولیائے زمانہ سے بہتر جانے۔ حضور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے ارشاد فرمایا: جب تک مُرید یہ اعتقاد (یعنی یقین) نہ رکھے کہ میرا شیخ تمام اَولیائے زمانہ سے میرے لئے بہتر ہے، نَفع (یعنی فیض) نہ پائے گا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص402) (11) یَكْ دَر گِیرمُحکَم گِیر (یعنی ایک دروازہ پکڑ، مضبوطی سے پکڑ) پر عمل کرتے ہوئے اپنے پیر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھے چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: دوسرے کو اگر آسمان پر اُڑتا دیکھے تب بھی اپنے مُرشِد کے سِوا دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو سخت آگ جانے، ایک باپ سے دوسرا باپ نہ بنائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369 ملخصاً) (12) اگر کوئی نعمت بظاہر دوسرے سے ملے تو اسے بھی اپنے مُرشِد ہی کی عطا اور انہی کی نَظَرِ توجّہ کا صدقہ جانے۔ (ایضاً) (13) مال، اولاد، جان، سب ان پر تصدُّق کرنے (یعنی لُٹانے) کو تیّار رہے۔ (ایضاً) (14) ان کے حضور بات نہ کرے، ہنسنا تو بڑی چیز ہے۔ ان کے سامنے آنکھ، کان، دل ہَمہ تَن (یعنی مکمّل طور پر) انہی کی طرف مصروف رکھے۔ (ایضاً) (15) پیر و مُرشِد کے کپڑوں، ان کے بیٹھنے کی جگہ، اِن کی اولاد، ان کے مکان، ان کے مَحلّے، اِن کے شہر کی تعظیم کرے۔ اِن کی غَیْبَت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی اِن کے بیٹھنے کی جگہ نہ بیٹھے۔ اگر وہ زِندہ ہیں تو اِن کی صحت و سلامتی و عافیت کی دُعا روزانہ بکثرت کرتا رہے اور اگر وصال ہوگیا تو روزانہ اِن کو ایصالِ ثواب پہنچائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 24/369 ملخصاً) اگر مُرید ان مَدَنی پھولوں کے مطابق زندگی گزارے گا تو ہر وَقت اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و مشائخ کِرام علیہم الرَّحمۃ کی مدد زندگی میں، نَزع میں، قَبر میں، حَشر میں، میزان پر، پُل صِراط پر، حوضِ کوثر پر ہر جگہ اِس کے ساتھ رہے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "آدابِ مُرشِدِ کامل" اور رسائل "کامل مرید" اور "پیر پر اعتراض منع ہے" پڑھئے۔

محبتِ مُرشد کا انوکھا انداز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سگِ مدینۃُ المرشد کامران عزیز عطّاری کی جانب سے میرے پیارے نگران! نگرانِ بابُ المدینہ! نگرانِ مکّی ریجن! امین بھائی کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حضور عرض یہ ہے کہ 3رجبُ المرجّب1440ھ کی شب کو مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنا عذر بیان فرمایا کہ گھٹنے میں دَرد کی وجہ سے میں (کرسی پر) بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہوں، یہ سُن کر دل بہت رنجیدہ ہوا اور آنکھیں بھر آئیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے بعد میں نے حدیثِ پاک میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نابینا صحابی رضی اللہ عنہ کو جو نماز (یعنی صلوٰۃُ الحاجۃ) پڑھنے کی تعلیم فرمائی تھی،[1] وہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحت یابی کے لئے ادا کی اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی کہ یااللہ تو جانتا ہے کہ بندہ جس سے مَحبّت کرتا ہے اسے صحت مند اور خوش و خرم دیکھنا چاہتا ہے، میرے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو صحت سے نواز دے، شفا سے نواز دے، ان کا سایہ ہم پر تادیر قائم و دائم فرما، اے مالک و مولیٰ! ان کے سارے اعذار بخیر و عافیت دُور ہوں، یہ پہلے کی طرح کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگیں، ان پر اپنی رحمت و رضوان کی بارشیں نازل فرما، اٰمین۔ 22، 23، 24 مارچ 2019ء کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کا ذہن تو تھا لیکن پختہ اِرادہ نہیں تھا، جب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی گھٹنے کی تکلیف کا سُنا تو میں نے نیّت کی کہ اللہ پاک کی رضا اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحت یابی کی نیّت سے اِنْ شَآءَ اللہ مدنی قافلے میں ضَرور سفر کروں گا اور اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے پیارے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لئے دُعا کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، خواہ میری طبیعت جیسی بھی ہو۔ آپ بھی دعائے استقامت فرمائیے گا، جَزَاکَ اللہ خَیْرًا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تک یہ صَوتی پیغام پہنچا تو آپ نے اپنے ہمدرد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے شہزادۂ عالی وقار! باپوئے آبرو دار! سیّد کامران عزیز عطّاری کی خدمت میں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَاشَآءَ اللہ حاجی امین نے آپ کا صَوتی پیغام مجھے بھیجا، سُن کر دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہوگیا۔ مَاشَآءَ اللہ آپ نے مجھے دعاؤں سے نوازا، صلوٰۃُ الحاجۃ پڑھی اور مدنی قافلے میں سفر کرنے کی بھی نیّت فرمائی۔ اتنی ہمدردی! اتنی ہمدردی!! اتنی ہمدردی!!! اللہ پاک آپ کو دونوں جہانوں میں شاد و آباد، پھلتا پُھولتا، مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے مسکراتا رکھے۔ وَاللہ! مجھے بڑی خوشی ہوئی، اللہ کریم آپ کو جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ دے کر آپ کے نانا جان، رَحْمتِ عالَمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں جگہ عطا فرما کر آپ کو خوش کر دے اور میرے حق میں بھی یہ دُعائیں قبول فرمائے، اٰمین۔ بہت بہت شکریہ، بہت بہت شکریہ، مزید دُعائیں فرماتے رہئے گا کہ میں کھڑے کھڑے نماز پڑھنے پر قادر ہو جاؤں اور میرے دیگر امراض بھی دُور ہو جائیں، تقریباً 71 سال عمر ہو گئی ہے، بس اللہ کریم کسی کا محتاج نہ کرے اپنے دَر کا محتاج رکھے۔ بے حساب مغفرت کی دُعا کا مُلتجی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

---

(1) مکمل روایت مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”اسلامی بہنوں کی نماز“ صفحہ 189 پر موجود ہے۔

فرد

دِلوں پر حکومت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

اللہ پاک کی عطا سے ہمارے غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق پیدائشی ولی تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بے شمار کرامتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ لوگوں کے دل آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قبضے میں تھے، چنانچہ شیخ شہابُ الدّین عمر سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مجھے علمِ کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں بھی حفظ کرلیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا۔ میرے چچا مجھے اس سے روکا کرتے۔ ایک دن وہ مجھے بارگاہِ غوثیت میں لے گئے اور راستے میں فرمایا: اے عمر! ہم اِس وقت اُن کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جن کا دل اللہ تعالٰی کی طرف سے خبر دیتا ہے لہٰذا اُن کے سامنے احتیاط کے ساتھ حاضر ہونا تاکہ ان کے دیدار کی برکتیں پاؤ۔ وہاں پہنچ کر میرے چچا نے غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق سے عرض کی: میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علمِ کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں مگر نہیں مانتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علمِ کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سینے پر پھیرا، خدا کی قسم! ہاتھ ہٹنے نہ پایا تھا کہ مجھے اُن کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا اور اُن کے تمام مَطالب اللہ تعالٰی نے مجھے بُھلا دیئے اور میرے سینے میں فوراً علمِ لَدُنّی بھر دیا، تو میں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس سے علمِ الٰہی کا گویا (بیان کرنے والا) ہو کر اُٹھا اور آپ نے مجھ سے فرمایا: تمہارے بعد عراق میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا۔ (بہجۃ الاسرار، ص70) **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اس سے بڑھ کر دِلوں پر قابو اور کیا ہوگا کہ ایک ہاتھ مار کر تمام حفظ کی ہوئی کتابیں یکسر مَحْو فرما دیں (یعنی مٹا دیں) کہ نہ ان کا ایک لفظ یاد رہے اور نہ اس علم کا کوئی مسئلہ اور ساتھ ہی علمِ لَدُنّی سے سینہ بھر دیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/390)

غرض آقا سے کروں عرض کہ تیری ہے پناہ — بندہ مجبور ہے خاطر پہ ہے قبضہ تیرا (حدائقِ بخشش، ص30)

(یعنی میں اپنا مطلب اور غرض حضور غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں کیونکہ آپ کا غلام (احمد رضا) مجبور ہے اور اس کے دل پر آپ کا قبضہ و حکومت ہے۔) **کرامت کسے کہتے ہیں؟** ولی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اُس کو کرامت کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/58) کرامت کی دو قسمیں ہیں: **(1) محسوسِ ظاہری (2) معقولِ معنوی۔** عوام صرف کراماتِ محسوسہ کو جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اُڑنا، صدہا منزل (ہزاروں میل) زمین ایک قدم میں طے کرنا اور آنکھوں سے چُھپ جانا کہ سامنے موجود ہو اور کسی کو نظر نہ آئیں جبکہ کراماتِ معنویہ کو صرف خَواص پہچانتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر شریعت کے آداب کی حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں (اوصاف) حاصل کرنے اور بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے، تمام واجبات ٹھیک ادا کرنے پر اِلتِزام (استقامت) رکھے، ان کرامتوں میں مَکر و اِستِدْراج (دھوکا دہی) کو دَخْل نہیں اور کرامتیں جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مَکرِ نِہاں (چھپے ہوئے دھوکے) کی مُداخَلَت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضَروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں اِستقامت کا نتیجہ ہوں یا خود اِستقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہو گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/549تا550)

میرا تمام عاشقانِ رسول کو **مَدَنی مشورہ** ہے کہ وہ حضور غوثِ اعظم، پیرانِ پیر، روشن ضمیر، محبوبِ سُبحانی، شہبازِ لامکانی **حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادِر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیں اور امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخل ہو جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں فیضانِ غوثِ اعظم سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت بھی پیر ہو سکتی ہے اور اس سے عورتیں بیعت ہو سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پیر کا مرد ہونا ضرور ہے لہٰذا اسلف صالحین سے آج تک کوئی عورت پیر نہیں بنی، اس لئے عورت کو پیری، مریدی کرنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ کسی خاتون کی مریدنی بنے، لہٰذا خواتین کو بھی چاہیے کسی جامع شرائط پیر کامل مرد سے بیعت ہوں۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیب	مُصَدِّق
ابوحذیفہ شفیق رضا عطاری مدنی	ابوالصالح محمد قاسم القادری

گمشدہ کے واپَس آنے یا اُس کی خبر ملنے کے لئے

ایک بڑے کاغذ کے چاروں کونوں پر "یَاحَقُّ" لکھ کر آدھی رات کو یا کسی بھی وَقت دونوں ہاتھوں پر رکھ کر کھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر دعا کیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ یا تو گمشدہ فرد جلد واپَس آجائے گا یا اُس کی خبر مل جائے گی۔ (مدّت: تا حُصولِ مُراد)

(مینڈک سوار بچھو، ص21)

ایسے بخار کا روحانی علاج جو دواؤں سے نہ جاتا ہو

عمل کے دَوران مریض سُوتی (یعنی Cotton کے) کپڑے پہنے رہے (کے ٹی یا دوسرے مصنوعی دھاگے کے بنے ہوئے کپڑے نہ ہوں) اب کوئی دُرُست قراٰن پڑھنے والا باوُضو ہر بار بِسۡمِ اللّٰہ شریف کے ساتھ باآوازِ بلند 21 بار سُوۡرَۃُ الۡقَدۡر اس طرح پڑھے کہ مریض سُنے، مریض پر دَم بھی کرے اور پانی کی بوتل پر بھی دَم کرے۔ مریض وقتاً فوقتاً اس میں سے پانی پیتا رہے۔ یہ عمل تین دن تک مسلسل کیجئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ بخار چلا جائے گا۔

(بیمار عابد، ص25)

آپ کے سوالات کے جوابات

ایک پیر کا مُرید ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی بیعت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی کسی پیر کا مُرید ہو اور اب دوسرے سلسلے میں مُرید ہونا چاہتا ہو تو کیا وہ دوسرے سلسلے میں مُرید ہو سکتا ہے؟

(سائل: قاری "ماہنامہ فیضانِ مدینہ")

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دوسرے سلسلے میں مُرید ہونے سے مراد اگر پہلے جامعِ شرائط پیر کی بیعت ختم کر کے، دوسرے سے مُرید ہونا ہے تو یہ ناجائز ہے، کہ کسی شرعی ضرورت کے بغیر پیر بدلنا جائز نہیں اور ضرورتِ شرعی سے مراد پہلے پیر کا جامعِ شرائط نہ ہونا ہے۔ اسی طرح پہلے جامعِ شرائط پیر صاحب سے اپنی بیعت قائم رکھتے ہوئے دوسری جگہ مُرید ہونے کی بھی اجازت نہیں، اس سے بھی ضرور بچنا چاہئے کیونکہ دو جگہ مُرید ہونے والا کسی طرف سے بھی فیض نہیں پاتا۔

البتہ ایک پیر کا مُرید رہتے ہوئے دوسرے پیر سے طالب ہو سکتے ہیں اور طالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جامعِ شرائط پیر ہی کا مُرید رہے اور دوسرے جامعِ شرائط پیر سے بھی فیض حاصل کرنے کے لئے طالب ہو جائے۔ ہاں یہ ضَروری ہے کہ اُس سے جو کچھ حاصل ہو اُسے اپنے پیر ہی کی عطا جانے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ پیر کی چار شرائط ہیں: " 1 سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو 2 اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے 3 فاسقِ مُعلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو 4 اُس کا سلسلہ نبی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تک متّصل ہو۔" ان میں سے ایک بھی کم ہو تو بیعت کرنا اور اس سے طالب ہونا جائز نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دیور اور جیٹھ سے پردے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ دیور اور جیٹھ سے پردے کا کیا حکم ہے؟ اور جوائنٹ فیملی کہ جس میں سب دیور اور جیٹھ ایک ہی گھر میں رہتے ہوں، اس صورت میں ان سے پردہ کیسے کیا جائے؟ بیان فرمادیں۔

(سائلہ: بنتِ بشیر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دیور، جیٹھ وغیرہ غیر مَحارِم رشتہ داروں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے بلکہ پردہ کے معاملے میں ان سے زیادہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جان پہچان اور رشتہ داری کی وجہ سے ان کے درمیان جھجک کم ہوتی ہے، جس کی وجہ سے ایک بِالکل ناواقف اجنبی کے بمقابلہ ان سے فتنوں کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے۔ نیز جوائنٹ فیملی ہونے کی صورت میں بھی عورت کو ان سے احتیاط کرنی ہوگی، پانچ اعضاء یعنی چہرہ، ہتھیلی، گٹے، قدم اور ٹخنوں کے علاوہ بقیہ تمام اعضاء کا مکمل پردہ کرنا ہوگا۔ ان کے ساتھ خلوت یعنی تنہائی میں جمع ہونا یا ان کے سامنے اس حالت میں آنا کہ بال، گردن، ہاتھوں کی کلائی، پاؤں کی پنڈلی، پیٹ یا پیٹھ وغیرہ اعضائے سَتر میں سے کچھ ظاہر ہو سخت حرام و گناہ ہے، یونہی ایسے باریک کپڑے پہن کر ان کے سامنے آنا کہ جن سے اعضائے سَتر کی رنگت ظاہر ہو، یہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ ان سے حاجت ہو تو گفتگو کی جائے اور اس میں بھی سخت احتیاط کی جائے، ہنسی مذاق دَر کنار بات چیت میں بے تکلّفی بھی ہر گز نہ برتی جائے۔

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُهٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن مستقبل

بُزُرگوں کا عُرس

داؤد صاحب بازار(Market) جانے لگے تو حَسَن رَضَا بھی اپنے ابّو جان کے ساتھ ہولیا۔ آج خلافِ معمول داؤد صاحب نے دودھ زیادہ خریدا تو حسن رضا نے پوچھا: ابّو جان! آج اتنا زیادہ دودھ کیوں خرید لیا ہے آپ نے؟ ابّو جان: بیٹا! آج 11 ربیعُ الآخر ہے اور اس دن سلسلۂ قادریہ کے عظیم پیشوا پیرانِ پیر حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے تو ان کے عُرس کے سلسلے میں ہم بھی اپنے گھر میں نیاز (لنگر) کا اہتمام کریں گے، اس لئے آج دودھ زیادہ خریدا ہے۔

حَسَن رضا: ابّو جان! یہ ”عُرس“ کیا ہوتا ہے؟ ابّو جان: بیٹا!

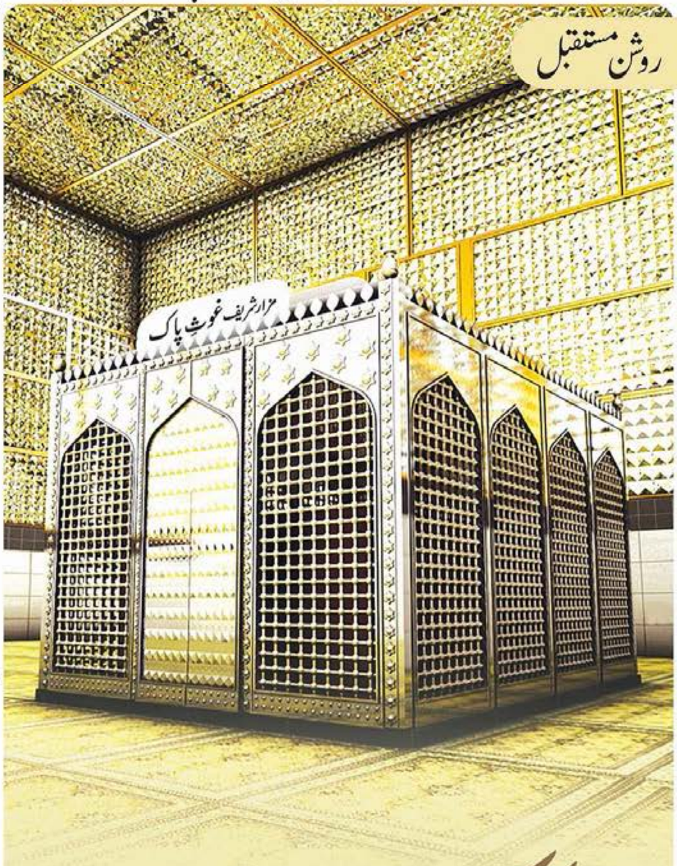

ویسے تو عُرس عربی زبان میں شادی(Marriage) کو کہا جاتا ہے، اور اسلام میں بزرگانِ دین کی سالانہ فاتحہ کی محفل جو ان کی تاریخِ وفات پر ہو اسے بھی عرس کہتے ہیں، کیونکہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ قبر میں جب سوالات کرنے والے فرشتے مَیّت کا امتحان لیتے ہیں اور وہ کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ یعنی اُس دُلہن کی طرح سوجا کہ جس کو اس کے گھر والوں کے سوا کوئی نہیں جگاتا۔ (ترمذی، 2/337، حدیث:1073) تو چونکہ فرشتوں نے ان کو عَرُوس کہا ہوتا ہے اس لئے وہ دن عُرس کہلاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/134)

اسی وجہ سے جس تاریخ کو صحابۂ کرام، تابعین، عُلَمائے دین اور اولیائے کرام میں سے کوئی اس دنیا سے رُخصت ہوئے ہوتے ہیں اس تاریخ کو عقیدت مندوں کی ایک تعداد ان کے مزارات پر حاضری دیتی ہے اور فیض یاب ہوتی ہے، ان سے محبّت رکھنے والے مسلمان ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مزارات کے قریب اور دیگر مقامات پر دِینی محافل کا اہتمام کرتے ہیں جن میں تلاوت و نعت اور ذِکر و اَذْکار کے علاوہ عُلَما و مُبَلِّغِیْن بیانات کے ذریعے اللہ پاک کے اَحکامات، اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں، صاحبِ مزار کا تعارف، ان کی سِیرت کے بارے میں بتاتے اور بزرگوں کی تعلیمات لوگوں میں عام کرتے ہیں۔ انہی محفلوں کو ”بزرگوں کا عُرس“ کہا جاتا ہے۔

11 ربیعُ الآخر کو سلسلۂ قادریہ کے عظیم پیشوا پیرانِ پیر سیدنا غوثِ اعظم عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک بڑے ہی ادب و احترام سے منایا جاتا ہے، کئی عاشقانِ غوثِ اعظم اس کو بڑی گیارہویں شریف بھی کہتے ہیں۔ ابّو جان! عُرس منانے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ حَسَن رضا نے سوال کیا۔

ابّو جان: آپ نے بہت ہی اچّھا سوال کیا، حسن بیٹا! اللہ پاک کے نیک بندوں کا عرس منانے کے ہمیں بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں: 1 سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ اس سے

ہم پر اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے، روایت میں ہے: اللہ کے نیک بندوں کے ذِکر کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم:10750) 2 ان کا ذکرِ خیر کرنے اور سننے سے ہمارے دل میں نیک بندوں کی مَحبّت پیدا ہوتی ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کل قیامت میں ہم اللہ کے ان پیاروں کے ساتھ ہوں گے کیونکہ جو اللہ کی رضا کے لئے کسی سے مَحبّت رکھے وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔ 3 عرس منانے کی برکت سے ہمیں بزرگوں اور نیک بندوں کی زندگی کے بارے میں **معلومات** (Information) حاصل ہوتی ہیں کہ انہوں نے کس طرح اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی زندگی گزاری 4 اسی طرح ان کے تقویٰ و پرہیزگاری اور علم و عمل کے واقعات سُن کر ہمارے اندر بھی تقویٰ و پرہیزگاری اور علم و عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں بھی بزرگوں سے مَحبّت کا اظہار اور ان کی برکتیں پانے کے لئے ان کا عرس منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ربیعُ الآخر کے چند اہم واقعات

6 ربیعُ الآخر 1370ھ یومِ وصال

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم محمد شریف محدثِ کوٹلوی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزید معلومات کے لئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

11 ربیعُ الآخر 561ھ یومِ عرس

پیرانِ پیر، حُضور غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزید معلومات کے لئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1438 تا 1442ھ اور

"المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" پڑھئے۔

17 ربیعُ الآخر 701ھ یومِ وصال

ولیِّ کامل حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبزواری بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ

مزید معلومات کے لئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

18 ربیعُ الآخر 725ھ یومِ وصال

حضرت خواجہ نظامُ الدّین اولیا سیّد محمد بخاری چشتی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزید معلومات کے لئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

21 ربیعُ الآخر 1252ھ یومِ وصال

حضرت علّامہ سیّد محمد امین المعروف ابنِ عابدین شامی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزید معلومات کے لئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ پڑھئے۔

ربیعُ الآخر 4ھ وصالِ مبارک

اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی زینب بنتِ خُزیمہ رضی اللہُ عنہا

مزید معلومات کے لئے

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1438، 1439ھ اور

"المدینۃُ العلمیہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی چار نصیحتیں

بزرگانِ دین رحمھم اللہ المُبِین کے فرامین ہمارے لئے زندگی کے کثیر شعبہ جات میں راہنمائی مہیا کرتے ہیں، ان نفوسِ قُدسیہ کی طویل زندگیاں دنیا کے نَشیب وفَراز سے گزری اور دینداری سے واقفیت میں بِیتی ہوتی ہیں، اسی لئے ان کے فرامین بھی سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ ہوتے ہیں، آیئے حضور غوثِ پاک علیہ رحمۃ اللہ الرَّزَّاق کے چار فرامین پڑھتے اور نصیحت حاصل کرتے ہیں:

(1)لوگوں کی چار قسمیں

لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں:

ایک وہ جن کے پاس نہ زَبان ہوتی ہے (جس کے ساتھ حکمت کی باتیں کرسکیں) نہ دل (جو علم ومعرفت اور اسرارِ الٰہی کا محل ہو)، ایسے عامی، غافل، غَبی اور ذلیل شخص کی اللہ پاک کے یہاں کوئی قدرومنزلت نہیں، ایسے لوگ تو بُھوسے کی مانند ہیں۔ ان کی صُحبت سے بچنا لازم ہے ہاں اگر تم عالمِ دین اور نیکی کی دعوت دینے والے مُبَلِّغ ہو تو بیشک ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو، انہیں اللہ پاک کی اطاعت کی دعوت دو اور گُناہوں سے ڈراؤ تو تم مجاہد قرار پاؤ گے۔ رسولِ صابِر وشاکِر، محبوبِ ربِّ قادِر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے ذَرِیعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (مسلم، ص1007، حدیث:6223)

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس زَبان تو ہے لیکن دل نہیں، علم وعمل کی نصیحت کے سلسلے میں بڑی حکیمانہ گفتگو کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے، دوسروں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں لیکن خود اُس (کے حکم پر عمل) سے بھاگتے ہیں، غیبت کی مذمّت کرتے ہیں لیکن خود اس میں مشغول رہتے ہیں، لوگوں کے سامنے اپنی پارسائی کا اظہار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں بڑے بڑے گُناہ کرکے اللہ پاک سے جنگ کا اعلان کرتے ہیں، ایسے لوگ دَرحقیقت انسانی لباس میں مَلبوس بھیڑیئے ہیں، ایسوں سے دُور بھاگو اور ان کے شَر سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرو۔

تیسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جن کے دل تو ہیں لیکن زَبانیں نہیں (یعنی ان کے دل علم وعرفان کے انوار سے روشن ہیں لیکن وہ ان کی تشریح کے مجاز نہیں بلکہ منہ پر خاموشی کا تالا لگا ہوا ہے تاکہ لوگوں کے اختلاط اور ان سے گفتگو سے محفوظ رہیں)۔ یہ ایمان دار لوگ ہیں، اللہ پاک نے انہیں مخلوق سے چُھپا رکھا ہے اور ان پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اللہ تعالٰی نے انہیں ان کے نفس کے عُیوب سے آگاہ فرمادیا ہے اور عُجب وریا کی باریکیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کے دِلوں کو روشن کردیا ہے۔ انہیں یقین ہوچکا ہے کہ خاموشی اور گوشہ نشینی میں ہی سلامتی ہے۔ ایسے لوگوں کی صُحبت اور خدمت کو لازِم پکڑلو اللہ تعالٰی تمہیں بھی اپنے نیک لوگوں میں شامل کرلے گا، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جن کے پاس زَبان اور دل دونوں موجود ہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اللہ پاک نے انہیں اُن رازوں پر آگاہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہیں اور انہیں انبیا و مرسلین علیہمُ الصّلوٰۃ وَالتَّسلیم کا جانشین ہونے کا مرتبہ حاصل ہے۔ ان حضرات کو وہ بُلند و بالا مقام حاصل ہے جس سے اوپر صرف مقامِ نُبوّت ہے۔

میں نے انسانوں کی چاروں قسمیں تمہارے سامنے بیان کردی ہیں، اگر تم صاحبِ فکر و نظر ہو تو ان میں غور کرو۔

اللہ پاک ہمیں ایسی باتوں کی توفیق عطا فرمائے جو دنیا و آخرت میں اس کی محبوب اور پسندیدہ ہیں۔

(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص356 ملخصاً)

(2) فرائض کو چھوڑ کر نوافل پر توجہ نہ دے

ارشادِ غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: مؤمن کو چاہئے کہ پہلے فرائض و واجبات ادا کرے پھر سُنتوں میں مشغول ہو، اس کے بعد نوافل کی طرف توجّہ کرے۔ فرائض نہ پڑھنا اور سُنن و نوافل میں مصروف ہونا حَماقت اور رَعُونَت ہے۔ اگر فرائض چھوڑ کر سُنن و نوافل بجالائے گا تو نامقبول ہوں گے بلکہ اسے ذلیل کیا جائے گا۔ اس آدمی کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے بادشاہ اپنی خدمت پر مامور کرے لیکن وہ اسے چھوڑ کر اس کے غلام کی خدمت میں مشغول ہو جائے۔

(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص511)

(3) زیادہ سونے کی مذمت

غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بیداری کے بجائے نیند کو اختیار کرے وہ نہایت اَدْنیٰ اور ناقص چیز کو پسند کرتا ہے، نیند چونکہ موت کی بہن ہے اس لئے وہ تمام مصلحتوں سے بے خبر ہو کر مُردوں سے ملنا چاہتا ہے۔ اللہ پاک نیند سے پاک ہے کیونکہ وہ تمام نقائص سے پاک ہے، ملائکہ بھی بارگاہِ ربُّ العزّت کے قریب ہونے کی وجہ سے نیند سے دور ہیں نیز جنّتیوں پر بھی نیند طاری نہیں ہوگی سب بھلائیاں بیداری میں اور سب بُرائیاں اور مصلحتوں سے بے خبری نیند میں ہے۔ جو شخص اپنی خواہش کے مُطابق ضَرورت سے زیادہ کھانے پینے اور نیند میں مصروف رہے گا تو اس کے ہاتھ سے بہت سی بھلائیاں نکل جائیں گی۔

(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص518 ملخصاً)

دن لَہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(4) دُعا مانگنے کی ترغیب

گیارھویں والے پیر غوثِ اعظم دستگیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں: یہ نہ کہو کہ میں خُدا سے دُعا نہیں مانگتا کیونکہ اگر وہ چیز میری قسمت میں ہے تو مل ہی جائے گی دُعا کروں یا نہ کروں! اور اگر وہ چیز میری قسمت میں نہیں تو میرا سوال مجھے وہ چیز نہیں دِلا سکتا۔ دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے جس چیز کی ضرورت ہو اس کا سوال کرو جب کہ وہ چیز حرام یا باعثِ فساد نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور اس کی ترغیب دلائی ہے۔ قراٰنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ24، المؤمن:60) نیز فرمایا گیا: ﴿وَ سْــٴَـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔

(پ5، النسآء:32)(شرح فتوح الغیب(مترجم)، ص666 ملخصاً)

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کا عکس

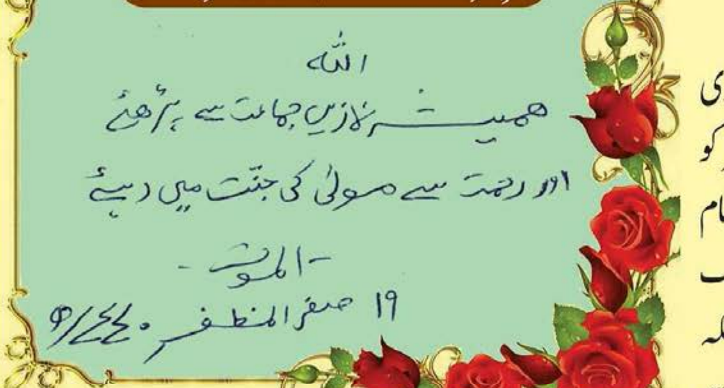

غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی 7 نصیحتیں

محبوبِ سبحانی، قُطبِ ربّانی، حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی اللہ کریم کی عبادت اور لوگوں کی اصلاح کرتے ہوئے گزری ہے۔ آپ طویل عرصے تک اپنے ملفوظات (Sayings)، تالیفات (Books) اور بیانات (Speeches) کے ذریعے لوگوں کو گُمراہی سے بچاتے اور راہِ ہدایت پر گامزن فرماتے رہے، چنانچہ "اَخْبَارُ الْاَخْیَار" میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر مُبارک کے 33 سال دَرْس وتدریس اور فتویٰ نَویسی میں بَسَر فرمائے، جبکہ 40 سال مخلوقِ خدا کو وَعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ (اخبار الاخیار، ص9)

شیخ عبدُ الحق محدّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: حضرت شیخ (عبدُ القادر جیلانی) رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں غیر مسلم، آپ کے دَسْتِ مبارک پر دولتِ ایمان سے مُشرَّف نہ ہوتے اور نافرمان، ڈاکو، گُمراہ اور بَد مذہب اَفراد، آپ کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتے۔ جب پانچ سو (500) سے زیادہ غیر مسلم اور لاکھوں سیاہ کار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تائب ہو چکے اور بَداَعمالیوں سے باز آچکے تھے تو دیگر لوگوں کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے؟ (یعنی ہر ایک ہی آپ کے فرامینِ مُبارکہ سے مُستفیض ہوتا تھا) (اخبار الاخیار، ص13)

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ملفوظات ہر عام و خاص کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، آیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں سے 7 فرامین ملاحظہ کرتے ہیں:

① رضائے الٰہی پر راضی رہئے: ایک مسلمان کو اللہ کریم کی رضا پر راضی رہنا چاہئے کہ نعمتیں بھی اُسی کی دی ہوئی ہیں اور آزمائشیں بھی اُسی کی طرف سے آتی ہیں، مگر انسان نعمتیں سمیٹتے وقت تو ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہتا ہے لیکن آزمائش کے وقت شِکْوَہ و شکایت زبان پر لے آتا ہے۔ حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ربِّ کریم کی رضا پر راضی رہنے کے بارے میں فرماتے ہیں: (اے اللہ کے بندے!) اگر تیری قسمت میں نعمت کا ملنا ہے تو وہ تجھے ضرور مل کر رہے گی، چاہے تُو اس کو طلب کرے یا ناپسند کرے! اور اگر تیری قسمت میں مصیبت و تکلیف ہے اور تیرے لئے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے، تُو خواہ اسے ناپسند کرے یا اس سے بچنے کی دعا کرے تو بھی وہ مصیبت تجھ پر آکر رہے گی۔ اپنے تمام اُمور اللہ پاک کے حوالے کر دے، اگر تجھے نعمتیں عطا ہوں تو شکر ادا کر اور اگر آزمائش کا سامنا ہو تو صبر کر۔ (فتوح الغیب مع قلائد الجواہر، ص24 ماخوذاً)

② خوفِ خدا: پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے کے لئے خوفِ خدا کا ہونا بے حَد ضَروری ہے، کیونکہ جب تک خوفِ خدا نہیں ہو گا گناہوں سے بچنا اور نیک اعمال کرنا دُشوار ہے۔ حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے اللہ کے بندے! تُو اللہ کریم سے بے خوف نہ ہو بلکہ خوف کو لازم پکڑ لے، اگر اللہ پاک جنّت اور جہنّم کو پیدا نہ فرماتا تب بھی اس کی ذات اس بات کی

مستحق تھی کہ اس سے خوف کیا جائے اور اسی سے اُمید رکھی جائے۔ اس کی اطاعت کر، اس کے احکام بجالا اور اس کی ممنوعات (یعنی منع کردہ کاموں) سے باز رہ، تُو اس کی بارگاہ میں توبہ کر اور اس کے سامنے خُوب خُوب عاجزی اور گریہ وزاری کر اور جب تُو صِدقِ دل سے توبہ کرے گا اور اَعمالِ صالحہ پر ہمیشگی اِختیار کرے گا تو اللہ کریم تجھے نَفْع عطا فرمائے گا۔ (الفتح الربانی، ص75 ملخصاً)

3 مبلغ کو باعمل ہونا چاہئے: اگر نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا خود باعمل ہوگا تو اس کی بات میں بھی اثر ہوگا، لہٰذا اپنی بات میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنی عملی حالت بھی دُرُست کرنی ہوگی۔ حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: خود عمل کئے بغیر، دوسروں کو نصیحت کرنا، کچھ اہمیت (Importance) نہیں رکھتا۔ خود عمل نہ کرکے دوسروں کو نصیحت کرنا ایسا ہی ہے جیسے بغیر دروازے کا گھر ہو اور اس میں ضروریاتِ خانہ داری بھی نہ ہوں اور ایسا خزانہ ہے جس میں سے کچھ خرچ نہ کیا جائے اور یہ ایسے دعوے کی طرح ہے جس کا کوئی گواہ نہیں۔ (الفتح الربانی، ص78 ملخصاً)

4 فکرِ آخرت: فکرِ آخرت سے غافل لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے حُضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ اِرْشاد فرماتے ہیں: (اے نادان انسان!) ذرا غور کر! جب اس فَنا ہونے والی دُنیا کا حُصُول بغیر محنت و مَشَقَّت کے ممکن نہیں ہے (یعنی دُنیا کی فانی نعمتوں کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے) تو وہ چیز جو اللہ کریم کے پاس ہے (اور ہمیشہ رہنے والی ہے) اس کا بغیر رِیاضت و محنت کے ملنا کس طرح ممکن ہے؟ (الفتح الربانی، ص222 ملخصاً)

5 توبہ: انسان سے گُناہ ہو ہی جاتے ہیں، لیکن اس پر ہمیشگی اِختیار کرلینا اور توبہ کو بالکل بُھول جانا بڑی بد نصیبی ہے۔ پیروں کے پیر، روشن ضمیر، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے مسلمانو! جب تک زندگی کا دروازہ کُھلا ہے اس کو غنیمت سمجھو کہ وہ عنقریب تم پر بند کر دیا جائے گا، جب تک نیک عمل کرنے کی قُدرت رکھتے ہو، اس کو غنیمت سمجھو اور جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اسے غنیمت سمجھو اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ (الفتح الربانی، ص29)

6 خوابِ غفلت سے بیداری: موت سے غافل اور لمبی امیدیں لگائے رکھنے والے شخص کو حُضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خوابِ غفلت سے بیدار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے اللہ پاک کے بندے! اپنی اُمیدوں کے چراغ گُل کر! اپنی حرص کی چادر کو لپیٹ! اور دنیا سے رُخْصَت ہونے والے کی سی نماز پڑھا کر (یعنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھا کر) یاد رکھ! مؤمن کے لئے یہ مُناسِب نہیں ہے کہ وہ اس حال میں سوئے کہ اس کی تحریر شُدہ وَصِیّت اس کے سرہانے نہ رکھی ہو۔ اے بندے! تیرا کھانا پینا، اہل و عیال میں رہنا سہنا اور اپنے دوست اَحْباب سے مِلنا مِلانا ایک رخصت ہونے والے شخص کی طرح ہونا چاہئے، اس لئے کہ وہ شخص کہ جس کی زندگی کی ڈور اور تمام اِختیارات دوسرے کے قبضے میں ہوں تو اس کو اسی طرح دُنیا میں رہنا چاہئے۔ (الفتح الربانی، ص220 ملخصاً)

7 نفس کی ہلاکتوں سے کیسے بچیں: نَفْس کی ہلاکتوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نَفْس بُرائی کا ہی مشورہ دیتا ہے، یہ اس کی فِطرت (Nature) ہے، ایک مُدّت کے بعد یہ اِصلاح پذیر ہوگا، تم پر لازِم ہے کہ ہر وقت نَفْس سے مُجاہَدہ کرتے رہو (یعنی اس کی مُخالَفت پر کمربستہ رہو)۔ اپنے نفس سے ہمیشہ کہتے رہو کہ تیری نیک کمائی تجھے فائدہ دے گی اور تیری بُری کمائی تیرے لئے وَبال ثابت ہوگی، کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہ تو عمل کرے گا اور نہ ہی اپنے اعمال میں سے کچھ دے گا۔ نیک اعمال کرتے رہنا اور نفس سے مُجاہَدہ کرنا بے حد ضَروری ہے، تیرا دوست وہی ہے جو تجھے بُرائی سے روکے اور تیرا دُشْمن وُہی ہے جو تجھے گمراہ کرے۔ جب تک نَفْس نَجاستوں اور بُری خواہشات سے پاک نہ ہوگا، اسے اللہ کریم کی بارگاہ کا قُرب کیسے حاصِل ہو سکتا ہے؟ اپنے نَفْس کی خواہشات اور اُمیدوں کو ختم کر دے، جبھی تیرا نَفْس تیرا مُطیع ہوگا۔

(الفتح الربانی، ص139، 140 ماخوذاً)

اللہ کریم سے دُعا ہے کہ ہمیں غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے فَرامین پر عمل کرکے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز اور گیارھویں والے پیر

ایمان اور عقائد کی دُرستی کے بعد تمام فَرائض میں نہایت اَہم و اَعظم نماز ہے۔(1) قراٰن و حدیث اس کی اَہمیّت سے مالامال ہیں۔ ایک روایت کے مطابق قِیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔(2) قراٰنِ پاک میں جابَجا اس کی تاکید آئی ہے۔ ہمارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نماز سے بہت محبت تھی۔ امام بَیْہَقِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے روایت کیا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا: اسلام میں اللہ تعالٰی کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا چیز ہے؟ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نماز کو اپنے وقت میں ادا کرنا، جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا سُتون ہے۔(3)

سیّدُ الاَتْقِیاء، غوثِ اعظم، پیرانِ پیر، روشن ضمیر حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی سیرتِ مبارَکہ میں بھی نماز سے محبت جابَجا ملتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مبارک زندگی میں نماز کا کتنا اہتمام ہوتا تھا۔ اس سے متعلّق چند واقعات درج ذیل ہیں۔

عشا کے وضو سے فَجْر کی نماز ابوالفتح ہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سیّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں چالیس سال رہا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ہمیشہ عشا کے وُضو سے فَجْر کی نماز پڑھتے۔ آپ کا معمول تھا کہ جب وُضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وُضو فرمالیتے اور وُضو کر کے دو رکعت تَحِیَّۃُ الْوُضو ادا فرماتے اور رات کو عشا کی نماز پڑھ کر اپنے خَلْوت خانے میں داخل ہوتے اور صبح کی نماز کے وقت وہاں سے نکلا کرتے۔(4) اَللہُ اَکْبَر! غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو نماز سے کتنی محبت تھی۔ اے کاش! ہمیں بھی غوثِ پاک کے صدقے نمازوں کی پابندی نصیب ہو جائے اور فَرائض کے ساتھ ساتھ ہم نَفْل نماز کے بھی عادی ہو جائیں۔

روزانہ ایک ہزار نوافل ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ روزانہ ایک ہزار نوافل ادا فرماتے۔(5)

نماز میں مشغولیت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "سانپ نُما جن" میں یہ حِکایَت نَقْل کرتے ہیں کہ حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں "جامع منصور" میں مصروفِ نماز تھا کہ ایک سانپ آگیا۔ اس نے میرے سجدے کی جگہ سر رکھ کر اپنا منہ کھول دیا۔ میں نے اسے ہٹا کر سجدہ کیا مگر وہ میری گردن سے لِپَٹ گیا۔ پھر وہ میری ایک آستین میں گُھسا اور دوسری سے نکلا۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جب میں نے سلام پھیرا تو وہ غائب ہو گیا۔ دوسرے روز میں پھر اُسی مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک بڑی بڑی آنکھوں والا آدمی نظر آیا میں نے اُسے دیکھ کر اندازہ لگالیا کہ یہ شخص انسان نہیں بلکہ کوئی جِنّ ہے۔ وہ جنّ مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ کو تنگ کرنے والا وُہی سانپ ہوں۔ میں نے سانپ کے رُوپ میں بہت سارے اولیاءُ اللہ رحمہم اللہ تعالٰی کو آزمایا ہے مگر آپ جیسا کسی کو بھی ثابت قدم نہیں پایا۔ پھر وہ جِنّ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ مبارک پر تائب ہو گیا۔(6)

اللہ تعالٰی ہمیں حقیقی معنوں میں حضورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا غلام اور ان کی سیرت پر چلنے والا بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بہارِ شریعت، 1/433 (2) ابن ماجہ، 2/183، حدیث: 1426 (3) شعب الایمان، 3/39، حدیث: 2807 (4) قلائد الجواہر، ص76 (5) تفریح الخاطر، ص45 (6) بہجۃ الاسرار، ص169

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

1 گیارھویں شریف کا دُنبہ چوری ہو جائے تو کیا کریں؟

سوال: ہم نے گیارھویں شریف کرنے کی نیّت سے دُنبہ پالا تھا مگر وہ چوری ہو گیا تو اب ہم کیا کریں؟

جواب: صبر کریں اور (مشورہ ہے کہ) اس پر ملنے والے اَجر کو غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال کر دیں، نیز اللہ پاک نے آپ کو وُسعت دی ہے تو (بہتر ہے کہ) نیّت پوری کرنے کے لئے ایک اور دُنبہ لے کر گیارھویں شریف کر لیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیعُ الآخر 1439ھ)

2 ہمیشہ سچ بولیں

سوال: غوثِ پاک کی سیرت پر بچے کس طرح عمل کر سکتے ہیں؟

جواب: بچوں کو چاہئے کہ جب وہ سات سال (7 Years) کے ہو جائیں تو نمازیں پڑھنا (اور طاقت ہو تو روزہ رکھنا) شروع کر دیں کہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا، جب وعدہ کریں تو پورا کریں کہ ہمارے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ وعدہ پورا کیا کرتے تھے اور ہمیشہ سچ بولیں کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سچ بولتے تھے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سچ بولنے کی برکت سے ڈاکوؤں کے سردار نے اپنے 60 ساتھیوں سمیت توبہ کی اور نیکی کا راستہ اختیار کیا تھا۔ لہٰذا بچّوں کو چاہئے بلکہ بڑوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولیں، کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں۔ اگر آپ نے اپنے کسی بھائی یا بہن کی کوئی چیز فریج وغیرہ سے نکال کر چوری چھپے کھالی تو امّی یا کسی اور کے پوچھنے پر سچ سچ بتادیں کہ سانچ کو آنچ نہیں! (یعنی سچ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا)

جھوٹے کا منہ کالا اور سچے کا منہ اُجیالا!

اللہ پاک ہم سب کو سچ بولنے کی اور جھوٹ بولنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(البتہ یہ یاد رکھئے کہ بھائی بہن یا کسی اور کی کوئی چیز چوری چُھپے بھی نہیں اور چھین کر بھی نہیں کھانی چاہئے۔) (مدنی مذاکرہ، 11 ربیعُ الآخر 1439ھ)

(غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "غوث پاک کے حالات" پڑھئے۔)

3 بیعت ٹوٹنے کی صورتیں

سوال: کیا بیعت ٹُوٹ بھی جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! ٹُوٹ جاتی ہے، مثلاً پیر صاحب سے عقیدت ختم ہو جائے یا پیر صاحب کی گستاخی کی جائے یا مُرید خود ہی کہہ دے کہ میں نے بیعت توڑ دی یا مَعَاذَ اللہ مُرید (یا پیر) اسلام سے خارج ہو گیا تو ان سب صورتوں میں بیعت ٹوٹ جائے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 6 ربیعُ الآخر 1439ھ)

(پیری مریدی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "آدابِ مرشدِ کامل" پڑھئے۔)

4 غوثِ پاک کا خواب میں دِیدار

سُوال: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خواب میں دِیدار کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب: جس چیز کا زیادہ ذِکر ہو اور جس چیز کو ہم زیادہ یاد کریں تو بسا اوقات وہ چیز خواب میں بھی آجاتی ہے۔ اِس لئے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کریں، اُنہیں یاد کریں، اُن کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ کبھی نہ کبھی کَرَم ہو ہی جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

5 غوثِ پاک کے عُرسِ مُبارَک کی تاریخ

سُوال: حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عُرسِ مُبارَک کس تاریخ کو ہوتا ہے؟

جواب: سیّدی و مُرشِدی حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصالِ باکمال (یعنی اِنتقال شریف) 11 ربیعُ الآخر کو ہوا تھا، (تفریح الخاطر (مترجم)، ص154) اِس لئے اِس تاریخ کو آپ کا یومِ عُرس منایا جاتا اور ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ ہم اِن 11 دِنوں میں روزانہ مَدَنی مُذاکرے کر رہے ہیں، جس سے نیکی کی دعوت پہنچ رہی ہے اور علمِ دِین حاصل ہو رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ کئی لوگ نیکی کے راستے پر آجائیں گے اور گُناہوں سے تائب ہو کر نمازی بن جائیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

6 بڑی گیارھویں شریف کا مہینا

سُوال: ربیع الآخر کو "بڑی گیارھویں شریف کا مہینا" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: دَراصل جو عاشقانِ غوثِ اعظم ہر مہینے گیارھویں کرتے ہیں تو وہ ربیع الآخر کو "بڑی گیارھویں شریف کا مہینا" کہتے ہیں۔ جس طرح عُمرے کو حجِ اَصغر یعنی چھوٹا حج کہا جاتا ہے اور 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کو میدانِ عَرَفات میں جمع ہونے کو حجِ اکبر یعنی بڑا حج کہا جاتا ہے، اگرچہ ہمارے ہاں مشہور یہی ہے کہ جو حج جُمعہ کے دِن ہو صِرف اُسے ہی حجِ اکبر کہتے ہیں، کیونکہ اُس میں 70 حج کا ثواب ملتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/106)

نہیں کچھ جُمعہ پر موقوف اَفضال وکَرَم اُن کے
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج، حجِ اَکبر ہے

یعنی ایسا نہیں ہے کہ صرف جُمعہ کے دِن ہی اللہ پاک کا فضل و کَرَم عام ہوتا ہو، اُس کا فضل و کرم ہمیشہ عام رہتا ہے، اِس لئے اللہ پاک جو حج قبول فرمالے وہی حجِ اکبر ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

7 شوگر کے مَریض کا دَم شُدہ کھجور کھانا کیسا؟

سُوال: کیا دَم کی ہوئی کھجور شوگر کا مَریض کھا سکتا ہے؟

جواب: شوگر کے مَریض کا کھجور کھانے کے لئے اپنے طبیب (Doctor) سے مشورہ کرنا ضَروری ہے۔ عُموماً شوگر کے مَریض کے لئے مٹھائی جلدی "تبرُّک" بن جاتی ہے، ایسے لوگ تبرُّک کے نام پر مٹھائی کھا کر خود کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

8 گیارھویں کا ختم سارا سال دِلایا جاسکتا ہے

سُوال: کیا بڑی گیارھویں شریف کا ختم 10 تاریخ کو دِلا سکتے ہیں؟

جواب: سارا سال دِلا سکتے ہیں، اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ ہر وقت گیارھویں شریف منائیں تب بھی منع نہیں ہے، سال میں ایک بار منائیں تب بھی منع نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہیں مناتا اور منانے والوں کو بُرا بھی نہیں سمجھتا، نیز منانے کو غَلَط بھی نہیں کہتا تب بھی گُناہ گار نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

9 کھجوروں والا عمل گیارھویں کی رات سے پہلے کرنا کیسا؟

سُوال: گیارھویں شریف کی رات کو کھجوروں پر دَم کرنے والا جو عمل کرنا ہوتا ہے کیا وہ پہلے ہی کر کے گیارھویں کی رات کو کھجوریں کھا سکتے ہیں؟

جواب: وہ عمل[1] گیارھویں رات ہی کو کرنا ہے، بزرگوں کی طرف سے یہی مُقرَّر ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2ربیع الآخر 1441ھ)

(1) **بغدادی نسخہ:** ربیعُ الآخر کی گیارھویں شب سارا سال مصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کر کے اُسی رات کھا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہو گی۔ گیارہ نام یہ ہیں: (1) سیّد مُحْیُ الدِّین سلطان (2) مُحْیُ الدِّین قطب (3) مُحْیُ الدِّین خواجہ (4) مُحْیُ الدِّین مخدوم (5) مُحْیُ الدِّین ولی (6) مُحْیُ الدِّین بادشاہ (7) مُحْیُ الدِّین شیخ (8) مُحْیُ الدِّین مولینا (9) مُحْیُ الدِّین غوث (10) مُحْیُ الدِّین خلیل (11) مُحْیُ الدِّین۔ (جنات کا بادشاہ، ص18) **جیلانی نسخہ:** رَبِیعُ الآخر کی گیارھویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سُورَۃُ الفاتحہ، ایک مَرتبہ سُورَۃُ الاِخلاص، پھر گیارہ بار یاشیخ عبدالقادِر جیلانی شَیْـئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دَم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دَم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضَروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری کے لیے مفید ہے۔ (جنات کا بادشاہ، ص20)

10 غوثِ پاک کے بھائی

سوال: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے بھائی تھے؟

جواب: غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صرف ایک بھائی تھے جن کا نام سیّد ابو احمد عبداللہ تھا اور یہ غوثِ پاک سے ایک سال چھوٹے تھے، جوانی ہی میں ان کا انتقال ہوا اور جیلان میں ان کی تدفین ہوئی۔ (مرآۃ الجنان، 3/265 ملخصاً- مدنی مذاکرہ، 5ربیع الآخر 1439ھ)

مکان کہاں خریدا جائے؟

ایسے محلّے میں مکان لینا چاہئے جہاں مسجد گیارھویں و بارھویں منانے والوں کی ہو۔ (مَدَنی مذاکرہ، 2ربیعُ الآخر 1437ھ)

غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے متعلق امیرِ اہلِ سنت کے رسائل

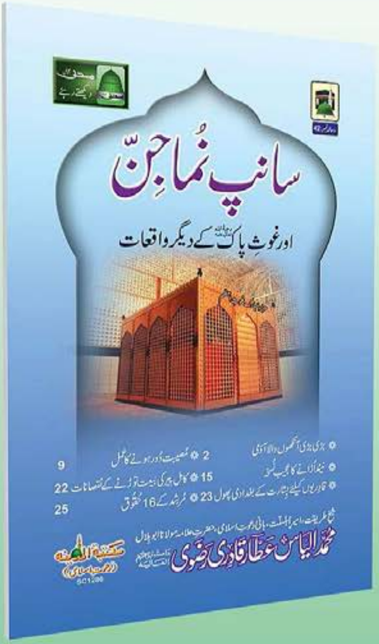

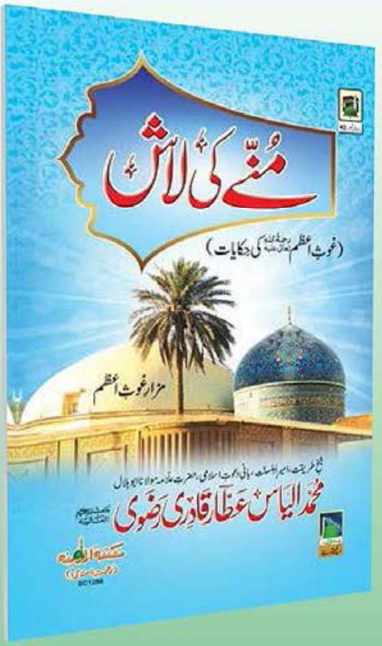

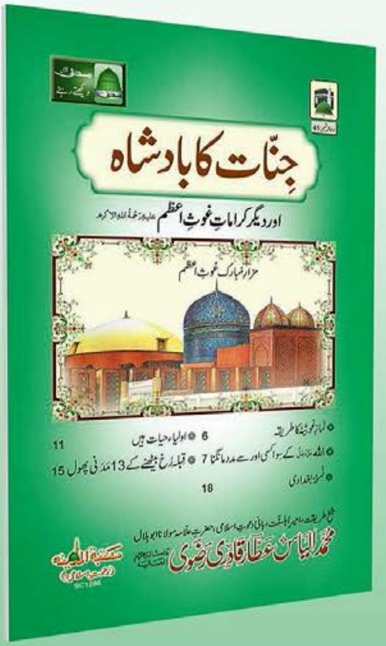

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 ناراضی کی حالت میں والدین کا اِنتقال ہو جائے تو...؟

سُوال: اگر اَولاد نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ روٹھنے والا اَنداز اِختیار کیا اور اِس دَوران ان کا اِنتقال ہو گیا تو اَب اَولاد کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ایسی صورت میں اَولاد وہی کام کرے جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اُن کی تجہیز و تکفین کا اِنتظام، خوب دُعائے مَغْفِرت و اِیصالِ ثواب کرے اور اگر اس عمل سے والدین کی دل آزاری ہوئی ہو تو اس عمل سے توبہ بھی کرے۔ (مدنی مذاکرہ، 12 محرم الحرام 1440ھ)

2 اَلْاَماں! قہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا

سُوال: جب غوثِ پاک حضرت شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ "میرا یہ قَدَم سارے اَولیا کی گردنوں پر ہے" تو کیا کسی نے اِنکار بھی کیا تھا؟

جواب: جی ہاں! جنہوں نے اِنکار کیا تھا اُن کی وِلایت سَلْب کرلی (یعنی چھین لی) گئی تھی۔ اور ایسے بھی واقعات ہیں کہ جنہوں نے رُجوع کرلیا تھا اُنہیں وِلایت واپس مِل گئی تھی۔

(تفریح الخاطر (مترجم)، ص97، 99 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الآخر 1441ھ)

اَلْاَماں قَہر ہے اے غوث وہ تیکھا تیرا
مَر کے بھی چین سے سوتا نہیں مارا تیرا
بَازِ اَشْہَب کی غُلامی سے یہ آنکھیں پھرنی
دیکھ اُڑ جائے گا اِیمان کا طوطا تیرا
تجھ سے دَر دَر سے سگ اور سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی ہے دُور کا ڈورا تیرا
اِس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹّا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص28، 29، 21)

3 روزانہ کتنا دُرُود شریف پڑھنا چاہئے؟

سُوال: دُرُود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ تَرغیب دِلائی جاتی ہے تو یہ اِرشاد فرمائیے کہ روزانہ کتنی تعداد میں دُرُود شریف پڑھا جائے؟

جواب: دُرُود شریف جتنا زیادہ پڑھا جائے اُتنا ہی فائدہ ہے، لہٰذا زیادہ سے زیادہ دُرُود شریف پڑھنے کا مَعمول بنانا چاہئے۔ روزانہ کم از کم 313 بار دُرُود شریف تو پڑھ ہی لینا چاہئے۔

(مدنی مذاکرہ، 19 محرم الحرام 1440ھ)

4 فاتحہ اور نیاز میں فرق!!

سُوال: فاتحہ اور نیاز میں کیا فرق ہے؟

جواب: نیاز اور فاتحہ دونوں کا ایک ہی معنٰی ہے، لیکن

بُزرگانِ دین کے اِیصالِ ثواب کے لئے جو کھانا وغیرہ تیّار کیا جاتا ہے اُسے احتراماً "نیاز" کہا جاتا ہے۔ اور عام شخص کے اِیصالِ ثواب کے لئے جو کھانا تیار کیا جائے اُسے "فاتحہ" کا کھانا کہتے ہیں۔ دراصل نیاز کہنے میں اَدَب زیادہ ہے، اِس لئے بزرگانِ دین کے اِحترام میں نیاز بولا جاتا ہے۔ جیسے چھوٹے آدمی کو کہا جاتا ہے: بیٹھو! جبکہ بڑے آدمی سے عرض کی جاتی ہے کہ تشریف رکھئے! "فاتحہ" یا "نیاز" اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ "غوثِ پاک کی نیاز" کہنے میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/578ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4ربیع الآخر 1441ھ)

5 کیا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مفتی بھی تھے؟

سُوال: کیا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مفتی بھی تھے؟

جواب: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مجتہدِ مطلق یعنی حقیقی مفتی تھے۔[1] مجتہد ہی اصل مفتی ہوتا ہے اور اب جو مفتی ہیں یہ "مفتیانِ ناقل" کہلاتے ہیں یعنی مجتہدین نے جو کچھ بیان فرمایا اس میں سے مسئلہ نکال کر ہمیں فتویٰ دیتے ہیں۔ (علم و حکمت کے 125 مدنی پھول، ص41، 42ملخصاً- مدنی مذاکرہ، 5ربیع الآخر 1441ھ)

6 ملفوظاتِ غوثِ اعظم پر مشتمل کتاب

سُوال: کیا اِس دور میں بھی حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ملفوظات کی کتابیں ملتی ہیں؟ اگر ملتی ہیں تو ان پر اِعتبار کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اِعتبار نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "فُتُوحُ الغیب" بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے اور شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِس کتاب کی شرح بھی فرمائی ہے جو اُردو ترجمہ کے ساتھ ملتی ہے۔ یاد رہے! ترجمہ کسی عاشقِ غوثُ الاعظم ہی کا لینا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 5ربیع الآخر 1441ھ)

7 پیر صاحب کی تصویر فریم میں لگانا کیسا؟

سُوال: کیا پیر صاحب کی تصویر فریم میں لگا سکتے ہیں؟

جواب: توبہ! توبہ! یہ ناجائز ہے۔ اِس طرح رَحمت کے فرشتے گھر میں نہیں آئیں گے۔[2] بعض لوگ غوثِ پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف منسوب تصاویر لگاتے ہیں جو یقیناً جعلی ہیں، کیونکہ اُس دور میں کیمرا (Camera) نہیں تھا، پھر تصویر میں داڑھی بھی چھوٹی دِکھائی جاتی ہے۔ بالفرض اگر وہ تصویر مَعَاذَ اللہ سچّی بھی ہو تب بھی لگائی نہیں جاسکتی۔ موجودہ پیر صاحب جو نیک آدمی، جامعِ شرائط اور عالِمِ دین ہوں اُن کی تصویر لگانے والا بھی گُناہ گار ہے۔ اگر پیر صاحب ہی اپنی تصویر لگانے کو OK کرتے ہیں تو اب پیر صاحب کو نیک نہیں کہا جائے گا، وہ کسی اور کھاتے میں چلے جائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 6ربیع الآخر 1441ھ)

8 15 سال تک ساری رات ایک قدَم پر کھڑے ہو کر تلاوت

سُوال: غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدالقادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت میں ہے کہ آپ 15 سال تک عشا کی نَماز کے بعد دیوار کی کھُونٹی (کِیل) کا سہارا لے کر ایک قدَم پر کھڑے ہو کر قراٰنِ کریم پڑھنا شروع کرتے اور سحر کے وقت تک قراٰنِ کریم ختم فرمالیتے۔[3] اِس میں کیا حکمت تھی؟

جواب: آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایسا اپنے نفس کو مارنے کے لئے اور شیطان کو یہ بتادینے کے لئے کیا کہ تُو جتنا روکے گا ہم اُتنا آگے بڑھیں گے، تو جتنی کم عبادت کروانے کی کوشش کرے گا اللہ پاک کی رضا کے لئے ہم اُتنی زیادہ عبادت کریں گے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جو کچھ کیا اُس پر ہماری آنکھیں بند ہیں، اگر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ پر بھی آنکھیں بند نہیں ہوں گی تو پھر کس پر بند ہوں گی!! (مدنی مذاکرہ، 6ربیع الآخر 1441ھ)

---

(1) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عینُ الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب "اِجتہادِ مطلق" حاصل ہوا، مذہب حنبل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مُطابق فتویٰ دیا کہ "حضور" (غوثِ پاک) محی الدین (ہیں) اور (فقہِ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) دِین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/433) (2) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس گھر میں کُتّا یا تصویر ہو اُس میں رَحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، 2/385، حدیث: 3225) (3) اخبار الاخیار، ص11۔

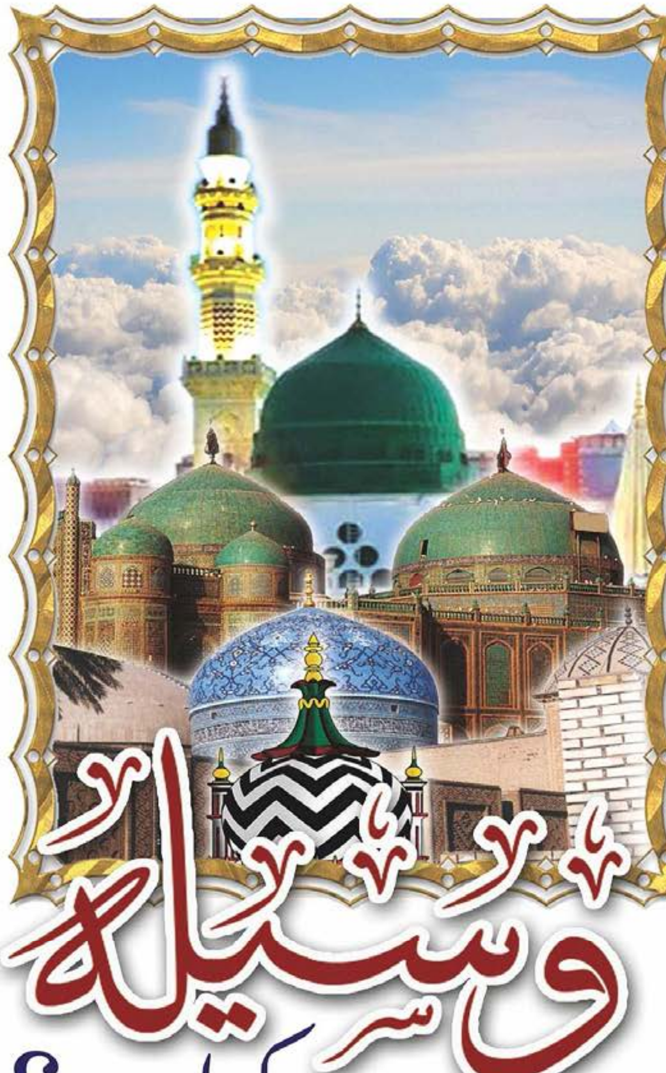

بارگاہِ الٰہی میں نیک بندوں کا وسیلہ پیش کرنا دعاؤں کی قبولیت، مشکلات کے حل، مصائب و آلام سے چھٹکارے اور دینی و دُنیوی بھلائیوں کے حُصول کا آسان ذریعہ ہے۔ قراٰن و حدیث اور اَقوال و اَفعالِ بُزُرگانِ دین سے وسیلہ اِختیار کرنے کا ثُبوت ملتا ہے چنانچہ اللہ ربُّ العزّت کا فرمان ہے: ﴿وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (پ6، المآئدۃ:35) نیز ہمارے پیارے مدنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسلمان فقرا کے وسیلے سے دعا فرمایا کرتے تھے چنانچہ طَبرانی شریف میں ہے: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ وَيَسْتَنْصِرُ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ: نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسلمان فقرا کے وسیلے سے فتح و نصرت طلب فرماتے تھے۔ (معجم کبیر، 1/292، حدیث: 859)

وسیلے سے دعا کرنا جائز و مستحسن ہے علّامہ بدر الدین عینی حنفی (سالِ وفات 855ھ) علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مشکل گھڑی میں اپنے نیک اَعمال کے وسیلے سے دعا کرنا مستحب ہے۔ (عمدۃ القاری، 8/529، تحت الحدیث: 2215) امام تقیُّ الدّین سُبکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی (سالِ وفات 756ھ) لکھتے ہیں: ”نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے دعا کرنا جائز و مستحسن ہے، چاہے ولادتِ باسعادت سے قبل ہو، حیاتِ ظاہری میں ہو یا وِصال مبارک کے بعد ہو۔ اسی طرح آپ علیہ السَّلام سے خاص نسبت رکھنے والے بُزُرگوں کو وسیلہ بنانا بھی جائز و مستحسن ہے۔ (شفاء السقام، ص358، 376)

حضرت آدم علیہ السَّلام نے کس کے وسیلے سے دعا کی؟ حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلٰوۃ وَالسَّلام نے حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وسیلے سے دعا کی تو ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: بے شک! محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تمام مخلوق میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور اب کہ تو نے ان کے حق کے واسطے سے سوال کیا ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کر دی اور اگر محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 5/489) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں: اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ آپ ہی وہ ہستی ہیں کہ جب جَدِّ اعلیٰ آدم علیہ السَّلام نے لَغزش کے سبب آپ کا وسیلہ پکڑا تو وہ کامیاب ہوئے۔ (مجموعۂ قصائد، ص40)

بنی اسرائیل کا تابوتِ سکینہ کے وسیلے سے دعا کرنا تابوتِ سکینہ میں انبیائے کرام علیہم السَّلام کے تبرکات تھے، بنی اسرائیل مشکل وقت میں اُس تابوت کے وسیلے سے دعا کرتے اور دشمنوں کے مقابلے میں فتح پاتے۔

(جلالین، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ: 248، 1/142) **دعائے مصطفےٰ** نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہ تعالٰی وجہَہُ الکریم کی والدہ کے لئے یوں دعا کی: اِغْفِرْ لِاُمِّی فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ، وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا، وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا، بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي۔ ترجمہ: (اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!) میری ماں فاطمہ بنتِ اسد کی مغفرت فرما اور انہیں ان کی حجت سکھا اور میرے اور مجھ سے پہلے نبیوں کے حق کے وسیلے سے اس کی قبر کو وسیع فرما! (معجم کبیر، 24/351، حدیث: 871) **بزرگانِ دین اور وسیلہ** بُزُرگانِ دین بھی اپنی دعاؤں میں وسیلہ اِختیار کیا کرتے تھے، مثلاً (1) امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ قحط کے وقت یوں دعا کیا کرتے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! پہلے ہم تیرے نبی کے وسیلے سے دعا کرتے تھے، اب اپنے نبی کے چچا عباس (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں، ہمیں بارش عطا فرما! (بخاری، 1/346، حدیث: 1010) (2) حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت سیّدنا ابنِ اَسْوَد جُرَشی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگا کرتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 7/309 ملخصاً) (3) علّامہ ابنِ عابدِین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی نبیِّ کریم، رَءوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، امام اعظم اور دیگر صالحین علیہ رحمۃ اللہ المُبِین کے وسیلے سے دعا کرتے تھے۔ (ردالمحتار، 1/18 ملخصاً) **فرمانِ غوثِ اعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم مَنْ تَوَسَّلَ بِيْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ حَاجَةٍ قُضِيَتْ حَاجَتُه جو مجھے وسیلہ بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کوئی حاجت طَلَب کرے اس کی حاجت پوری کی جاتی ہے۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر، ص67)

میرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ　　　انہیں خُلد میں بسانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص429)

دارُالاِفتاء اہلِسنّت

Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) مزار پر چادر چڑھانے کی مَنّت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی نے ولیُّ اللہ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منّت مانی ہو تو کیا اسے پورا کرنا واجب ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی بزرگ کے مزار پر چادر چڑھانے کی منّت کوئی شَرْعی منّت نہیں کہ اس کی جنس سے کوئی واجبِ شرعی نہیں لہٰذا اس کا پورا کرنا واجب نہیں، البتّہ بزرگانِ دین کے مزارات پر چادر ڈالنا بقصدِ تبرّک مستحسن و بہتر ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(3) غیرُاللہ سے مدد مانگنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شَرْعِ متین اس بارے میں کہ کیامندرجہ ذیل اشعار پڑھنا شِرک ہے کہ اس میں غیرُاللہ سے مدد مانگی گئی ہے؟

اِمداد کُن اِمداد کُن از بَندِ غَم آزاد کُن
دَر دِین ودُنیا شاد کُن یاغوثِ اَعظم دَستگِیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں مذکور اشعار پڑھنا شرعاً جائز ہیں، ان میں ہرگز شرک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے مدد مانگنے کے جواز پر قرآن و احادیث شاہد ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ﴾ یعنی اے مسلمانو! تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔ (پ6، المائدۃ:55)

علّامہ احمد بن محمد الصاوی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (سالِ وفات: 1241ھ) تفسیرِ صاوی میں آیت ﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ کے تحت لکھتے ہیں: "المراد بالدعاء العبادة وحينئذ فليس في الآية دليل على ما زعمه الخوارج من ان الطلب من الغير حيا او ميتا شرك فانه جهل مركب لان سؤال الغير من حيث اجراء الله النفع او الضر على يده قد يكون واجبا لانه من التمسك بالاسباب ولا ينكر الاسباب الا جحود او جهول" ترجمہ: آیت میں پکارنے سے مراد عبادت کرنا ہے لہٰذا اس آیت میں ان خارجیوں کی دلیل نہیں ہے جو کہتے ہیں کہ غیرِ خدا سے خواہ زندہ ہو یا مردہ کچھ مانگنا شرک ہے خارجیوں کی یہ بکواس جہلِ مرکب ہے کیونکہ غیرِ خدا سے مانگنا اس طرح کہ رب ان کے ذریعے سے نفع و نقصان دے، کبھی واجب بھی ہوتا ہے کہ یہ طَلَبِ اسباب سے ہے اور اسباب کا انکار نہ کرے گا مگر منکر یا جاہل۔ (تفسیر صاوی، 4/1550)

غیرُاللہ سے مدد مانگنے کا جواز سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہے چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: اطلبوا الخير والحوائج من حسان الوجوه ترجمہ: خیر اور حاجتیں طلب کرو نیک و خوبصورت چہرے والوں سے۔ (معجم کبیر، 11/81، حدیث:11110)

حضرت ابان بن صالح رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اذا نفرت دابة احدكم او بعيره بفلاة من الارض لا يرى بها احدا، فليقل: اعينونى عباد الله، فإنه سيعان ترجمہ: جب تم میں سے کسی کا جانور یا اونٹ بیابان جگہ پر بھاگ نکلے جہاں وہ کسی کو نہیں دیکھتا (جو اس کی مدد کرے) تو وہ یہ کہے "اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ تو بے شک اس کی مدد کی جائے گی۔" (مصنف ابن ابی شیبہ، 6/103)

امام شیخُ الاسلام شہاب رَملی انصاری علیہ رحمۃ اللہ البارِی (سالِ وفات:1004ھ) کے فتاویٰ میں ہے: "سئل عما يقع من العامة من قولهم عند الشدائد يا شيخ فلان و نحو ذٰلك من الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والصالحين وهل للمشائخ اغاثة بعد موتهم ام لا ؟فاجاب بما نصه ان الاستغاثة بالانبياء والمرسلين والاولياء والعلماء الصالحين جائزة وللانبياء والرسل والاولياء والصالحين اغاثة بعد موتهم" یعنی ان سے استفتاء ہوا کہ عام لوگ جو سختیوں کے وقت انبیا و مرسلین و اولیا و صالحین سے فریاد کرتے اور یاشیخ فلاں (یارسولَ اللہ، یاعلی، یاشیخ عبدالقادر جیلانی) اور ان کی مثل کلمات کہتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اولیا بعد انتقال کے بھی مدد فرماتے ہیں یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک انبیا و مرسلین و اولیا و علما سے مدد مانگنی جائز ہے اور وہ بعدِ انتقال بھی امداد فرماتے ہیں۔ (فتاویٰ رملی، 4/382)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ
محمد ہاشم خان العطاری المدنی

مرحومین کو تکلیف نہ دیں

حضرتِ صَدَقَہ بن سُلَیمان جَعْفَری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میری جوانی کے دن تھے، نیکیوں سے دوری اور گناہوں سے نزدیکی تھی، اسی دوران میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا، (جس کے سبب) میرے دل کی حالت بدل گئی، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور نیکیوں میں مصروف ہو گیا، (کچھ عرصے بعد) پھر مجھ سے غلطیاں اور لغزشیں ہونے لگیں، میں نے اپنے مرحوم والد کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں تجھ سے بہت خوش تھا کیونکہ تیرے اعمال مجھ پر پیش کئے جاتے رہے اور وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے تھے، مگر اس مرتبہ جب تیرے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے تو مجھے بہت شرمندگی ہوئی۔ مجھے میرے آس پاس کے مُردوں میں رُسوا نہ کیا کر! اس خواب کے بعد حضرت صَدَقَہ بن سُلَیمان جَعْفَری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں انقلاب آگیا اور انہوں نے گناہوں سے توبہ کر کے ہمیشہ کے لئے نیکی کے راستے کو اپنالیا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! ہمیں اپنی زندگی ایسے گزارنی چاہئے کہ بلا اجازتِ شرعی نہ زندہ لوگوں کو ہم سے کسی قسم کی تکلیف پہنچے اور نہ ہی مُردوں کو، کتنی نالائقی کی بات ہو گی کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہمارے مُردے تکلیف و پریشانی میں آئیں، مذکورہ واقعہ جہاں ہمیں اس بات کا پتا دے رہا ہے کہ اولاد کی نیکیاں والدین کو قبر میں خوش کرتی ہیں وہیں ہمیں یہ بھی بتا رہا ہے کہ اولاد کے گناہوں کی وجہ سے مرحوم والدین قبر میں تکلیف و پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، بلکہ احادیثِ طیّبہ میں تو والدین کے ساتھ ساتھ دیگر مرحومین رشتہ داروں کا بھی تذکرہ ملتا ہے کہ ہم زندوں کے بُرے اعمال ان کی بھی رنجیدگی کا سبب بنتے ہیں چنانچہ دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) پیر اور جُمعرات کے دن اعمال اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور جُمعہ کے دن انبیائے کرام (علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) اور آباء اور اُمّہات (یعنی باپوں اور ماؤں) پر پیش کئے جاتے ہیں وہ ان کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی سفیدی اور چمک میں اِضافہ ہوتا ہے، (اور ان کے گناہوں کے سبب غمگین ہوتے ہیں) پس تم اللہ عزّوجلّ سے ڈرتے رہو اور (گناہ کرکے) اپنے مُردوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔[2] (2) تم اپنے بُرے اعمال کے ذریعے اپنے مُردوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ کہ انہیں تمہارے فوت شدہ قریبی رشتہ داروں پر پیش کیا جاتا ہے۔[3]

اسی وجہ سے صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اس طرح دعا کیا کرتے تھے کہ ”اے اللہ! میں ایسے عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی وجہ سے (میرے ماموں) حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ رضی اللہ عنہ کو رُسوا ہونا پڑے۔“ جبکہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں ہر ایسے کام کو کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی وجہ سے حضرت عبدُ اللہ بن رَواحہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے رسوا ہونا پڑے۔"(4) حضرت سیّدُنا سَعید بن جُبیرْ رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت سیّدُنا عثمان بن عبدُ اللہ بن اَوس رحمۃُ اللہِ علیہ کو ان کی زوجہ کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے عثمان! اس کے ساتھ بھلائی کیا کرو کیونکہ اس کے ساتھ تمہارا جو بھی برتاؤ ہوگا وہ (تمہارے سُسر) حضرت سیّدُنا عَمْرو بن اَوس رحمۃُ اللہ علیہ کو پہنچے گا۔ میں نے پوچھا: کیا زندوں کی خبریں مُردوں کو پہنچتی ہیں؟ فرمایا: ہاں، ہر رشتے والے کے پاس اس کے رشتہ داروں کی خبریں پہنچتی ہیں اگر اچھی ہوں تو وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اگر بُری ہوں تو وہ مایوس و غمگین ہو جاتے ہیں۔(5) جب ابراہیم بن صالح بن علی بن عبدُ اللہ بن عباس ہاشمی فلسطین کے حکمران تھے تو اس وقت انہیں تبع تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا عَبّاد الخَوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ نے نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ زندوں کے اعمال ان کے فوت شدہ رشتہ داروں پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا تم غور کرلو کہ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں تمہارے کس طرح کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ سُن کر ابراہیم بن صالح اتنا روئے کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تَر ہوگئی۔(6) مزید بھی زندوں کے کچھ کام کتابوں میں ذکر کئے گئے ہیں کہ جن کی وجہ سے مُردوں کو تکلیف و پریشانی ہوتی ہے، مثلاً اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی کو قبر پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ یعنی اس قبر والے کو ایذا نہ دے۔(7) اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس ایذا کا تجربہ بھی تابعین عظّام اور دوسرے علمائے کرام نے جو صاحبِ بصیرت تھے کرلیا ہے (اور پھر اسی مقام پر امامِ اہلِ سنّت نے قبر پر سر رکھ کر سونے یا ان پر پاؤں رکھنے وغیرہ کے حوالے سے چند واقعات بھی نقل فرمائے ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کاموں کی وجہ سے مُردے کو تکلیف ہوتی ہے)۔(8) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے تو میت کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا کہ اُسے تکلیف ہوگی۔(9) حضرت علامہ عبدُ المصطفٰی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ جن جن چیزوں سے زندوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچتی ہے ان ان چیزوں سے مُردوں کو بھی تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے لہٰذا قبروں پر پیشاب، پاخانہ کرنا یا کوئی گندی چیز ڈالنا یا قبروں کو توڑ پھوڑ کر مِسمار کر دینا یا قبروں کو روندنا یا قبروں پر مکان بنانا یا قبروں پر بیٹھنا یا لیٹنا چونکہ ان باتوں سے مُردوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس لئے یہ سب کام ممنوع و ناجائز ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسلمانوں کے قبرستانوں کا احترام کریں اور ہر ان باتوں سے پرہیز رکھیں جن سے قبروں کی توہین اور قبروں کو ایذا پہنچتی ہے۔(10) یوں ہی میت کو سرد خانے میں نہ رکھا جائے کہ اس سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔(11) میڈیکل کے طلبہ کا سیکھنے کے لئے انسانی لاشوں پر تجربات کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے کیونکہ یہ میت کو تکلیف دینا ہے۔(12) میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! کہ اپنی زندگی کا انداز ایسا رکھئے کہ آپ کے کسی بھی قول و فعل کی وجہ سے نہ زندہ لوگ تکلیف و پریشانی کا شکار ہوں اور نہ ہی مُردوں کو تکلیف، پریشانی اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے، علما فرماتے ہیں: مسلمان زندہ و مردہ کی عزت برابر ہے، انھیں تکلیف دینا حرام۔(13)

خُدایا نہ تکلیف کا میں باعث بنوں
تری جنّتوں کا میں وارث بنوں

اللہ پاک ہمیں عمل کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) عیون الحکایات، ص401 (2) نوادر الاصول، 1/671، حدیث: 925، التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1/450 (3) موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب المنامات، 3/14، حدیث: 2 (4) الزہد لابن المبارک، ص42، حدیث: 165، احیاء العلوم، 5/252 (5) الزہد لابن مبارک، ص151، حدیث: 447 (6) حلیۃ الاولیاء، 10/19، رقم: 14345 (7) مسند احمد، 39/476 (8) فتاویٰ رضویہ، 9/435 (9) فتاویٰ رضویہ، 9/164 (10) جہنم کے خطرات، ص148 (11) ماہنامہ فیضان مدینہ، ربیع الآخر 1440ھ جنوری/دسمبر 2018ء، ص12 (12) ماہنامہ فیضان مدینہ، جمادی الاُخریٰ 1442ھ/فروری 2021ء، ص12 (13) فتاویٰ رضویہ، 9/453۔

ایصالِ ثواب کے 5 طریقے

اُمِ زُفَر اشرفیہ (مہاراشٹر، ہند)

ایصالِ ثواب یعنی ثواب پہنچانا، اس کیلئے بہت سے طریقے رائج ہیں، کچھ تو شرعی اعتبار سے درست ہیں لیکن کچھ کو عوام نے غیر شرعی بنا دیا ہے، آج اس مضمون میں ہم آج کے دور کے حساب سے ایصالِ ثواب کے چند طریقوں پر روشنی ڈالیں گے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت **محمد مصطفےٰ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: میری اُمّت گناہ سمیت قبر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی، کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(المعجم الاوسط، 1/509، حدیث:1879)

حضرت سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری ماں انتقال کرگئی ہیں، (میں ان کی طرف سے صدقہ یعنی خیرات کرنا چاہتا ہوں) کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پانی۔ چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعد یعنی یہ اُمِّ سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد، 2/180، حدیث:1681)

مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ ہمیں اپنے مرحومین کیلئے ایصالِ ثواب کرنے کی ترغیب دلاتی ہیں، درج ذیل ایصالِ ثواب کے پانچ طریقے حالاتِ حاضرہ کے مطابق لکھے جارہے ہیں، اگر پسند آئیں تو عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔

1 **فاتحہ:** قراٰن خوانی، درودِ پاک کا وِرد اور اِستغفار پڑھ کر زندوں اور مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا بہترین ہے، اس میں کوئی روپیہ خرچ نہیں ہوتا اور ہم اپنی سہولت سے چلتے پھرتے، کسی بھی وقت پڑھ کر ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں 2 **نذرونیاز:** اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً نذرونیاز کہتے ہیں اور یہ تبرک ہے، اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ غریبوں کو ترجیح دی جائے، کوشش کی جائے کہ ہمارے یہاں جو رواج ہوگیا ہے کہ نیاز میں ہم غریبوں کو کم اور اپنے امیر رشتے داروں کو زیادہ دعوت دیتے ہیں، اسے تبدیل کیا جائے اور ہوسکے تو کھانے کو غریبوں کی بستی میں پہنچا دیا جائے، اسی طرح عُرس کے موقع پر مزار پر ایک چادر چڑھا کر باقی چادروں کی رقم سے غریبوں میں کمبل اور ضرورت کی چیزیں تقسیم کی جائیں 3 **تعمیرِ مسجد و مدرسہ:** مسجد و مدرسے کی تعمیر میں حصّہ لینا بہترین صدقۂ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ ہے، آج کل نئی مسجدوں کی تعمیر سے زیادہ پُرانی مسجدوں کی تزئین و آرائش پر خرچ کیا جاتا ہے اور ہماری عالیشان مسجدیں نمازیوں سے خالی رہتی ہیں، اس لئے کوشش کی جائے کہ جہاں مسجد نہ ہو، وہاں پر سادگی کے ساتھ مسجد و مدرسے کی تعمیر میں تعاون کیا جائے 4 **دینی کاموں میں حصّہ:** قراٰن شریف کے نسخے، دُرود شریف، نعت شریف کی کتابیں اور دینی کُتُب کو ضرورت مندوں تک پہنچانا بھی کارِ خیر ہے، ذِکرُ اللہ اور دینی اجتماعات کے اِنعقاد میں حصّہ لیں، دینی کتب کی اشاعت کروائیں، مدرسے کے خرچ میں تعاون کریں اور ان سب میں ایصالِ ثواب کی نیت کریں 5 **نیک اولاد:** یہ سب سے اوّل ہے لیکن بڑا محنت طلب کام ہے، اس لئے آخر میں لکھا ہے، نیک اولاد صدقۂ جاریہ ہے، اس لئے کوشش کریں کہ آپ خود، آپ کی اولاد، آپ کے اہل و عیال اور دیگر رشتہ دار دینی ماحول سے وابستہ رہیں، نیک بننے کی کوشش کرتے رہیں، تاکہ ہمارا ہر عمل، قول و فعل ہماری اگلی اور پچھلی نسلوں کیلئے صدقۂ جاریہ بنے، ہمارا ہر لمحہ ہمارے مرحومین کیلئے ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: اس مضمون کے لکھنے میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے رسالے **"فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"** سے مدد لی گئی ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شمار تاریخ کی ان نامور ہستیوں میں ہوتا ہے، جو غریب پروَری، مسکین نوازی، رحم دلی، سخاوت اور فیاضی جیسے اوصاف میں نہایت بلند مقام پر فائز ہیں۔ سخی اور فیاض طبیعت نیز یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت کے ساتھ پیش آنے اور انہیں کثرت سے کھانا کھلانے کے باعث آپ کا لقب ہی اُمُّ المساکین (مسکینوں کی ماں) مشہور ہو گیا تھا۔ حضرت سیِّدنا علّامہ احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”وَكَانَتْ تُدْعٰى فِی الْجَاهِلِيَّةِ اُمَّ الْمَسَاكِيْنَ لِاِطْعَامِهَا اِيَّاهُمْ یعنی مساکین کو کھانا کھلانے کے باعث زمانۂ جاہلیت میں ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُمُّ المساکین کے لقب سے پکارا جانے لگا تھا۔“ (المواہب اللدنیہ، ۱/۴۱۱)

نام ونسب: آپ کا نام زینب ہے۔ کہتے ہیں کہ زینب ایک خوب صورت اور خوشبو دار درخت کا نام ہے، اسی نسبت سے عورتوں کا یہ نام رکھا جاتا ہے۔ (تہذیب اللغہ، ۱۳/۲۳۰)

آپ کے والِد خُزَیمہ بن حارث ہیں۔ حضرت مُضَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں جا کر آپ کا نسب سرورِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب شریف سے مل جاتا ہے۔ اس لیے آپ قریشی ہیں۔

نکاح: سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حبالۂ عقد میں آنے سے پہلے اَصَح قول کے مُطابق آپ حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ رشتہ اِزْدِواج میں منسلک تھیں۔ (المواہب اللدنیہ، ۱/۴۱۱) یہ رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحِیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اور قدیم الاسلام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں شامِل ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دارِ ارقم (مکۂ مکرمہ) میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ غزوۂ بدر واُحُد میں شرکت کی اور اُحُد میں ہی جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (اسد الغابہ، ۳/۱۹۵)

حضرت عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد آپ نے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت کا شرف پایا اور اُمُّ المؤمنین کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئیں۔ اس وقت حرمِ نبوی میں تین۳ ازواجِ مطہرات حضرت عائشہ صِدّیقہ، حضرت سودہ اور حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پہلے سے موجود تھیں جبکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کم وبیش چھ۶ برس پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ روایت میں ہے کہ جب سرکارِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں نِکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے اپنا مُعاملہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے سپرد کردیا، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نکاح فرمالیا اور ساڑھے بارہ اوقیہ مہر نکاح مقرر فرمایا۔ (طبقات ابن سعد، ۸/۹۱)

آپ ان صحابیات میں سے ہیں، جنہوں نے اپنی جانیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہبہ کر دی تھیں اور ان کے بارے میں اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُـْٔوِیْۤ اِلَیْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَ مَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ﴾ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔

چنانچہ بخاری شریف میں اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں ان عورتوں پر غیرت کرتی تھی جو اپنی جانیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بخش دیتی تھیں۔ میں کہتی تھی: کیا عورت اپنی جان بخشتی ہے؟ پھر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ (یعنی مذکورہ بالا) آیت اُتاری تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو نہیں دیکھتی مگر وہ آپ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔ (بخاری، ۳/۳۰۳، حدیث: ۴۷۸۸)

سفرِ آخرت: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجیت میں آنے کے فقط آٹھ ۸ ماہ بعد ہی ربیع الآخر چار ۴ ہجری میں آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اپنے آخرت کے سفر کا آغاز فرمایا۔ اس وقت آپ کی عمر مُبارک 30 برس تھی۔ (زرقانی علی المواھب، ۴/۴۱۸) سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین کی۔ (طبقات ابن سعد، ۸/۹۲)

واضح رہے کہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے صرف دو۲ ازواج ایسی ہیں، جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں انتقال فرمایا:

(۱)... اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا: انہوں نے اعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ رَمَضَان المبارک میں انتقال فرمایا۔ (مدارج النبوت، ۲/۴۶۵) ان کی تدفین مکہ مکرمہ میں واقع حجون کے مقام پر ہوئی جو اہلِ مکہ کا قبرستان ہے۔ اب اسے جَنَّۃُ الْمَعْلٰی کہا جاتا ہے۔

(۲)... اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا: ان کا انتقال مدینہ مُنوَّرہ میں ہوا اور جَنَّۃُ الْبَقِیْع شریف میں تدفین ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، ۸/۹۲) ان سے پہلے جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تھا، اس وَقْت نماز جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا، اس لئے ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۶۹) لہٰذا ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سے صرف آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگرچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بہت کم عرصہ سرکارِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت میں گزارا، جس کی وجہ سے آپ کے حالاتِ زندگی بھی بہت کم منقول ہیں، لیکن آپ کا لقب ہی آپ کی پاکیزہ حیات کی عکاسی کرتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دل غریبوں اور مسکینوں کی محبت سے لبریز تھا اور ان کی مدد واعانت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا محبوب عمل تھا۔ آپ کی سیرت کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے ہمیں بھی فقرا اور مساکین کے ساتھ مہربانی واحسان کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور صدقہ وخیرات میں خوب کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ رَبُّ الْعِزَّت ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما

صحابیِ رسول حضرت سیّدنا ابو عثمان مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کی پیدائش سن 2 ہجری میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ عشرۂ مبشرہ میں شامل صحابی حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بھانجے ہیں۔ سن 8 ہجری میں آپ مدینۂ منورہ آگئے۔ **بارگاہِ رسالت میں گزرنے والے لمحات** رحمتِ عالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے وقت آپ کی عمر تقریباً 8 سال تھی (شرح ابی داؤد للعینی، 5/166-تاریخ ابن عساکر، 58/164) مگر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گزارے ہوئے پُرکیف لمحات کو بے قراری کے ساتھ یاد کیا کرتے، چنانچہ فرماتے ہیں: (1) ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وضو فرما رہے تھے اور میں پیچھے کھڑا تھا، (گزشتہ آسمانی کتابوں میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف مبارکہ لکھے ہوئے تھے اور یہود اُن اوصاف کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں تلاش کرتے تھے لہٰذا) ایک یہودی نے کہا: اپنے نبی کی پیٹھ سے کپڑا ہٹاؤ، میں نے آگے بڑھ کر کپڑا ہٹایا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے منہ پر پانی چھڑک دیا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی، 1/267) (2) رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک تھال میں کھجوریں عطا فرمائیں، (اس وقت) میرے پاس تمہارے اس مٹی کے برتن جیسا بھی برتن نہ تھا۔ (مستدرک، 4/671، حدیث: 6284) **تربیت یافتہ نوجوان** ایک مرتبہ یمن سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس کچھ چادریں آئیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان چادروں کو لوگوں میں تقسیم کر دیا مگر ایک چادر جو بہت عمدہ تھی کسی کو نہ دی، پھر پوچھا: تم لوگ مجھے قریش کے کسی نوجوان کے بارے میں بتاؤ جس نے اچّھی تربیَت پائی ہو؟ لوگوں نے "حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمَہ" کا نام لیا تو حضرتِ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے وہ چادر آپ کو عطا فرمادی۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/165 ملخصاً) **امامت کا حقدار** ایک مرتبہ حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما تجارت کا سامان لے کر عُکاظ کے بازار میں پہنچے تو وہاں ایک شخص کو امامت کرتے دیکھا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے پیچھے کرکے دوسرے کو کھڑا کر دیا، وہ شخص حضرتِ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: حضرت مِسْوَر نے میری جگہ دوسرے آدمی کو امام بنا دیا ہے، حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما کو بلوا کر وجہ پوچھی تو آپ نے وضاحت کی: بازارِ عُکاظ میں ایسے لوگ بھی آتے ہیں جنہوں نے قراٰن پہلے نہیں سنا اور یہ شخص تَوتلا ہے اس کے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے لہٰذا مجھے ڈر ہوا کہ لوگ اس کی زبان سے قراٰن سُن کر (اسلام کے) قریب نہیں آئیں گے، یہ سوچ کر اسے پیچھے کر دیا اور صحیح قراٰن پڑھنے والے کو اس کی جگہ کھڑا کر دیا۔ یہ سُن کر امیرُ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اچّھا بدلہ عطا فرمائے۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/166 ملخصاً) **نیکی کی دعوت** ایک مرتبہ حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے ایک شخص کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا جیسے مرغا ٹھونگیں مارتا ہے (یعنی وہ شخص جلدی جلدی نماز پڑھ رہا تھا جس کی وجہ سے نماز صحیح ادا نہیں ہو رہی تھی) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو، اس نے کہا: میں نماز پڑھ چکا ہوں! فرمایا: خدا کی قسم! تم نے نماز (صحیح) نہیں

پڑھی، چنانچہ اس شخص نے دوبارہ نماز (صحیح طریقے سے) پڑھی، پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہمارے جسم میں طاقت ہو تو تم لوگ ہماری نظروں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرسکتے۔ (الزہد لابن مبارک، ص:486) **عبادت و ریاضت** حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما جتنے دن مکّہ سے باہر گزارتے، واپس آکر ہر دن کے حساب سے کعبۃُ اللہ شریف کا طواف کرکے 2 رکعت نماز پڑھتے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/480) **خوفِ خدا** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر خوفِ خدا کا اتنا غلبہ رہتا تھا کہ قراٰن مجید سننے کی تاب نہ لاتے تھے۔ کسی آیت کو سنتے تو چیخ نکل جاتی اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش رہا کرتے۔ (احیاء العلوم، 4/227) **خیر خواہی** حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک کامیاب تاجر تھے مگر مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ دیکھئے کہ ایک مرتبہ بہت سارا غلّہ جمع کیا مگر موسمِ خزاں کے بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ دیا (اور غلّہ کے دام بڑھ گئے) یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: اب مسلمانوں سے نفع لینا مجھے ناگوار گزر رہا ہے، جو میرے پاس آئے گا میں اُسے اسی قیمت پر بیچوں گا جس پر خریدا ہے۔ (الزہد لاحمد، ص 220) **اہلِ بیت کی خدمت اور حضرت امیرِ معاویہ سے محبت** شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد امام زینُ العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ جب یزید کے پاس سے لوٹ کر مدینۂ مُنَوَّرہ پہنچے تو حضرت سیّدنا مِسْوَر بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہما ان کے پاس گئے اور کہا: اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ضرور حکم دیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جب بھی حضرتِ سیّدُنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تذکرہ کرتے ان کے لئے دعائے رحمت ضرور کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/480 ملتقطاً) **مجاہدانہ کارنامے** 27 ہجری کو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ جہاد میں شرکت کے لئے مصر تشریف لے گئے (تاریخ ابن عساکر، 58/163) اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ کی سربراہی میں افریقہ کی فتوحات میں پیش پیش رہے۔ (اعلام للزرکلی، 7/225) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت تک مدینۂ منوّرہ میں رہائش رکھی پھر مکّۂ مکرّمہ میں رہائش اختیار کرلی۔ (اسد الغابہ، 5/185) مکّۂ مکرّمہ میں حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما آپ سے مشاورت کئے بغیر کسی کام کا فیصلہ نہیں کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/481) **واقعۂ شہادت** سن 64ہجری 5 ربیعُ الاوّل یا ربیعُ الآخر منگل کے دن یزیدی فوج نے مکّۂ مکرّمہ پر مَنْجَنِیق (پتھر پھینکنے کے آلے) کے ذریعے پتھر برسائے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ حرم شریف میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک پتھر کا کچھ حصہ ٹوٹ کر آپ کے سیدھے رُخسار اور کنپٹی پر لگا، آپ زخمی ہو کر زمین پر تشریف لے آئے اور بے ہوش ہوگئے جو نہی اِفاقہ ہوا فوراً زبان پر یہ کلمات جاری ہوگئے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اللہ کے رسول ہیں۔ پانچ دن تک زخمی رہے اور اسی حالت میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/173، 175، 176 ملخصاً) ایک روایت کے مطابق ایک شخص نے آپ کے سامنے (یہ) دو آیتیں پڑھیں ﴿ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر اور مجرموں کو جہنّم کی طرف ہانکیں گے پیاسے (پ16، مریم:85،86) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: پھر پڑھو، اس شخص نے دونوں آیتیں دوبارہ پڑھیں تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک زور دار چیخ ماری اور روحِ اقدس عالَمِ بالا کی طرف پرواز کرگئی۔ (احیاء العلوم، 4/227 ملخصاً) **نمازِ جنازہ اور تدفین** آپ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے پڑھائی، قبر مبارک مکّۂ مکرّمہ کے مشہور قبرستان جَنّۃُ المَعْلٰی میں ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر 62 برس تھی۔ (تاریخ ابن عساکر، 58/176) **کتنی احادیث روایت کیں؟** آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 22 ہے چار حدیثیں امام بخاری نے اور ایک حدیث امام مسلم نے روایت کی ہے جبکہ دو حدیثیں مُتَّفَق عَلَیہ (یعنی بخاری و مسلم دونوں میں موجود) ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، 5/166)

حضرتِ نظامُ الدّین اَولیا علیہ رحمۃ اللہ الکبریاء

مزار شریف حضرت سیّدنا نظام الدّین اولیاء علیہ رحمۃ اللہ الکبریاء

سرزمینِ ہند پر اللہ تعالٰی نے جن اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو پیدا فرمایا اُن میں سے ایک سِلسِلۂ چشتیہ کے عظیم پیشوا اور مشہور ولیُ اللہ حضرت سیّدنا خواجہ نظامُ الدِین اَولیا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی ہیں۔ **ولادت اور نام و نسب:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام محمد اور اَلقابات شیخ المشائخ، سلطانُ المشائخ، نِظامُ الدّین اور محبوبِ اِلٰہی ہیں، آپ نَجِیبُ الطَّرَفَیْن (یعنی والد اور والدہ دونوں کی طرف سے) سیّد ہیں، آپ کی ولادت 27صفر المظفر 634ھ بدھ کے روز یُوپی ہند کے شہر بدایوں میں ہوئی، والد حضرت سیّد احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مادَرزاد (پیدائشی) ولی تھے، والدہ بی بی زُلیخا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا بھی اللہ کی ولیہ تھیں۔(محبوبِ الٰہی، ص90، 91، شانِ اولیاء، ص383) **تعلیم و تربیت:** ناظرہ قراٰنِ پاک و ابتدائی تعلیم اپنے محلّے سے ہی حاصل کی، پھر بدایوں کے مشہور عالمِ دِین مولانا علاءُ الدّین اُصُولی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی سے بعض عُلُوم کی تکمیل کی اور انہوں نے ہی آپ کو دستار باندھی، بعد اَزاں بدایوں و دِہلی کے ماہرینِ فن عُلَما اور اَساتذہ کی درسگاہوں میں تمام مُرَوَّجَہ عُلوم وفنون کی تحصیل کی۔ (سیر الاولیاء، ص167، محبوبِ الٰہی، ص94، 225) **بیعت و خلافت:** مختلف مَقامات اور شُیوخ سے عُلوم و مَعرِفَت کی مَنازِل طے کرتے ہوئے آپ حضرت سیّدنا بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر علیہ رحمۃُ اللہِ الاکبر کی بارگاہ میں پہنچے اور پھر اِسی دَر کے غلام و مُرید ہوگئے، جب رُوحانی تربیت کی تکمیل ہوئی تو پیر و مُرشد نے خلافت سے نوازا۔(سیر الاولیاء، ص195، محبوبِ الٰہی، ص115، ملخصاً) **اخلاق و کردار:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنی پوری زندگی طلبِ علم، عبادت و رِیاضت، مُجاہَدہ اور لوگوں کی تربیت و اِصلاح میں گزار دی، آپ نہایت متقی، سخی، اِیثار کرنے والے، دِل جوئی کرنے والے، عَفْوودَرگزر سے کام لینے والے، حلیم و بُردبار، حُسنِ سُلوک کے پیکر اور تارِکِ دُنیا تھے۔(محبوبِ الٰہی، ص208تا250، ماخوذاً) منقول ہے کہ چھجو نامی ایک شخص کو خواہ مخواہ آپ سے عَداوت (یعنی دشمنی) تھی، وہ بلا وجہ آپ کی برائیاں کرتا رہتا، اس کے اِنتقال کے بعد آپ اس کے جنازے میں تشریف لے گئے، بعدِ دفن یوں دعا کی: یااللہ! اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا یا میرے ساتھ کیا ہے میں نے اس کو معاف کیا، میرے سبب سے تو اس کو عذاب نہ فرمانا۔(سیرت نظامی، ص111، ملخصاً) **کرامت:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک مشہور کرامت یہ بھی ہے کہ ایک دن آپ کے کسی مُرید نے محفل مُنعقد کی، جس میں ہزاروں لوگ اُمنڈ آئے جبکہ کھانا پچاس ساٹھ افراد سے زائد کا نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خادمِ خاص سے فرمایا: لوگوں کے ہاتھ دُھلواؤ، دَس دَس کے حلقے بنا کر بٹھاؤ، ہر روٹی کے چار ٹکڑے کرکے دَستر خوان پر رکھو، بِسْمِ اللہ پڑھ کر شروع کرو۔ ایسا ہی کیا گیا تو نہ صرف ہزاروں لوگ اُسی کھانے سے سَیر ہوگئے بلکہ کچھ کھانا بچ بھی گیا۔(محبوبِ الٰہی، ص280، 281ملخصاً، شانِ اولیاء، ص387) **چند ملفوظات:** ۞ کچھ مِلے تو جمع نہ کرو، نہ مِلے تو فکر نہ کرو کہ خدا ضرور دے گا۔ ۞ کسی کی بُرائی نہ کرو۔ ۞ (بلاضرورت) قرض نہ لو۔ ۞ جَفا (ظلم) کے بدلے عطا کرو، ایسا کروگے تو بادشاہ تمہارے دَر پر آئیں گے۔ ۞ فَقْر و فاقہ رَحمتِ اِلٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا وہ شب اُس کی شبِ مِعراج ہے۔ ۞ بلاضرورت مال جمع نہیں کرنا چاہئے۔ ۞ راہِ خدا میں جتنا بھی خرچ کرو اِسراف نہیں اور جو خدا کیلئے خرچ نہ کیا جائے اِسراف ہے خواہ کتنا ہی کم ہو۔ (شانِ اولیاء، ص402، محبوبِ الٰہی، ص293) **وِصال و مزارِ پُراَنوار:** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا وِصال 18ربیعُ الآخر 725ہجری بروز بدھ ہوا، سیّدنا ابوالفتح رُکنُ الدّین شاہ رُکنِ عالَم سُہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے نمازِ جنازہ پڑھائی، دِہلی میں ہی آپ کا مزار شریف ہے۔(محبوبِ الٰہی، ص207 ملخصاً)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

رَبیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس مہینے میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 16 کا مختصر ذکر پانچ[5] عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ **صحابیات و صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** **(1)** امّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا زینب بنتِ خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بہت ہی سخی، فیاض، غُرَبا و مساکین سے ہمدردی کرنے والی اور کھانا کھلانے والی تھیں، اسی لئے آپ کو اُمّ المَساکِین کہا جاتا تھا۔ آپ کا وصال ربیع الآخر 4ھ میں مدینہ طیبہ میں ہوا اور تدفین جنّتُ البقیع میں کی گئی۔ (شرح الزرقانی،4/416) **(2) امیرُ التوّابین** حضرتِ سلیمان بن صُرَد خُزاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ فاضل، عبادت گزار، سردارِ قوم اور مجاہد تھے، آپ کوفہ میں مقیم ہونے والے اَوَّلین صحابۂ کرام میں سے ہیں، آپ کی شہادت ربیعُ الآخر 65ھ کو عَیْنُ الْوَرْدَہ (رأس العین، شام) کے مقام پر ہوئی۔ (معرفۃ الصحابۃ، 2/461) **علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام** **(3)** صاحبِ نحو میر، سیّدُ المُحَقِّقِین میر سید شریف علی بن محمد حنفی جُرجانی کی ولادت 740ھ جرجان (صوبہ گلستان) ایران میں ہوئی۔ آپ متکلم، منطقی، حکیم، صوفی، مترجم، ادیب، شاعر، مفسر، مدرس، مناظر اور شارح و حاشیہ نویس بزرگ تھے۔ آپ نے 6 ربیعُ الآخر 816ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شیراز (صوبہ فارس) ایران میں مرجعِ خلائق ہے (ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، ص12 تا 15) **(4)** خاتمُ الفقہاء علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی قادری نقشبندی کی ولادت 1198ھ میں دمشق شام میں ہوئی۔ آپ حافظُ القرآن، جامع علوم فقہ وحدیث، مرجع العلماء، امام العصر، مصنّفِ کتب، قطب شام اور عظیم حنفی فقیہ تھے، 21 ربیعُ الآخر 1252ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک قبرستان باب الصغیر دِمَشْق (شام) میں ہے۔ اپنی کتاب فتاویٰ شامی کی وجہ سے عالمی شہرت پائی۔ (جد الممتار علی ردالمحتار، 1/196 تا 205) **اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام** **(5)** بانیِ سلسلۂ صوفیہ علویہ مغربیہ حضرت مولائی سیّد اِدْرِیس الاوّل حسنی کی ولادت 127ھ مدینۂ منورہ میں ہوئی۔ عالم دین، سخی، زاہد، مجاہد، ولی کامل اور تبع تابعی تھے۔ مغرب (مراکش) 172ھ میں سلطنتِ ادریسہ کی بنیاد رکھی۔ یکم ربیعُ الآخر 177ھ کو مرکز سلطنت ولیلی (Volubilis) میں شہید ہوئے، مزار مبارک زَرْھون المغرب (مراکش) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 1/279، زیاراتِ مراکش، ص96) **(6)** استاذ الصوفیاء حضرت امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہَوَازِن قشیری کی ولادت 376ھ میں ہوئی اور وفات 17 ربیعُ الآخر 465ھ کو فرمائی، آپ کا مزار مبارک نیشاپور (ضلع خراسان) ایران میں اپنے پیرو مرشد شیخ ابو علی دَقّاق کے پہلو میں ہے۔ آپ عالم، فقیہ، ادیب، شاعر، صوفی، واعظِ شیریں بیاں اور مفسرِ قرآن تھے، آپ کی تصنیف رسالہ قشیریہ کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ (اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ، 2/16، ص 168، 169) **(7)** شیخِ اکبر

وہ بزرگانِ دین جن کا وصال / عرس ربیعُ الآخر میں ہے۔

مزار شریف حضرت علامہ ابنِ عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی

مزار شریف حضرت خواجہ غلام فرید علیہ رحمۃ اللہ العزیز

مزار شریف حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبزواری علیہ رحمۃ اللہ البارِی

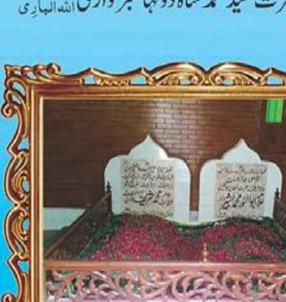

مزار شریف حضرت علامہ محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرت شیخ محی الدین محمد ابنِ عربی قادری کی ولادت 560ھ کو مُرسِیَہ (اَنْدُلُس) میں ہوئی۔ 2ربیعُ الآخر 638 ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک جبلِ قاسیون دمشق شام میں ہے، آپ شریعت وطریقت کے جامع، صاحب اسرار و معرفت اوراکابراولیا سے ہیں۔ آپ کی کتب فُصُوْصُ الْحِکَم اور فتوحاتِ مکیّہ بہت مشہور ہیں۔(اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 1/605، مرآۃالاسرار، ص624) **(8)** شیخِ وقت، ولی کامل حضرت سید محمد شاہ دولہا سبز واری کی ولادت ساتویں صدی ہجری میں بخارا (ازبکستان) میں ہوئی۔ کچھ عرصہ سبز وار (صوبہ ہرات ،افغانستان) میں رہے پھر باب المدینہ کراچی کو اپنا مسکن بنایا، آپ کا وصال 17ربیعُ الآخر 701ھ کو ہوا، مزار مبارک کھارادر (اولڈ سٹی) بابُ المدینہ کراچی میں قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔(تذکرہ بخاری شاہ، ص19تا22) **(9)** محبوبِ الٰہی، سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا سید محمد بخاری چشتی کی ولادت 634ھ کو بدایوں (یوپی) ہند میں ہوئی، 18ربیعُ الآخر 725ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک دہلی میں زیارت گاہِ خلق ہے۔ آپ عالم دین، ولی کامل اور شیخ طریقت تھے۔ آپ کی تصانیف میں "مجموعہ ملفوظات" اور "فوائد الفواد" اپنی مثال آپ ہے۔(مرآۃالاسرار، ص776) **(10)** امامُ الاولیاء حضرت علامہ سید ابراہیم ایرجی حسینی کی ولادت ایرچ (ضلع جالون، پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ جامع علوم وفنون، وسیعُ النظر، کثیرُ المطالعہ، جمع کتب کے شائق، ولی کامل اور سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چھبیس ویں شیخ طریقت ہیں۔ 5ربیعُ الآخر 953ھ کو وصال فرمایا، تدفین احاطہ درگاہِ محبوبِ الٰہی سیدنا شیخ نظامُ الدین اولیا دہلی میں ہوئی۔(تذکرہ علمائے ہند، ص83، شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص97) **(11)** ولی کامل، صاحبِ کرامات حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی اویسی کی ولادت 1137ھ میں گوگیرہ (اوکاڑہ) پنجاب میں ہوئی اور وصال 5ربیعُ الآخر 1197 ھ کو فرمایا، آپ کا مزار خانقاہ شریف (نزد سمہ سٹہ ضلع بہاول پور) پاکستان میں مرکزِ فیوض و برکات ہے۔ "تلقینِ لدُنّی" آپ کی تصنیف ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/408) **(12)** مشہور صوفی شاعر، صاحب دیوان فرید حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی کی ولادت 1261 ھ کو چاچڑاں شریف (ضلع بہاول پور) میں ہوئی۔ وصال 6ربیع الآخر 1382 ھ کو فرمایا، مزار مبارک کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور پنجاب پاکستان میں مرجعِ خواص و عام ہے۔(تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/371تا378)

احبابِ اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت

(13) مُریدِ اعلیٰ حضرت، اجمل العلما، حضرت علامہ مفتی محمد اجمل شاہ سنبھلی کی ولادت 1318ھ سنبھل (یوپی) ہند میں ہوئی، آپ جید مفتی، بہترین مدرس، کئی کتب کے مصنف، استاذُالعلماء، صاحبِ فتاویٰ اجملیہ (چار جلدیں) اور بانی مدرسہ اہلِ سنّت اجمل العلوم (متصل جامع مسجد جہاں خاں) سنبھل (یوپی) ہند ہیں۔ آپ کا وصال 28ربیعُ الآخر 1383ھ میں ہوا، مزار مذکورہ مدرسے میں ہے۔(فتاویٰ اجملیہ، 1/ 12تا56)

تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ ربِّ العزت:

(14) شہزادۂ شیخ المشائخ، حضرت مولانا سیّد ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی کی ولادت 1286ھ کچھوچھہ شریف (ضلع امبیڈکر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالم باعمل، شیخ طریقت، مناظر اسلام اور سلطان الواعظین تھے۔ 15ربیع الآخر 1347ھ کو وصال فرمایا۔ مزار کچھوچھہ شریف میں ہے۔(حیات مخدوم الاولیا، ص439تا449) **(15)** استاذالعلماء حضرت مولانا عبد الحیّ قادری پیلی بھیتی کی ولادت تقریباً1299ھ پیلی بھیت (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 24ربیع الآخر 1359ھ کو فرمایا۔ تدفین قبرستان محلہ منیر خان پیلی بھیت میں کی گئی۔ آپ ذہین وفطین عالم دین، جامع علوم وفنون، مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت کے سینئر مدرس، محدّث سورتی کے بھتیجے اور علمی جانشین تھے۔(تذکرہ محدثِ سورتی، ص253) **(16)** فقیہ اعظم ابویوسف محمد شریف محدّث کوٹلوی کی ولادت باسعادت 1277ھ میں کوٹلی لوہاراں (ضیاء کوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں ہوئی۔ 6ربیعُ الآخر 1370 ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار مبارک کوٹلی لوہاراں غربی محلہ نکھوال (ضیاءکوٹ، سیالکوٹ) پاکستان میں جامع مسجد شریفی سے متصل ہے۔ آپ عالم باعمل، شیخ طریقت، مفتی اسلام، استاذالعلماء، واعظِ خوش بیان، مناظرِ اسلام، بانی ماہنامہ الفقیہ، شاعروادیب اور صاحبِ تصنیف تھے۔ (تذکرۂ فقیہ اعظم، ص97-100)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مزار شریف حضور غوثِ پاک

مزار شریف حضرت ابوعثمان سعید حیری نیشاپوری

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال / عرس ربیعُ الآخر میں ہے۔

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 16 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ کے شُمارے میں کیا گیا تھا۔ مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **اولیائے کرام** رحمھم اللہ السّلام

(1) قطبِ وقت حضرتِ سیِّدُنا حبیب عَجَمی فارسی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت بصرہ (عراق) میں ہوئی اور 3 ربیعُ الآخر 156ھ کو وصال فرمایا۔ مزار شریف محلہ بشار بغداد میں ہے۔ آپ مشہور تابعی بزرگ حضرت خواجہ حسن بَصَری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے شاگرد و خلیفہ، مشہور ولیِ کامل، مُستجابُ الدُّعاء، صاحبِ کرامت اور عابد و زاہد ہیں۔(شانِ اولیاء، ص63)

(2) حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عثمان سعید حِیْری نیشاپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 203ھ کو "رے" (موجودہ تہران) ایران میں ہوئی اور 22 ربیعُ الآخر 298ھ کو وصال نیشاپور (صوبہ خراسان رضوی، ایران) میں فرمایا۔ آپ امامِ زمانہ، محدّثِ وقت، صوفیِ باصفا اور اکابر اولیا سے ہیں۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 22/149، 152، طبقاتِ امام شعرانی، جزء:1، ص123) (3) خواجۂ چشت حضرتِ سیِّدُنا خواجہ ابو اسحاق شرفُ الدّین شامی عَلَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت عَکّہ (اب یہ فلسطین کا ایک شہر ہے) شام میں ہوئی۔ یہیں آپ نے 14 ربیعُ الآخر 343ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع، زُہد و تقویٰ میں مشہور، صاحبِ کرامت اور سلسلۂ چشتیہ کے اہم ترین شیخ ہیں۔(عباد الرحمٰن، 1/90، خزینۃ الاصفیاء، 2/37، 38) (4) بانیِ سلسلۂ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثُ الاعظم حضرتِ سیّد محیُ الدّین ابو محمد عبد القادر جیلانی حَسَنی حُسینی حنبلی علیہ رحمۃ اللہ الوَلی کی ولادت 470ھ کو جیلان (ایران) میں ہوئی اور 11 ربیعُ الآخر 561ھ کو بغداد شریف (عراق) میں وصال فرمایا، آپ جیّد عالمِ دین، بہترین مدرّس، پُر اثر واعظ، مصنّفِ کتب، فقہا و محدّثین کے استاذ، شیخُ المشائخ اور مؤثّر ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کا مزارِ مبارک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلّیات ہے۔(بہجۃ الاسرار، ص171، طبقاتِ امام شعرانی، جزء:1، ص178، مرآۃ الاسرار، 563، 571) (5) سلطانُ التّارکین، حضرت صوفی حمیدُ الدّین سُوالی ناگوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت سُوال (مضافاتِ اجمیر صوبۂ راجستھان) ہند میں ہوئی۔ 29 ربیعُ الآخر 673ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک ناگور شریف (صوبۂ راجستھان) ہند میں ہے۔ آپ تلمیذ و خلیفہ خواجہ غریب نواز، صوفیِ کامل، مصنّفِ کتب اور اکابر اولیا میں سے ہیں۔(تحفۃ الابرار، ص89، 90، مرآۃ الاسرار، ص677، 682، تذکرہ علمائے ہند، ص170) (6) استاذِ صاحبِ کنز العُمّال، حضرتِ سیّدنا ابو المعارف قطبُ الدّین مصطفٰے بن کمالُ الدّین بَکْری دِمَشقی خَلْوَتی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1099ھ دِمَشق میں ہوئی اور 18 ربیعُ الآخر 1162ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک قبرستان مُجاوِرین قَرافۃُ الکبریٰ قاہرہ مصر میں ہے۔ آپ استاذُ العُلَماء، دو سو سے زائد کتب کے مصنّف، سلسلۂ خلوتیہ کے مرشدِ کبیر، شیخُ الصّوفیاء، صاحبِ کشف و کرامات اور فقہائے احناف سے تھے۔ اَلْوِرْدُ الْمَنْهُوْلُ الْاَصْفٰی فِیْ مَوْلِدِ الرَّسُوْل آپ کی کتاب ہے۔(الشیخ مصطفیٰ البکری حیاتہ وآثارہ، جامع کراماتِ اولیا، 3/624، 644، جہان امام ربانی، 6/50)

(7) بانیِ سلسلۂ نقشبندیہ مجدّدیہ مرادیہ، شیخُ الاسلام حضرت سیِّدُنا محمد مراد بن علی بُخاری اُزبکی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت سمرقند اُزبکستان میں 1050ھ کو ہوئی اور 12 ربیعُ الآخر 1132ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک مدرسہ درسخانہ محلّہ نیشانجی پاشا (استنبول) ترکی میں ہے۔ آپ فقیہِ حنفی، محدّثِ وقت، جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ، مصنّفِ کتب، بانیِ مدرسہ نقشبندیہ بَرّانیہ و مرادیہ دِمَشق اور صاحبِ کرامات اولیا سے ہیں۔(معجم

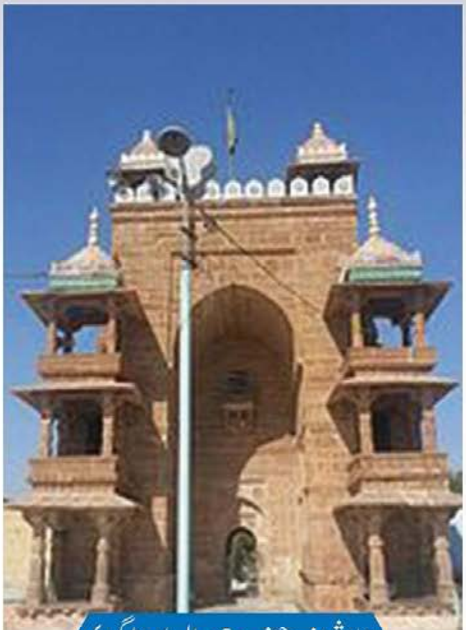

مزار شریف حضرت حمید الدین ناگوری

المؤلفین، 3/839، 840، الاعلام للزرکلی، 7/199) 8 بانیِ سلسلہ معمرہ منوّریہ، حضرتِ سیّدُنا شاہ منوّر علی عمر دراز قادری بغدادی الٰہ آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کی ولادت 491ھ کو بغداد (عراق) میں ہوئی اور (708 سال کی) طویل عمر پاکر 15 ربیعُ الآخر 1199ھ کو الٰہ آباد (یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ شیخ ضیاءُ الدّین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے بھانجے، حضور غوثِ اعظم کے بزرگ ترین خادم، حضرتِ سیّد کبیرُ الدّین دولہ کے خلیفہ اور اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔(تاریخ مشائخ قادریہ، 2/192 تا 197، حقیقت گلزار صابری، ص150)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

9 مؤرّخِ اسلام حضرتِ سیّدُنا عبد الملک بن ہِشام حِمْیَری شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی بصرہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ مصر میں 13 ربیعُ الآخر 218ھ کو وصال فرمایا۔ آپ علمِ نسب و نحو کے امام، مؤرخ اور محدِّث تھے۔ اپنی کتاب اَلسِّیْرَۃُ النَّبَوِیَّۃ لِاِبْنِ ھِشَام کی وجہ سے مشہور ہوئے۔(وفیات الاعیان، 3/150) 10 حافظُ الحدیث ابنِ عبدُ البَرّ ابو عمر یوسف بن عبد اللہ قُرْطُبی مالکی علیہ رحمۃ اللہ الوَالی کی ولادت 368ھ کو قُرْطُبہ (Córdoba) اُنْدَلُس (موجودہ اسپین Spain) میں ہوئی۔ 29 یا 30 ربیعُ الآخر 463ھ کو وصال فرمایا، شاطِبہ (Xàtiva)، بَلَنْسِیَہ، اُنْدَلُس میں دفن کیا گیا۔ آپ مجتہدُ الاسلام، محدثِ عصر، امامِ زمانہ، شیخ علماءِ اُنْدَلُس، قاضیِ اُشْبُونہ و شَنْتَرِین، مؤرخِ اسلام اور 27 سے زیادہ کتب کے مصنّف تھے۔ اَلْاِسْتِیْعَاب فِیْ مَعْرِفَۃِ الْاَصْحَاب آپ کی مشہور کتاب ہے۔ (وفیات الاعیان، 5/428 تا 432) 11 قاریُ الہدایہ حضرت امام سراجُ الدّین عمر خیّاط حنفی مصری علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت محلہ حسینیہ قاہرہ مصر میں ہوئی اور ربیعُ الآخر 829ھ کو وصال فرمایا، تدفین حَوش الاَشرف برسبائی نزد جامعہ برقوقیہ قاہرہ مصر میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، جامعِ منقول و معقول، استاذُ العُلَماء، فقیہِ حنفی، شیخِ طریقت تھے۔ فتاویٰ قاریُ الہدایہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔(حدائق الحنفیہ، ص341، فتاویٰ قاری الہدایہ، ص6، 11) 12 شیخُ الاسلام امام زینُ الدّین قاسم بن قُطْلُوبُغَا مصری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت 802ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 4 ربیعُ الآخر 879ھ کو وصال فرمایا، تدفین بابِ مشہدِ قاہرہ میں ہوئی آپ حافظِ قراٰن، علومِ عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مؤرّخ، صاحبِ لسان، 116 کتب و رسائل کے مصنف، بہترین مناظر، حسناتِ دہر اور اکابر فقہائے احناف میں سے ہیں۔ اہم کتب میں تاجُ التَّراجم اور مجموعہ رسائل ہیں۔ (حدائق الحنفیہ، ص360، شذرات الذہب، 7/470) 13 عظیم حنفی فقیہ حضرت شیخ ابراہیم بن محمد حَلَبی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت تقریباً 866ھ حَلَب شمال مغربی شام میں ہوئی اور 10 ربیعُ الآخر 956ھ کو وصال فرمایا اور قسطنطنیہ میں دفن کئے گئے۔ آپ امام و خطیب جامع مسجد سلطان محمد فاتح (استنبول، ترکی) فقیہِ عصر، محدثِ زمانہ، کئی کتب کے مصنّف اور مشاہیر فقہائے احناف سے تھے۔ غُنْیَۃُ الْمُتَمَلِّیْ اور مُلْتَقَی الْاَبْحُر آپ کی تصانیف ہیں۔(حدائق الحنفیہ، ص400، وفیات الاخیار، ص13) 14 امام قطبُ الدّین محمد بن احمد نَہْرَوَانی ہندی مکی قادری حنفی علیہ رحمۃ اللہ القَوی کی ولادت 917ھ کو مرکزُ الاولیاء لاہور میں ہوئی۔ 26 ربیعُ الآخر 990ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ آپ امامِ وقت، مفتیِ احناف مکّۂ معظّمہ، مدرّس و خطیبِ حرم، مؤرّخِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور 13 سے زائد کتب کے مصنف تھے۔(حدائق الحنفیہ، ص522، دیوان الاسلام، 4/15، شذرات الذہب، 8/420)

15 خلیفۂ اعلیٰ حضرت علّامہ شیخ جمال بن امیر بن حسین مالکی قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادِی کی ولادت 1285ھ کو مکّہ شریف میں ہوئی۔ وفات 19 ربیعُ الآخر 1349ھ کو فرمائی، مکّہ شریف میں دفن کئے گئے۔ آپ امام مالکی، مدرّسِ حرم، مصنّفِ کتب، جسٹس شَرْعی عدالت، رکنِ مجلس اعلیٰ محکمۂ تعلیم اور مُقَرِّظِ اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ و حُسَامُ الْحَرَمَیْن تھے، آپ کی کتب میں ”اَلثَّمَرَاتُ الْجَنِیَّۃ فِی الْاَسْئِلَۃِ النَّحْوِیَۃ“ مشہور ہے۔

(مختصر نشر النور والزھر، ص163، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماء مکۂ مکرمہ، ص149 تا 151)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن اَولیائے کرام اور عُلَمائے اسلام کا وِصال ہوا، ان میں سے 31 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ اور 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** (1) حضرت عُمَیر بن رِئاب قُرَشی سَہمی رضی اللہ عنہ ابتدائی مسلمانوں سے ہیں، حَبَشَہ پھر مدینہ شریف ہجرت کرنے کا شَرَف پایا۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی، آپ جنگِ عَیْنُ التَّمْر (صوبۂ کربلا، عراق) میں شہید ہوئے اور یہیں دَفن کئے گئے۔ یہ جنگ ربیعُ الآخر 12ھ میں ہوئی۔ (اسد الغابہ، 4/310، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، 1/10) (2) حضرت ابو نعمان بشیر بن سَعْد خَزْرَجی انصاری رضی اللہ عنہ بیعتِ عُقبہ میں اسلام لائے اس لئے السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ سے ہیں، غزوۂ بَدْر سمیت تمام غَزَوات میں شریک ہوئے، نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں شعبان میں سَرِیّۂ فَدَک اور شوّال میں وادیِ قُریٰ روانہ فرمایا، یومِ سَقِیفَہ کو اَنصار میں سب سے پہلے آپ نے حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کی۔ آپ ربیعُ الآخر 12ھ کو جنگِ عَیْنُ التَّمْر میں شہید ہوئے اور یہیں دَفْن کئے گئے۔ (الاصابہ، 1/442، الاستیعاب، 1/252) **اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام:** (3) مشہور صُوفی بزرگ حضرت شیخ فریدُ الدّین محمد عطّار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 513ھ میں نیشاپور کے قصبۂ کرگین (خُراسان) ایران میں ہوئی۔ 29 ربیعُ الآخر 627ھ کو شہید ہوئے، آپ کا مزارِ مبارک محلّہ شادباغ نیشاپور (خراسان) ایران میں مَرجَعِ خواص و عوام ہے۔ آپ ماہرِ طِبّی اَدْوِیات، صاحبِ دیوان فارسی شاعر، بہترین اَدیب و مُصنّف اور عارفِ ربّانی تھے۔ آپ کی تصانیف میں سے تَذْکِرَۃُ الْاَوْلِیَاء، اَسرار نامہ اور مَنْطِقُ الطَّیْر یادگار ہیں۔ (مرآۃ الاسرار، ص669 تا 672، وفیات الاخیار، ص74) (4) حضرت پیر عبدالملک امانُ اللہ پانی پتی قادری رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے اور 12 ربیعُ الآخر 957ھ کو پانی پت (ہریانہ ہند) میں وِصال فرمایا، آپ عالمِ دین، ولیِّ کامل، کُتُبِ تَصَوُّف پر عُبُور رکھنے والے تھے اور آپ کی تحریر کردہ کُتُب میں علّامہ جامی کی کتاب لَوَائح کی شرح "اَشِعَّۃُ اللَّوَائِح" بھی ہے۔ (اخبار الاخیار فارسی، ص241 تا 243) (5) جدِّ اَمجد ساداتِ قُطْبی حضرت قُطْبُ الدّین بِیْنادِل قَلَندر قادری رحمۃ اللہ علیہ خاندانِ غوثیہ رَزّاقیہ کے عظیمُ المَرتَبت فرد، ولیِّ کامل، صاحبِ تَصرُّف اور سلسلہ سُہْرَوَرْدِیہ قادریہ قلندریہ کے اہم شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال 17 ربیعُ الآخر 1057ھ کو ہوا، مَزارِ مبارک جونپور (یوپی، ہند) کچہری روڈ پر ایک اِحاطے میں ہے۔ (تذکرۃ الانساب، ص124) (6) بانیِ سلسلہ قادریہ وارِثیہ حضرت مولانا سیّد محمد وارِث رسول نُما قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک عِلمی گھرانے میں 1087ھ کو بنارس (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں 10 ربیعُ الآخر 1166ھ میں وِصال فرمایا، مزار محلّہ کوئلہ مَن (نزد مچھندری) بنارس میں ہے، آپ عُلوم و فُنون میں ماہر، استاذُ العُلَماء، کئی کُتُب کے مُحَشِّی و مُصَنّف اور شیخِ طریقت تھے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کثرت سے زیارت کرنے اور کروانے کی وجہ سے رسول نُما مشہور ہوئے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، 2/166 تا 176) (7) ولیِّ شَہِیر، قُطبِ عالَم حضرت سیّد عالَم شاہ بخاری سُہْرَوَردی رحمۃ اللہ

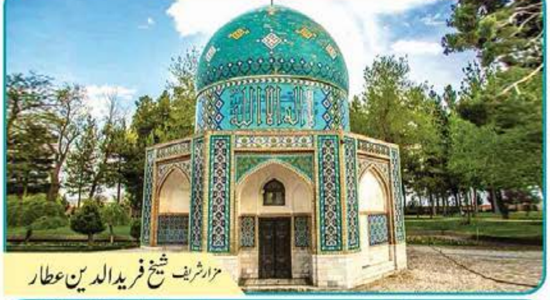

مزار شریف شیخ فریدالدین عطار

مزار شریف قطب الدّین بینا دل قلندر

مزار شریف سیّد وارِث رسول نُما قادری

علیہ نہایت سخی، صاحبِ کرامت اور ولیِ کامل تھے، آپ کا مزار ایم اے جناح روڈ جامع کلاتھ مارکیٹ کراچی میں مَرْجَعِ خَلائق ہے۔ آپ کی پیدائش 999ھ اُوچ شریف (نزد احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور پنجاب) اور وفات 25ربیعُ الآخر1046ھ کو کراچی میں ہوئی۔ (تذکرہ اولیائے سندھ، ص245، نوائے وقت، 5 جنوری2018ء) 8 رابع حضرت خواجہ حافظ مقبولُ الرّسول لِلّٰہی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1323ھ کو آستانہ عالیہ للّٰہ شریف (تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم) میں ہوئی اور 14ربیعُ الآخر1368ھ کو وصال فرمایا، مزار للّٰہ شریف میں ہے۔ آپ اُردو وفارسی میں ماہر، شریعت پر عمل کرنے اور کروانے کے جذبے سے سَرشار، بارُعب مگر مِلنسار و ہمدرد تھے۔ (تاریخ مشائخ نقشبندیہ، 631تا653) 9 نواسۂ امیرِ ملّت حضرت مولانا حافظ پیر سیّد حیدر حُسین علی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1336ھ اور وفات 27ربیعُ الآخر1407ھ کو ہوئی، روضۂ امیرِ ملّت (علی پور سیّداں شریف ضلع نارووال پنجاب) سے مُلحقہ حُجرے میں مزار ہے۔ آپ فاضلِ دارُ العُلُوم نقشبندیہ جماعتیہ علی پور شریف، پابندِ شریعت، صاحبِ جُود و سخاوت، کئی مساجد و مدارِس کے بانی، خلیفۂ امیرِ ملّت سیّد جماعت علی شاہ مُحدّثِ علی پوری اور تبلیغِ دین وترویجِ سلسلہ کے لئے کثیر شہروں کا سفر کرنے والے تھے۔ (تذکرہ خلفائے امیرِ ملت، ص409) **عُلَمائے اسلام** رحمہم اللہ السّلام: 10 قاضیِ مکّہ حضرت امام سلیمان بن حَرْب اَزْدِی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 140ھ بَصرہ میں ہوئی اور یہیں ربیعُ الآخر224 کووصال فرمایا، آپ عظیم مُحدّث، حدیث کے ثِقہ راوی، امام بخاری، امام ابوداؤد اورامام دارمی جیسے مُحدّثین کے شیخ ہیں۔ آپ پانچ سال قاضیِ مکّہ رہے۔ (تاریخ بغداد، 9/34تا38) 11 امامُ الحَرَمَیْن ابوالمَعالی عبدُ الملک جُوَیْنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ایک علمی گھرانے میں 419ھ کو جُوَیْن سَبزوَار نزد نیشاپور (ایران) میں ہوئی اور بُشْتَنِقان نزد نیشاپور میں 25ربیعُ الآخر 478ھ کو وِصال فرمایا، آپ کی تُرْبَت اسی شہر کے قدیمی حصّے کے قبرستان "تلاجرد" میں ہے۔ آپ علمِ فقہ، اُصول اور عقائد پر کامل دَسترس رکھنے والے عظیم فقیہ، عَبْقَری شخصیت کے مالک، ایک درجن سے زیادہ کُتُب کے مُصنّف، بانیِ مدرسہ نظامیہ نیشاپور، استاذِ امام غزالی اور اکابر عُلمائے شَوافع سے ہیں۔ کتاب "نِهَايَةُ الْمَطْلَبْ فِيْ دِرَايَةِ الْمَذْهَب" آپ کی یادگار ہے۔ (وفیات الاعیان، 2/80، 81)

مزار شریف حضرت عالَم شاہ بخاری

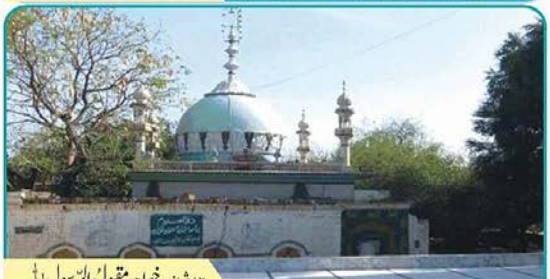
مزار شریف خواجہ مقبولُ الرّسول لِلّٰہی

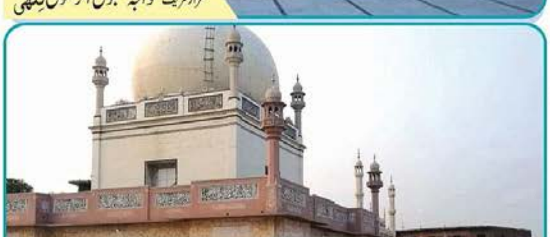
مزار شریف سید حیدر حسین شاہ

12 قاضیُ القُضاۃ، سَعْدُ الدّین سَعْد بن محمد دَیْری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 768ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور مِصر میں 9ربیعُ الآخر867ھ کو وفات پائی، آپ نے علمِ دین اپنے والد شیخُ الاسلام شمسُ الدّین محمد دَیری سے حاصل کیا، آپ آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے حنفی عالم، قاضی، درسِ تفسیر میں یکتا، مفتیِ اسلام، چند کتابوں کے مُصنِّف اور تقریباً24سال مصر کے قاضیُ القُضاۃ رہے۔ (الفوائد البھیۃ، 102تا104) 13 استاذُ العُلَماء حضرت مولانا قاضی محمد گوہر علی صُوفی عَلَوی رحمۃ اللہ علیہ موضع لودے (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے اور 5ربیعُ الآخر1370ھ میں وصال فرمایا۔ موضع لودے میں دَفْن کئے گئے۔ آپ جیّد عالمِ دین، مدرّسِ درسِ نِظامی، آستانہ عالیہ چُورہ شریف کے مرید و خلیفہ، شاعرِ اسلام اور کئی کتب کے مُصنّف ہیں۔ "جَوَاهِرِ عَلْوِيَه بِاَشْعَارِ الصَّرْفِيَةِ وَالنَّحْوِيَةِ" آپ کی 28 کُتُب میں سے ایک ہے۔ (معارف رضا سالنامہ 2007، ص221، ماہنامہ الحقیقہ، تحفظ ختم نبوت نمبر، 2/851) 14 استاذُ العُلَماء، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پنڈی گھیپ (ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں 1333ھ کو پیدا ہوئے اور یہیں 15 ربیعُ الآخر1417ھ کو وصال فرمایا، آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ دارُ العُلُوم مَنْظَرِ اسلام بریلی شریف، بہترین مدرّس اور مُحرِّر تھے۔ (تذکرہ علمائے اہلِ سنت، ضلع اٹک، ص297، 299)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

رَبیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 45 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: ❁ **شہدائے سَریۂ محمد بن مَسلَمہ:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ربیعُ الآخر 6ھ میں حضرت محمد بن مَسلَمہ رضی اللہ عنہ کو 10 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ ذُوالقُصَّہ (مدینے سے 24 میل کے فاصلے پر موجود ایک مقام) کے قبائل بنی مَعَویہ، بنی عُوَال اور بنی ثَعْلَبَہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہوگئے۔[1]

اولیاو مشائخ کرام رحمہمُ اللہ السَّلام: 1 شیخِ طریقت حضرت سیّد سکندر ترمذی مَنگلوری رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، علمِ شریعت و طریقت میں کمال حاصل کرنے کے بعد خلافت سے نوازے گئے، سلطان فیروز شاہ کی فوج میں خدمات سرانجام دیں، مخدوم پور (منگلور، کرناٹک ہند) میں مسجد و خانقاہِ سہروردیہ بنائی، آپ کا وصال 10 ربیعُ الآخر 825ھ میں ہوا۔[2] 2 بالا پیر حضرت شیخ عبدُ الکبیر بن شیخ عبد القدوس چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ ولی اِبنِ ولی، اپنے والد صاحب کے مرید و خلیفہ اور صاحبِ کرامات تھے، آپ کا وصال 26 ربیعُ الآخر 947ھ کو ہوا، مزار دہلی ہند میں ہے۔[3] 3 جد آلِ عطاس الاکبر حضرت حبیب عمر بن عبد الرّحمٰن راتب العطاس باعلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 992ھ کو موضع اَللِّسْك (عَیْنات) یمن میں ہوئی اور وصال نفحون ضلع حریضہ میں 23 ربیعُ الآخر 1072ھ کو فرمایا۔ یہیں مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مصلحُ الاُمّت اور کثیر عُلما و مشائخ کے استاذ و شیخ ہیں۔[4] 4 جدِّ امجد اولیائے بیجاپور اور اورنگ آباد حضرت مولانا قاضی ابوالحسن صدیقی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ جیّد عالمِ دین، ولیِ کامل اور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی افواج کے قاضی تھے۔ آپ کا وصال 11 ربیعُ الآخر 1097ھ میں ہوا، آپ کا مزار محلہ غازی پور احمد آباد گجرات ہند میں ہے۔[5] 5 دریائی پیر حضرت سیّد علی اصغر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بارھویں صدی ہجری میں ہوئی اور 28 ربیعُ الآخر 1200ھ کو دریائے سندھ میں فوت ہوئے، آپ کا مزار درگاہ نورائی شریف (ضلع ٹنڈو محمد خان سندھ) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ رزّاقیہ کے چشم و چراغ، صاحبِ کرامات ولیُّ اللہ اور صاحبِ مجاہدہ تھے۔[6] 6 پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1305ھ

مزار حضرت حبیب عمر بن عبد الرّحمٰن العطاس رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

کو خاندانِ شاہِ ولایت امروہی مرادآباد میں پیدا ہوئے، تعلیم و تربیت "اَلْوَر" میں ہوئی، آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت اور عظیم روحانی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا وصال 11ربیعُ الآخر 1366ھ کو کراچی میں ہوا، مزار بارگاہِ واحدیہ (سخی حسن چورنگی، نارتھ ناظم آباد) کراچی میں ہے۔(7)

عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام: 7 شیخُ الاسلام حضرت ابو الولید ہشام بن عبدالملک باہلی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 133ھ میں ہوئی اور ربیعُ الآخر 238ھ میں وصال فرمایا، آپ تبع تابعی حضرت شعبہ بن حجاج کے شاگرد، ثقہ راوی حدیث، امامِ زمانہ، فقیہ و محدث، استاذُ المحدثین اور ذہین ترین افراد میں سے تھے۔(8) 8 امامُ الحدیث حضرت تقیُّ الدّین ابو عَمْرو عثمان کردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شہرزور کردستان عراق میں 577ھ کو ہوئی اور دمشق میں 25ربیعُ الآخر 643ھ کو وصال فرمایا، آپ کو صوفیہ قبرستان میں باب النصر کے باہر دفن کیا گیا، آپ علمِ تفسیر، حدیث، فقہ اور اَسماءُ الرِّجال کے عظیم عالمِ دین تھے، دمشق کے کئی مدارس میں استاذ رہے، آپ کی 12 کتب میں "مقدمۃ ابن الصلاح فی علوم الحدیث" کو عُلما میں بہت پزیرائی حاصل ہوئی۔(9) 9 خطیب دمشق حضرت امام احمد بن ابو بکر رومی خَربیری نے 14ربیعُ الآخر 719ھ کو وصال فرمایا، آپ جیّد حنفی عالم، استاذُ العلماء اور شیخِ کبیر تھے۔(10) 10 قطبُ المِلّت والدین حضرت علّامہ مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع پیر کوٹ سدانہ ضلع جھنگ میں ہوئی اور 25 ربیعُ الآخر 1379ھ کو وصال فرمایا، مزار قطب آباد چک 232 جو تیانوالہ ضلع جھنگ میں ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، حاذِق طبیب، جامعِ اصول و فروع، مناظرِ اہلِ سنّت، مصنفِ کُتب، مرید و خلیفہ امیرِ مِلّت اور استاذُ العلماء ہیں، بانیِ جامعہ قطبیہ رضویہ حضرت علّامہ محمد عبدالرشید جھنگوی آپ کے جانشین تھے۔(11) 11 شیخُ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا مفتی عبدُ الحمید قادری رحمۃ اللہ

مزار دریائی پیر حضرت سیّد علی اصغر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت علّامہ مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

علیہ کی ولادت 1319ھ کو قصبہ آنولہ (ضلع بریلی یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 2ربیعُ الآخر 1393ھ کو نواب شاہ (سندھ) پاکستان میں ہوا، آپ حافظِ قرآن، جیّد عالمِ دین، فاضلِ بریلی شریف، اچھے مقرّر و مُدرّس اور امام و خطیب جامع مسجد نواب شاہ تھے۔(12) 12 استاذُ العُلَماء حضرت مولانا مفتی محمد نعمان غورغشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1332ھ کو موضع ڈھیری سرا (غورغشتی، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 5ربیع الآخر 1436ھ میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخُ الحدیث تھے۔(13)

---

(1) مغازی الواقدی، جز2، ص551، زرقانی علی المواھب، 3/121 (2) تذکرۃ الانساب، ص208 تا 210 (3) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 3/80 (4) رحلۃ الاشواق القویۃ الی مواطن السادۃ العلویۃ، ص109 تا 112 (5) تذکرۃ الانساب، ص59 (6) تذکرۂ اولیاءِ سندھ، ص237 (7) اللہ والے، کلیاتِ مناقب، ص689 (8) طبقات ابن سعد، 7/227، تاریخ اسلام، 16/437 تا 449 (9) وفیات الاعیان، 3/212، شذرات الذھب، 5/343 (10) الجواھر المضیہ، 1/62 (11) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص401 (12) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص215 (13) تذکرہ علماءِ اہلِ سنّت، ضلع اٹک، ص294 تا 296۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظّام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 57 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:

1 صحابیِ رسول حضرت مِسْوَر بن مَخْرَمہ رضی اللہ عنہما کی پیدائش سن 2 ہجری میں ہوئی۔ آپ صحابی ابنِ صحابی، حضرت عبدُ الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھانجے، ثقہ راویِ حدیث، مجاہدِ جہادِ مِصر و اَفریقہ، صاحبِ علم و فضل، خیر خواہِ مسلم سے سرشار تاجر، صائمُ الدہر، خوفِ خدا اور عبادتِ شاقّہ کے پیکر تھے۔ خلافتِ حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما میں آپ کے وزیر و مشیر تھے، محاصرۂ مکّۂ اوّل میں ربیعُ الاول یا یکم ربیعُ الآخر 64ھ کو شہید ہوئے۔ جنّتُ الْمَعْلٰی میں دفن کئے گئے۔(1)

✻ **شہدائے محاصرۂ مکّۂ مکرمہ اوّل:** یزیدی لشکر نے 25 یا 26 محرمُ الحرام 64ھ کو حضرت عبدُ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور آپ کے رفقا کا مکّۂ مکرّمہ میں محاصرہ کیا جو کہ تقریباً 64 دن جاری رہا، اس میں کئی صحابہ اور دیگر مجاہدین شہید ہوئے، یہ محاصرہ 10 ربیعُ الآخر 64ھ کو یزید کے مرنے کی خبر پر ختم ہوا۔(2)

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السَّلام:

2 آغا شہید حضرت سیّد بدیعُ الدّین گیلانی قادری رحمۃُ اللہ علیہ خاندانِ غوثِ اعظم کے چشم و چراغ، ولیِّ کامل، علم و عمل کے پیکر اور مجاہدِ اسلام تھے، آپ بغداد سے برِّعظیم میں تشریف لائے، تحصیل شکر گڑھ میں 5 ربیعُ الآخر 904ھ کو جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے، مزار سہاری (تحصیل شکر گڑھ، ضلع نارووال، پنجاب) میں مرجعِ خاص و عام ہے۔(3)

مزار آغا شہید حضرت سیّد بدیعُ الدّین گیلانی قادری رحمۃُ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا محمد کاظم قلندر کاکوروی رحمۃُ اللہ علیہ

3 شہزادۂ خاندانِ غوثیہ حضرت شیخ سیّد شرفُ الدّین قاسم حموی رحمۃُ اللہ علیہ خاندانِ غوثِ اعظم کے چشم و چراغ، شیخِ وقت، جَوّاد و سخی اور مریدین کی تربیت و فلاح کے لئے کوشش کرنے والے تھے، آپ کا وصال 6 ربیعُ الآخر 916ھ کو ہوا۔(4)

4 ولیِّ کامل حضرت سیّد میراں بخاری رحمۃُ اللہ علیہ خاندانِ جلالیہ بخاریہ کے فرزند، صاحبُ الفیض اور سورت (صوبہ گجرات) ہند کے اَہلُ اللہ سے تھے۔ آپ کا وصال 19 ربیعُ الآخر 1221ھ کو ہوا، مزار شریف اوڑپار سورت میں ہے۔(5)

5 نصیرُ المِلّت والدّین حضرت مولانا محمد کاظم قلندر کاکوروی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 1158ھ کو دہلی میں ہوئی اور 21 ربیعُ الآخر 1221ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اندرون تکیہ شریف کاکوری (نزد لکھنؤ یوپی) ہند میں ہے جو خانقاہِ کاظمیہ کے نام سے معروف ہے۔ آپ عالمِ باعمل، شیخِ طریقت، قطبُ الارشاد، صاحبِ دیوان شاعر، سلسلہ قلندریہ کے عظیمُ المرتبت بزرگ اور بانیِ خانقاہِ کاظمیہ تکیہ شریف ہیں۔ آپ کا دیوان نغماتُ الاسرار (سائٹ رَس) شائع شدہ ہے۔(6)

6 پیرِ طریقت حضرت میاں مراد علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش آڑہ (موجودہ نام موہڑہ ماڑی، نزد کونتریلہ، تحصیل گوجر خان، ضلع راولپنڈی) میں 1261ھ کو ہوئی اور پہلی ربیعُ الآخر 1343ھ کو وفات پائی، موہڑہ ماڑی قبرستان میں دفن کئے گئے، آپ سلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت، خواجہ شمسُ العارفین کے خلیفہ اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے۔ (7)

7 شیخُ المشائخ، سرکارِ اقدس حضرت الحاج شاہ محمد تیغ علی آبادانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1300ھ میں ہوئی اور پہلی ربیعُ الآخر 1378ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک سُرکانہی شریف (ضلع مظفر پور، بہار، ہند) میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ نے مدرسہ عالیہ کلکتہ سے تعلیم حاصل کی، سلسلہ آبادانیہ میں بیعت و خلافت کا شرف پایا، سلسلہ فریدیہ اور مجیبیہ سے بھی خلافت حاصل ہوئی۔ آپ پابندِ شرع اور متبعِ سنّت بزرگ، بانیِ مدرسہ علیمیہ انوارُ العلوم و خانقاہ آبادانیہ سرکانہی ہیں۔ (8)

عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:

8 ساقیِ علم و عرفان حضرت مولانا سلطان محمود سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1245ھ کو سدوال ضلع چکوال کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 29ربیعُ الآخر 1317ھ کو وصال فرمایا، مزار سدوال میں ہے۔ آپ علومِ عقلیہ و نقلیہ کے ماہر، بہترین مُدرّس، خلیفۂ شمسُ العارفین پیر سیال لجپال، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ تھے۔ عرصۂ دراز تک اپنے آبائی مدرسے میں تدریس فرمائی۔ (9)

9 رہبرِ شریعت و طریقت حضرت مولانا پیر عبدالغنی صابری ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1311ھ کو دسوہہ، ضلع ہوشیارپور (مشرقی پنجاب، ہند) میں ہوئی اور 8ربیعُ الآخر 1379ھ لاہور میں وصال فرمایا، بادامی باغ ریلوے اسٹیشن سے شمال کی جانب مزار واقع ہے۔ آپ عالمِ دین، متحرک مبلغ، کثیرُ السفر، محبُ العلماء اور حضرت شاہ سراج الحق گورداسپوری چشتی کے خلیفہ تھے۔ (10)

10 استاذُ العلماء، محدثِ وقت حضرت مولانا محمد ایوب خان جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت زخی چارباغ (اکبر پورہ، پشاور) کے ایک علمی گھرانے میں 1250ھ کو ہوئی اور یہیں 7ربیعُ الآخر 1335ھ کو وصال فرمایا، آپ علومِ معقول و منقول کے جامع، علمائے حرمین سے سندِ مکی حاصل کرنے، مسجدِ نبوی میں درسِ حدیث کی سعادت پانے والے، کئی کُتب کے مصنف، پشاور کے مشہور عالمِ دین اور

مزار حضرت الحاج شاہ محمد تیغ علی آبادانی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا پیر عبدالغنی صابری ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ امیرِ ملت تھے، زندگی بھر مدرسہ تعلیمُ القرآن پشاور میں درسِ حدیث دیتے رہے۔ کتاب "تُحْفَةُ الْفُحُول فِي الِاسْتِغَاثَةِ بِالرَّسُول" آپ کی یادگار ہے۔ (11)

11 عالمِ شہیر مولانا مفتی محمد یار خلیق فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت جوڑہ کلاں (شاہ پور، ضلع سرگودھا) میں 1240ھ کو ہوئی اور 14ربیعُ الآخر 1356ھ کو لاہور میں وصال فرمایا، تدفین اِچھرہ موڑ لاہور کے قبرستان میں ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، استاذ العلماء، مفتیِ اسلام، شاعر و ادیب، مصنفِ کُتب اور خطیبِ سنہری مسجد تھے، "صلوٰۃ مسعودی" آپ کی کتاب ہے۔ (12)

---

(1) الاستیعاب، 3/455، تاریخ ابن عساکر، 58/162، 163، 169، الزہد لامام احمد، ص 220 (2) اسد الغابۃ، 3/246، الاستیعاب، 3/456 (3) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/87 تا 97 (4) اتحاف الاکابر، ص 402 (5) تذکرۃ الانساب، ص 235 (6) تذکرہ مشاہیر کاکوری، ص 362 تا 364 (7) فوز المقال، 7/360، 367 (8) موسوعہ اسلامیہ، شخصیات، 21/159 تا 172 (9) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 30، 32 (10) تذکرہ اکابر اہلسنت، ص 252 تا 254 (11) تذکرہ خلفائے امیر ملت، ص 35 (12) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص 277۔

ربیع الآخر میں کی جانے والی آسان نیکیاں

ماہِ فاخر، ربیع الآخر کے تشریف لاتے ہی حضور سیدنا غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس ماہِ مبارک کو غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خصوصی نسبت حاصل ہے، اسی لئے عاشقانِ غوثِ اعظم اس مہینے کو ربیع الغوث بھی کہتے ہیں۔ ذیل میں چند آسان نیکیوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ ماہِ ربیع الآخر میں خود بھی ان نیکیوں پر عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی ان کی ترغیب دلا کر ثوابِ دارین کے حق دار بنیں۔

صالحین کا ذکرِ خیر کرنا

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ یعنی اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات کہنے سے بہتر ہے۔

(شعب الایمان، ج۴، ص۲۵۶، حدیث: ۴۹۹۳، بیروت)

کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جو صِرف اچھی بات کہنے کے لئے زَبان کو حرکت میں لاتے ہیں، نیک لوگوں کا تذکرہ بھی اچھی گفتگو میں شامل ہے اور باعثِ رحمت بھی۔

چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ج۷، ص۳۳۵، حدیث: ۱۰۷۵۰، بیروت) جامعِ صغیر میں ہے: انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذِکر کرنا عبادت ہے اور صالحین کا ذِکر (گناہوں کا) کفّارہ ہے۔ (جامع صغیر، ص۲۶۴، حدیث: ۴۳۳۱، بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نیک بندوں کے تذکرے کے وقت رحمتِ خداوندی کا نزول ہوتا ہے تو جس مقام پر نیک بندے خود موجود ہوں، وہاں کیوں نہ جُھوم جُھوم کر رحمت نازل ہوگی، لہٰذا نیک بندوں کی ظاہری زندگی میں ان کی صُحبت اور وصالِ ظاہری کے بعد ان کے مزارات

پر حاضری کو اپنا معمول بنالیجئے۔ وہاں نازل ہونے والی بے پایاں رحمتوں سے ہم بھی اپنا حصہ پانے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

جو عشقِ نبی کے جلووں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں
اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پہ سایہ کرتے ہیں

ہمیں بُزُرگوں کی باتیں سنایئے

محدّثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد چشتی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو بچپن ہی سے اپنے بُزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی، چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران اپنے استاذ صاحب سے عَرض کیا کرتے: ماسٹر جی! ہمیں بُزرگوں کی باتیں سنایئے اور حضور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طَیِّبَہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے۔ (حیاتِ محدثِ اعظم، ص ۳۲، لاہور)

ماہِ ربیع الآخر میں بالخصوص حضور سیّدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکرِ خیر کرنا سننا عین سعادت کی بات ہے۔ اس مقصد کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل "جنّات کا بادشاہ، مُنّے کی لاش اور سانپ نما جن" نیز مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب غوثِ پاک کے حالات کا پڑھنا، سننا نہایت مفید ہے۔

گیارہویں شریف

ماہِ ربیع الآخر میں کی جانے والی ایک آسان نیکی گیارہویں شریف ہے۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایصالِ ثواب کی فاتحہ کو ادباً گیارہویں شریف کہا جاتا ہے۔ حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "اس مہینہ میں ہر مسلمان اپنے گھر میں حضور غوثِ پاک، سرکارِ بغداد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فاتحہ کرے، سال بھر تک بہت برکت رہے گی۔ اگر ہر چاند کی گیارہویں شب کو یعنی دسویں اور گیارہویں تاریخ کی درمیانی رات کو مقرر پیسوں کی شیرینی مسلمان کی دُکان سے خرید کر پابندی سے گیارہویں کی فاتحہ دیا کرے تو رزق میں بہت ہی برکت ہوگی اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی پریشان حال نہ ہوگا، مگر شرط یہ ہے کہ کوئی تاریخ ناغہ نہ کرے اور جتنے پیسے مقرر کردے، اس میں کمی نہ ہو، اتنے ہی پیسے مقرر کرے، جتنے کی پابندی کرسکے۔ خود میں اس کا سختی سے پابند ہوں اور بفضلہٖ تعالیٰ اس کی خوبیاں بے شمار پاتا ہوں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ (اسلامی زندگی، ص ۱۳۲، مکتبۃ المدینہ کراچی) فاتحہ کا طریقہ جاننے کے لئے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **فاتحہ کا طریقہ** ملاحظہ فرمایئے۔ برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے نعتیہ دیوان "ذوقِ نعت" میں عرض کرتے ہیں:

کیا غور جب گیارہویں بارہویں میں
مُعمّا یہ ہم پر کُھلا غوثِ اعظم
تمہیں وصل بے فصل ہے شاہِ دیں سے
دیا حق نے یہ مرتبہ غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۵، گجرات، ہند)

قصیدۂ غوثیہ کے فوائد و برکات

اللہ پاک کا اپنے مُقرَّب بندوں پر ایسا خاص کرم ہے کہ اُن کی زبان سے نکلنے والے اَلفاظ اور قلم سے ظاہر ہونے والے نُقوش میں بھی برکت رکھ دیتا ہے۔ خلقِ خُدا اُن نُفوسِ قُدسیہ کے متبرَّک کلام کو اپنا وِرد و وَظیفہ بنا کر مصائب و آلام سے خلاصی پاتی اور دَارَین (دنیا و آخرت) کی سعادتیں حاصل کرتی ہے۔ اِس مبارک سلسلے کی ایک سنہری کَڑی غوثُ الاَغواث، قُطبُ الاَقطاب، غوثُ الاَعظم سیّد شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ کی طرف منسوب عربی قصیدہ بنام "قصیدۂ غوثیہ" بھی ہے۔ اس قصیدے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے اُوپر ہونے والے فضلِ خُداوندی کا ذکر فرمایا ہے، نیز تحدیثِ نعمت کے طور پر منصبِ وِلایت و معرفتِ الٰہی میں اپنے بلند مقام و اعلیٰ مرتبے سے دنیا والوں کو آگاہ فرمایا ہے۔ کثیر اَولیائے کِرام اور مشائخ عظام نے اس مبارک قصیدے کو بطورِ وَظیفہ اپنا کر اِس سے حاصل ہونے والے فوائد و برکات کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے بھی "مدنی پنج سورہ" میں "قصیدۂ غوثیہ" کو تحریر کرکے اِس کے دَس فوائد و برکات ذِکر فرمائے ہیں۔ اُن میں سے چند کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

قصیدۂ غوثیہ کے فوائد و برکات: ❁ اس قصیدے کا پڑھنا قُربِ خُداوندی حاصل ہونے کا ذریعہ ہے ❁ اس قصیدے کا وِرد قوّتِ حافظہ کو بڑھاتا ہے ❁ اس قصیدے کے پڑھنے والے کو عَربی پڑھنے میں بصیرت (مہارت) حاصل ہوتی ہے ❁ ہر مشکل اور سخت کام کے لئے 40 روز پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ کامیابی حاصل ہو گی ❁ ہر مرض و تکلیف سے نجات پانے کے لئے تین بار یا پانچ بار پڑھنا مُفید ہے ❁ تیل پر دَم کرکے آسیب زَدہ اور جن والے مریض کے جسم پر مَلیں، (آسیب یا جن) دفع ہو گا ❁ ظالم سے نَجات پانے کے لئے روزانہ پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ خلاصی نصیب ہو گی۔ (ماخوذ از: مدنی پنج سورہ، ص265، 266)

قصیدۂ غوثیہ مع ترجمہ

1 سَقَانِی الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَال ۔۔۔ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

محبت نے مجھے وَصْل (قُربِ الٰہی) کے پیالے پلائے، پس میں نے اپنے خمارِ محبت کو کہا کہ میری طرف آ

2 سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُئُوْسٍ ۔۔۔ فَهِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

پیالوں میں بھرا ہوا جامِ محبت میری طرف دوڑتا ہوا آیا، تو میں اپنے اَحباب کی مجلس میں جامِ محبت کے خُمار سے مست ہو گیا

3 فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا ۔۔۔ بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

میں نے تمام اَقطاب (اَولیا کی ایک خاص قسم) سے کہا کہ تم میرے حال کے پاس آکر ٹھہر جاؤ اور داخل ہو جاؤ کیونکہ تم میرے رفیق (ساتھی) ہو

4 وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ ۔۔۔ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ہمت اور مستحکم اِرادہ کرو اور جامِ معرفت پیو کہ تم میرا لشکر ہو کیونکہ ساقیِ قوم (صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم) نے میرے لئے جامِ محبت کو لَبالب بھر دیا ہے

5 شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ   وَلَانِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ
عشقِ حقیقی کا نشہ مجھ پر طاری ہونے کے بعد تم نے میرا بچا کُھچا جام پی لیا، لیکن میرے بلند مرتبے اور قُرب کو نہ پا سکے

6 مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ   مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّازَالَ عَالِیْ
تم سب (اَولیا) کا مقام بلند ہے، لیکن میرا مقام تمہارے مقام سے بھی اوپر ہے میری بلندی ہمیشہ رہے گی

7 اَنَافِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ   یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
میں بارگاہِ قُربِ الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں، ربِّ کریم نے مجھے بااختیار بنادیا ہے اور عظمت و جلال والا خُدا میرے لئے کافی ہے

8 اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ   وَمَنْ ذَافِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ
میں سفید باز ہوں ہر ولی پر غالب ہوں (جیسے سفید باز دیگر پرندوں پر غالب ہوتا ہے) (بتاؤتو!) کون ہے جس کو مجھ جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہو

9 کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ   وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ خلعت (لباسِ کرامت) پہنایا جس پر عزم اور ارادۂ مستحکم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کے تاج میرے سَر پر رکھے

10 وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ   وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
ربُّ العالمین نے مجھے اپنے رازِ قدیم پر مطلع (خبردار) کیا اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا مجھے عطا فرمایا

11 وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا   فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ
مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام اَقطاب پر حاکم بنایا ہے، پس میرا حکم ہر حال میں جاری اور نافذ ہے

12 فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ   لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
اگر میں اپنا راز دریاؤں پر ڈال دوں تو سارے دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور اُن کا نام و نشان تک نہ رہے

13 وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ   لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر ڈال دوں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں مِل جائیں (کہ اُن پہاڑوں اور ریت میں بالکل فرق نہ رہے)

14 وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ   لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
اگر میں اپنا راز آگ پر ڈال دوں تو وہ میرے راز سے بُجھ کر بالکل سَرد ہو جائے (اور اُس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے)

15 وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ   لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی
اگر میں اپنے راز کو مُردے پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کھڑا ہو جائے

16 وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ   تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ
مہینے اور زمانے جو گزرتے اور ختم ہوتے ہیں، مگر بلا شک و شبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں

17 وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاْتِیْ وَیَجْرِیْ   وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ
اور مجھ کو موجودہ اور آنے والے واقعات کی خبر اور اِطلاع دیتے ہیں (اے منکرِ کرامات!) جھگڑے سے باز آ

18 مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ   وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
اے میرے مرید! عشقِ الٰہی سے سرشار ہو اور خوش رہ اور (شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے)
بولتا رہ اور جو تیرا دل چاہے کر کیونکہ میرا نام بزرگ ہے

19 مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ   عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ
اے میرے مرید! اللہ کے سوا کسی سے مت ڈر، اللہ ربُّ العزت میرا پروَرْدگار ہے

اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے میں نے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیا ہے

20 طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ وَشَاءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

آسمان و زمین میں میرے نام کے ڈنکے بجائے جاتے ہیں، اور نیک بختی کے قاصد میرے لئے ظاہر ہو رہے ہیں

21 بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر (اُس کی عطا سے) میرا مُلک ہیں، جو میرے حکم کے تابع ہیں

اور میرا وقت میرے دل سے پہلے ہی صاف تھا (یعنی میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی پاکیزہ تھی)

22 نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمْعًا کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ

میں نے خُدا عَزَّوَجَلَّ کے تمام شہروں کی طرف دیکھا تو وہ سب مِل کر رائی کے دانہ کے برابر تھے

23 دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

میں (ظاہری و باطنی) علم پڑھتے پڑھتے قُطب بن گیا اور میں نے مخلص دوستوں کے آقا و مولا عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے سعادت کو پالیا

24 فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ مِثْلِیْ وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

اَولیاءُ اللہ کے گروہ میں میری مِثل کون ہے؟ اور علم اور تدبیر کرنے میں میری برابری کون کرسکے؟

25 رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

میرے مرید موسمِ گرما میں روزہ رکھتے ہیں اور راتوں کی تاریکی میں (عبادت کی روشنی کی وجہ سے) موتیوں کی طرح چمکتے ہیں

26 وَکُلٌّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالٖ

ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدم مبارک پر ہوں جو (آسمانِ رسالت کے) بدرِ کمال ہیں

27 نَبِیٌّ هَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ هُوَ جَدِّیْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

وہ نبیِّ مکرَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہاشمی، مکّی اور حجازی میرے جدِّ پاک ہیں، اِنہیں کی وِساطت (وسیلے) سے میں نے مخلص دوستوں کو پایا

28 مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالٖ

اے میرے مرید! تو کسی چغل خور سے مت ڈر، کیونکہ میں جنگ میں ثابت قدم اور قاتلِ اعداء (دشمنانِ خُدا کو مارنے والا) ہوں

29 اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُ الدِّیْنِ لَقَبِیْ وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاْسِ الْجِبَالٖ

میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور محیُ الدین میرا لقب ہے اور میری بزرگی کے جھنڈے پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں

30 اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالٖ

میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی اَولاد سے ہوں اور میرا رُتبہ مُخْدَعْ (یعنی ایک خاص مقامِ وِلایت) ہے، اور میرے قدم اَولیا کی گردنوں پر ہیں

31 وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالٖ

اور عبد القادر میرا مشہور و معروف نام ہے اور میرے نانا جان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چشمۂ کمال کے مالک ہیں

32 تَقَبَّلْنِیْ وَلَاتَرْدُدْ سُؤَالِیْ اَغِثْنِیْ سَیِّدِیْ اُنْظُرْ بِحَالِیْ

مجھے منظور فرمایئے اور میرا سوال رَد نہ کیجئے، میری فریادرَسی کیجئے، میرے آقا! میرا حال ملاحظہ فرمایئے۔

اللہ پاک ہمیں بھی قصیدۂ غوثیہ کی برکتوں سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جیلانی نُسخہ

ربیعُ الآخر کی گیارھویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سورۃ الفاتحہ، ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص، پھر گیارہ بار یَا شیْخ عَبدَالقَادِر جِیلانی شَیْـًٔا لِلّٰہِ الْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضَروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری (مثلاً پیٹ کا درد، قبض، گیس، پیچش، قے، پیٹ کے اَلْسَر وغیرہ) کیلئے مفید ہے۔

بغدادی نسخہ

ربیعُ الآخر کی گیارھویں شب (یعنی بڑی رات) سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کر کے اُسی رات کھا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہو گی۔ گیارہ نام یہ ہیں:

(1) سیّد مُحیُ الدِّین سلطان (2) مُحیُ الدِّین قطب (3) مُحیُ الدِّین خواجہ
(4) مُحیُ الدِّین مَخدُوم (5) مُحیُ الدِّین ولی (6) مُحیُ الدِّین بادشاہ
(7) مُحیُ الدِّین شیخ (8) مُحیُ الدِّین مَولٰنا (9) مُحیُ الدِّین غوث
(10) مُحیُ الدِّین خلیل (11) مُحیُ الدِّین۔

بغیر علم خدا کی عبادت

ارشادِ حضور سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی: ”جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔“ (شریعت و طریقت، ص20)

محبتِ الٰہی کا تقاضہ

ارشادِ حضور سیّدنا غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی: ”محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا تقاضا ہے کہ تُو اپنی نگاہوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف لگا دے اور کسی کی طرف نگاہ نہ ہو یوں کہ اندھوں کی مانند ہو جائے، جب تک تُو غیر کی طرف دیکھتا رہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل نہیں دیکھ پائے گا۔“
(غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے حالات، 78)

عورت

ماں کا کردار بحیثیت پہلی درس گاہ

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رَواں دَواں تھا، جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال و اسباب لوٹنا شروع کر دیا۔ اس قافلے میں ایک کم سِن نوجوان بھی تھا، ایک ڈاکو اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا: صاحبزادے تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ نوجوان بولا: میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا، نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ سنایا۔ سردار: لوگ تو ڈاکوؤں سے دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی ہوئے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی! نوجوان: میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھ سے ہر حال میں سچ بولنے کا وعدہ لیا تھا، وہ وعدہ نبھا رہا ہوں۔ سردار شرمندگی سے بولا: تم کتنے خوش نصیب ہو اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نبھا رہے ہو اور میں کتنا ظالم ہوں کہ اپنے خالق سے کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں! یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال بھی واپس کر دیا۔ (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ص167 ملخصاً)

یہ نوجوان ہمارے پیارے مرشد سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

پیاری اسلامی بہنو! ماں کا کردار اولاد کے لئے زبردست ترغیب ہوتا ہے اور ماں کی ابتدائی تربیت اولاد کے ساتھ مرتے دَم تک رہتی ہے۔ ابتدائی عمر میں بچے کا دل پاک صاف اور ذہن سادہ تختی کی مثل ہوتا ہے، جو چیز بھی اس کے سامنے آتی ہے اس کو قبول کرتا ہے، اس عمر کی اچھی تربیت اُسے اچھا اور غلط تربیت بُرا انسان بنا دیتی ہے۔ مثل مشہور ہے: ”بچپن کی تعلیم کے اثرات اس طرح دیرپا ہوتے ہیں جیسے کہ پتھر پر نقش۔“

والدین بچّوں کی اس عمر میں تعلیم و تربیت سے غفلت کر کے سنگین نتائج بھگت سکتے ہیں۔

یاد رکھیں! بچّے والدین کے عمل کی پیروی کرتے ہیں۔ والدین محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رکھنے والے، شریعت کے پابند، دین سیکھنے کے شوقین ہوں گے تو اولاد میں بھی یہ عادات منتقل ہوں گی۔ اولاد والدین کے لئے دنیا میں باعثِ عزّت اور آخرت میں بخشش و نجات کا سبب بنے گی ورنہ والدین کی بُری عادات اگر اولاد میں منتقل ہوئیں تو دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا باعث ہو گی۔ والدین اپنے علم و عمل پر توجہ دیں، دین کے پیروکار بنیں گے تو اولاد کی صحیح معنیٰ میں نیک تربیت کر سکیں گے۔

جیسے حضرت سیّدُنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ اس قدر کثرت سے تلاوتِ قراٰنِ پاک کرتی تھیں کہ مبارک ماں کے بطنِ اطہر میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ پارے یاد کر لئے تھے۔ آپ کی والدہ کا کردار ہماری خواتین کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ گھر بیٹھے دُرست تجوید کے ساتھ قراٰنِ پاک سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے مدرسۃُ المدینہ آن لائن سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

زندگی اسلامی طریقوں کے مطابق گزارنے کے لئے آن لائن شارٹ کورسز اور درسِ نظامی کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہمیں ان سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب علمِ دین سیکھنے کی کوششیں کرنی چاہئیں تاکہ ہماری نسلیں دینِ اسلام کی تعلیمات سے آراستہ ہو کر اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کا سامان کر سکیں۔

مِری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تُم بنانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

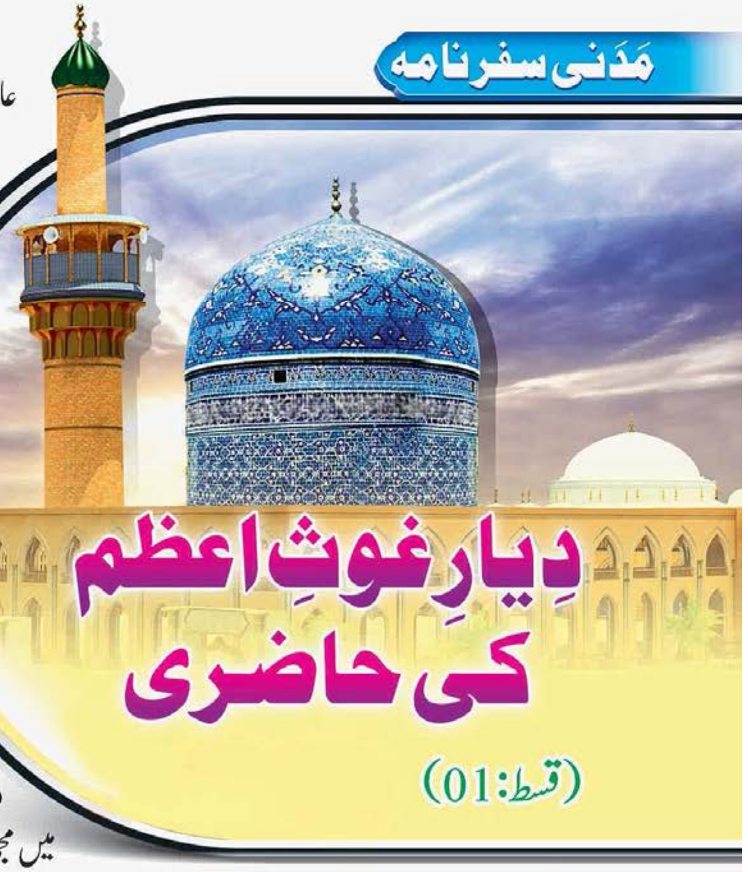

دیارِ غوثِ اعظم کی حاضری

(قسط:01)

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے جن ذرائع کا استعمال کررہی ہے ان میں سے ایک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے۔ میں خود بھی کوشش کرتا ہوں کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کروں اور دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کو بھی میرا مشورہ ہے کہ ضرور بالضرور اس کے مُطالعے کا معمول بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ علمِ دین کے انمول خزانے کے علاوہ مَدَنی تربیت کے مدنی پھول بھی حاصل ہوں گے۔ گزشتہ دنوں مَدنی چینل کے مقبولِ عام سلسلے "ذہنی آزمائش سیزن 10" میں ہم نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی تشہیر اور اس کی فروخت میں اضافے کیلئے بھرپور کوشش کی جس کے مثبت نتائج سامنے آئے۔ بہرحال "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے محمد آصف عطّاری مَدَنی (چیف ایڈیٹر) نے بتایا کہ خطوط (Letters) اور WhatsApp وغیرہ کے ذریعے فرمائش آئی ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مجھ ناکارہ کا مضمون بھی آنا چاہئے۔ کیا میں اور کیا تحریری کام! بہرحال آپس کے مشورے میں یہ طے پایا کہ "مدنی سفرنامہ" شائع کرنے کی صورت بنائی جائے اور میں اس سلسلے کے لئے صَوتی پیغامات (Voice Messages) کے ذریعے سفر کے احوال عرض کروں گا اور مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اسلامی بھائی اسے تحریری صورت میں مرتب کریں گے۔ اللہ کریم مجھے اخلاص و استقامت کے ساتھ اس سلسلے کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

عرب ممالک میں دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں اللہ پاک کے فضل و کرم سے گزشتہ کئی سالوں سے دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں عرب ممالک میں بھی عام ہو رہی ہیں۔ عرب ممالک سے پاکستان آنے والے علمائے کرام کی عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں آمد نیز امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے فیضانِ مدینہ اور گزشتہ سال 1439 ہجری میں سفرِ حج کے دوران مکۂ مکرمہ میں ملاقات کے ثمرات سامنے آنے لگے ہیں۔ **بغدادِ معلّٰی میں ہونے والا عُلومُ القراٰن سیمینار** 16 فروری 2019ء کو عراق کے شہر مدینۃُ الاولیاء بغداد شریف میں عُلومُ القراٰن کے عنوان سے سیمینار منعقد کیا گیا اور مُنتَظِمِین کی طرف سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز کو بھی پانچ یا چھ علماء و مُبلّغین بھیجنے کی دعوت دی گئی۔ 16 فروری کو ہی نیپال میں دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کا سُنّتوں بھرا اجتماع اور مدنی مشوروں کا سلسلہ ہونا تھا جس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا عمران عطّاری کی تشریف آوری بھی تھی۔ ابتداءً میں نے سیمینار میں شرکت سے معذرت کرلی کیونکہ میری حاضری نیپال کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں پہلے سے طے تھی لیکن سیمینار کے مُنتَظِمِین کے اصرار پر ہامی بھرلی، ایک نیّت یہ بھی کی تھی کہ اس میں شرکت کی بدولت دنیا کے مختلف مَمالک سے تشریف لانے والے علمائے کرام اور شخصیات سے ملاقات اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کرنے کا بھی موقع ملے گا۔ اس سفر کے اخراجات مُنتَظِمِین نے پیش کئے یعنی ہمیں اسپانسر کیا۔ **سُوئے بغداد روانگی** 15 فروری 2019ء بروز جمعہ بابُ المدینہ کراچی کے انٹرنیشنل ائیرپورٹ سے صبح کے وقت ہمارے سفر کا آغاز ہوا۔ پیارے اسلامی بھائیو! جب بھی ہوائی جہاز میں سفر کا موقع ملے، چند باتوں کا خیال رکھیں: ❀ اپنے بیگ وغیرہ پر کوئی نشانی لگالیں ❀ کسی

انجان کے سامان کی ذِمّہ داری ہر گز نہ لیں ❀ بلندی سے گرنے اور جلنے سے امن میں رہنے کی دعا بھی پڑھ لیا کریں۔[1] ❀ جہاز عموماً اوپر جاتے اور نیچے اترتے ہوئے دائیں بائیں ہِلتا ہے، اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں ❀ دورانِ سفر ذکر و دُرود اور نیکی کی دعوت کا سلسلہ رکھیں ❀ فضائی عملے میں بے پردہ عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں، اس لئے نگاہوں کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں ❀ نشست گاہ کے آگے موجود اسکرین پر بسا اوقات فلموں ڈراموں کا سلسلہ ہوتا ہے، اس کی بھی اس انداز میں ترکیب بنالیں کہ کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوں، بلکہ آف کرنے میں ہی عافیت ہے ❀ فضائی سفر کے دوران بھی "فرض نماز" وقت کے اندر ادا کرنا ضروری ہے، لہٰذا دورانِ سفر نماز کی پابندی کریں، اپنے موبائل یا ٹیبلٹ میں دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی کی بنائی ہوئی ایپ Prayer Times انسٹال کرلیں، کہ نماز کا وقت جاننے کا اہم ذریعہ ہے۔[2] ❀ اگر آپ وقتاً فوقتاً فضائی سفر کرتے رہتے ہیں تو کسی ایک ایئر لائن کو مخصوص کرلیں اور ممکنہ صورت میں اسی سے سفر کیا کریں۔ اس صورت میں آپ اس ایئر لائن کے مستقل کسٹمر بن جائیں گے اور آپ کو کئی ایسی سہولیات میسر ہوجائیں گی جو عام مسافروں کو نہیں ملتیں مثلاً بِلا معاوضہ سامان (Luggage) کی اضافی مقدار کی سہولت، اکانومی کلاس فُل ہونے کی صورت میں اضافی معاوضے کے بغیر بزنس کلاس میں سفر اور بزنس کلاس لاؤنج وغیرہ۔ چونکہ مجھے اکثر و بیشتر ہوائی جہاز سے سفر کا موقع ملتا ہے، اس لئے میں نے بھی ایک ایئر لائن مخصوص کرلی ہے اور میں اس کا گولڈ کارڈ ممبر ہوں جس کی بدولت کئی اضافی سہولیات دستیاب ہوجاتی ہیں۔ **دوحہ (قطر) میں عارضی قیام** بابُ المدینہ کراچی سے میں تقریباً اڑھائی گھنٹے میں قطر کے دارُالخلافہ (Capital) دوحہ پہنچے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دوحہ میں بھی دعوتِ اِسلامی کا مَدَنی کام موجود ہے۔ دوحہ پہنچتے ہی مجھے یہاں کے ذِمّہ داران کا پیغام موصول ہوا کہ اگر آپ باہر آسکتے ہیں تو ہم آپ سے ملنے پہنچ جاتے ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث ترکیب نہ بن سکی۔ کم و بیش چار گھنٹے قیام کے بعد طیارہ بغداد کی طرف روانہ ہوا اور دو گھنٹے بعد بغداد ایئر پورٹ پہنچا دیا۔ غالباً یہ بغداد شریف میں میری چَھٹی (6) حاضری ہے۔ مجھ سمیت پانچ افراد جن میں مفتی علی اصغر عطّاری مدنی اور شعبہ عربی (مدنی چینل) کے ذِمہ دار مولانا عبدُاللہ عطّاری بھی شامل تھے، بابُ المدینہ کراچی سے (الگ الگ) جبکہ ایک مُبلغ دعوتِ اسلامی جرمنی اور ایک تُرکی سے بغدادِ معلّٰی پہنچے۔ **وقت کے قدر دانوں کی صحبت کا اثر** خوش قسمتی سے مجھے شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری کے ساتھ سفر کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ میں نے ان دونوں کا یہ طرزِ عمل دیکھا ہے کہ سفر کے دوران بھی کسی نہ کسی اچھے کام میں مصروف رہتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے کئی نعتیہ کلام اور مناجات وغیرہ سفر کے دوران تحریر فرمائے ہیں۔ نگرانِ شوریٰ کو بھی دورانِ سفر مُطالعہ اور بیانات کی تیاری وغیرہ میں مصروف دیکھا ہے۔ چنانچہ میری بھی کوشش ہوتی ہے کہ دورانِ سفر کسی اچھے کام میں مصروف رہوں جیسا کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے اس سلسلے "مدنی سفرنامہ" سے متعلق کئی صَوتی پیغامات بھی دورانِ سفر ریکارڈ کروائے۔ سفر کے دوران مصروف رہنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ وقت آرام سے گزر جاتا ہے۔ **مدنی ماحول کی برکت** تقریباً 2 ماہ پہلے بھی بغداد شریف پرائیویٹ قافلے کی صورت میں حاضری کی سعادت ملی تھی۔ اُس وقت ہم نے امیگریشن کی لائن میں کھڑے ہو کر انتظار کیا اور پھر اپنا سامان خود اٹھا کر باہر گاڑی میں رکھا، لیکن اب چونکہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے نمائندے بن کر حاضر ہوئے تھے، اس لئے سیمینار کے مُنتَظِمین نے ہمارا استقبال کیا، ہمارا سامان اور پاسپورٹ لے کر قِطار کے بغیر ہمارا امیگریشن کروایا اور VIP لاؤنج میں بٹھایا، یقیناً یہ سب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستگی کی برکت ہے۔

مجھ کو ملی ہے عزت عطّار کی بدولت چمکی ہے میری قسمت عطّار کی بدولت

---

(1) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ ط وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ ط وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِی الشَّیْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ ط وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا ط وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ط (ابوداؤد، 2/132، حدیث:1552) مدنی پھول: بُلند مَقام سے گِرنے کو تَرَدِّی اور جلنے کو حَرَق کہتے ہیں۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ یہ دُعا طیّارے کیلئے مخصوص نہیں، چُونکہ اِس دُعا میں "بلندی سے گرنے" اور "جلنے" سے بھی پناہ مانگی گئی ہے اور ہوائی سفر میں یہ دونوں خطرات موجود ہوتے ہیں، لہٰذا اُمّید ہے کہ اِسے پڑھنے کی بَرَکت سے ہوائی جہاز حادِثے سے محفوظ رہے گا۔ (2) ایپلی کیشن کا لنک: https://play.google.com/store/apps/details?id=com.dawateislami.namaz

بغداد شریف کی گلیوں میں (دوسری قسط)

عُلمائے کرام سے ملاقاتیں عُلومُ القراٰن کانفرنس میں شرکت کے لئے بغدادِ مُعلّٰی حاضری ہوئی تو ایئرپورٹ پر یہاں کے مُنتَظِمین نے خُصوصی پروٹوکول کے بعد ہمیں ایک شاندار ہوٹل میں ٹھہرایا۔ نمازِ عصر ایئرپورٹ پر جبکہ نمازِ مغرب ہوٹل میں ادا کی۔ جس ہوٹل میں ہمیں ٹھہرایا گیا اس میں مختلف ممالک سے آنے والے کثیر عُلَما موجود تھے۔ کئی علمائے کرام سے ملاقات کی سعادت ملی مثلاً شیخ ابوبکر صاحب جو کینیڈا کے بہت بڑے ادارے کے مہتمم ہیں، مفتیِ دبئی شیخ عثمان عمر اویسی، شیخ ابراہیم خلیل بخاری ملیباری (کیرالا، ہند)، شیخ ابوبکر ملیباری (ہند)، شیخ صہیب یاس الراوی (منتظمِ وزارت)، شیخ مروان عبیدی (عراق) حفظہم اللہ وغیرہ۔

یہاں جس بُزرگ سے بھی ملاقات ہوتی وہ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُتعلّق ضرور پوچھتے نیز آپ کو سلام پہنچانے کا کہتے اور آپ کے لئے دُعا کرتے۔ ملکِ شام کے فضیلۃُ الشیخ اَلدُّکتور محمود الحوت اور کانفرنس میں شریک صومالیہ کے دو صاحبان شیخ عبد القادر علی ابراہیم اور وزیرِ اوقاف شیخ نور محمد حسن حفظہم اللہ نے صُوری پیغامات (Video Messages) بھی بھیجے۔[1]

دنیا بھر میں فضلِ رب سے چرچے ہیں عطّار کے
بڑے بڑے گُن گاتے ہیں ان کے ستھرے کردار کے

والدۂ مرحومہ کا مَدَنی انداز میرا تعلّق ایک میمن گھرانے سے ہے اور میمن برادری کے افراد دیگر بُزرگانِ دین کے ساتھ ساتھ بِالخصوص حضور سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبّت کرتے ہیں۔ مجھے اچّھی طرح یاد ہے کہ جب بچپن میں اسکول جانے کیلئے صبح گھر سے نکلتا تھا تو میری والدۂ مرحومہ فرماتی تھیں: ”وڈے پیر جو وسیلو“ یعنی بڑے پیر کے وسیلے سے جاؤ، بڑے پیر کی برکتوں میں جاؤ۔ بڑا ہونے کے بعد بھی جب میں ملک یا بیرونِ ملک کسی سفر پر جانے سے پہلے والدہ کی خدمت میں حاضری دیتا تو وہ مجھے انہی کلمات سے رخصت فرماتیں: ”غوثِ پاک جو وسیلو، بڑے پیر جو وسیلو۔“

مزارِ غوثِ اعظم پر حاضری سیمینار کے اختتام پر باقاعدہ زیارتوں کا اہتمام ہونا تھا، لیکن میری حاضری صرف ایک دن کے لئے تھی، لہٰذا میں بے تاب ہو رہا تھا کہ کسی طرح سیمینار سے پہلے ہی بارگاہِ غوثیت میں حاضری کی سبیل بن جائے۔ دل ہی دل میں غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں التجا کے علاوہ مُنتَظِمین سے بھی درخواست کی۔ مَدَنی چینل کے سلسلے ”ذہنی آزمائش“ کی مصروفیات کے باعث گزشتہ دو راتوں سے بہت کم نیند کا موقع ملا تھا، اس لئے اپنے رفیقِ سفر اسلامی بھائیوں کو یہ تاکید کرکے سو گیا کہ حاضری کی ترکیب بننے پر مجھے بیدار کر دیں۔ تقریباً پونے گھنٹے بعد اسلامی بھائیوں نے مجھے بیدار کرکے یہ خوش خبری سنائی کہ مزارِ غوثِ پاک پر حاضری کا انتظام ہوچکا ہے۔ جلدی جلدی لباس تبدیل کیا، وضو کرکے عِطْر لگا کر نیچے آیا تو تین گاڑیاں تیار تھیں اور ہم پانچ اسلامی بھائیوں کے علاوہ کئی علمائے کرام بھی حاضری کے لئے موجود تھے۔ ہوٹل سے گاڑی تک آتے آتے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا صَوتی پیغام (Audio Message) موصول ہوا جس میں آپ نے دعاؤں سے نوازنے کے علاوہ بزرگانِ دین کے مزارات پر اپنا سلام پہنچانے کا حکم بھی فرمایا۔ ہم بغدادِ مُعلّٰی کی مُعطّر و مُعنبر ہواؤں میں منقبتِ غوثِ پاک کے اشعار پڑھتے ہوئے پیر و مُرشد کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے۔ جب ہم مزارِ پُرانوار کے قریب

(1) یہ پیغامات ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ شعبانُ المعظم 1440ھ میں شائع ہو چکے ہیں۔

پہنچے تو دروازہ بند ہوچکا تھا، لیکن مُنتَظِمین کی کوشش سے کچھ ہی دیر میں دروازہ کھل گیا اور علمائے کرام کے ہمراہ حاضری نصیب ہوئی، اس وقت ہمارے قافلے کے علاوہ کوئی زائر موجود نہ تھا، اس لئے بڑے سُکون و اطمینان سے حاضری کا موقع ملا۔ یہاں مَنقبت خوانی اور دعا کا سلسلہ بھی ہوا نیز امیرِ اہلِ سنّت اور کئی اسلامی بھائیوں کا سلام پہنچانے کے بعد اشکبار آنکھوں سے رخصت ہوئے۔

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

فیضانِ مزارِ امامِ اعظم رات تقریباً 11 بجے گاڑی میں بیٹھ کر جب مُنتَظِمین سے بات ہوئی تو یہ سُن کر خوشی سے دل جھوم اٹھا کہ اب یہ قافلہ حضرت سیّدنا نعمان بن ثابت امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضری دے گا۔ حضرت سیّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: جب مجھے کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت نمازِ نَفْل ادا کرتا ہوں اور امام ابو حنیفہ کی قبر کے پاس آکر اس کے حل کیلئے اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت جلد پوری ہوجاتی ہے۔ (ردالمحتار، 1/135) امامِ اعظم کے مزار پر حاضر ہوئے تو یہاں بھی دروازہ بند ہوچکا تھا، لیکن ہمارے قافلے کے لئے کھولا گیا۔ یہاں بھی امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور دیگر اسلامی بھائیوں کا سلام پہنچانے کے علاوہ دو رکعت نمازِ نَفْل پڑھ کر دعا مانگی۔

عُلومُ القراٰن کانفرنس میں حاضری اگلے دن نمازِ فجر اور ناشتے وغیرہ سے فراغت کے بعد ہمیں کانفرنس ہال میں لے جایا گیا جو دنیا کے بیسیوں ممالک سے تشریف لانے والے عُلَما اور دیگر شخصیات سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ تلاوتِ قراٰن سے آغاز کے بعد صدارتی خطبے میں عراق شریف اور بغدادِ معلّٰی کے فضائل سُن کر ایمان تازہ ہوگیا۔ مجھے عربی زبان کچھ کچھ سمجھ آتی ہے نیز میرے ساتھ موجود مَدَنی اسلامی بھائی بھی وقتاً فوقتاً ترجمانی کرتے رہے۔ دوپہر ایک بجے تک بیانات ہوتے رہے پھر نماز و طعام وغیرہ کا وقفہ ہوا۔ اس دوران ہند، تاتارستان (Tatarstan) اور مصر وغیرہ کے عُلَمائے کرام سے ملاقات کی سعادت ملی جن میں سے کئی حضرات نے ہمیں مَدَنی قافلہ لے کر اپنے یہاں آنے کی دعوت بھی دی۔

بغدادِ مُعلّٰی سے نیپال روانگی ایک مصروف دن گزارنے کے بعد کانفرنس ہال سے ہوٹل واپسی ہوئی۔ شام ساڑھے سات بجے بغداد شریف سے دبئی کیلئے میری فلائٹ تھی۔ بغداد ایئرپورٹ حِفاظتی اُمُور کے لحاظ سے دنیا کے مشکل ایئر پورٹس میں سے ایک ہے، جہاں تمام معاملات کلیئر کرواتے کرواتے 4 سے 5 گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ ایئرپورٹ جانے کیلئے شام تقریباً سوا پانچ بجے گاڑی آئی، مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں میری فلائٹ نہ نکل جائے لیکن مُنتَظِمین کی مہربانی سے تمام مراحل جلد طے ہوئے اور ہوٹل سے ایئر پورٹ کے لاؤنج تک پہنچنے میں صرف تقریباً 35 منٹ لگے۔

اِنْ شَآءَ اللہ مَدنی سفر نامہ کی اگلی قسط میں سفرِ نیپال کے احوال عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ کریم تادمِ حیات سُنّتوں کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تبلیغ سُنّتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ
مرنا بھی سُنّتوں میں ہو سُنّتوں میں جینا

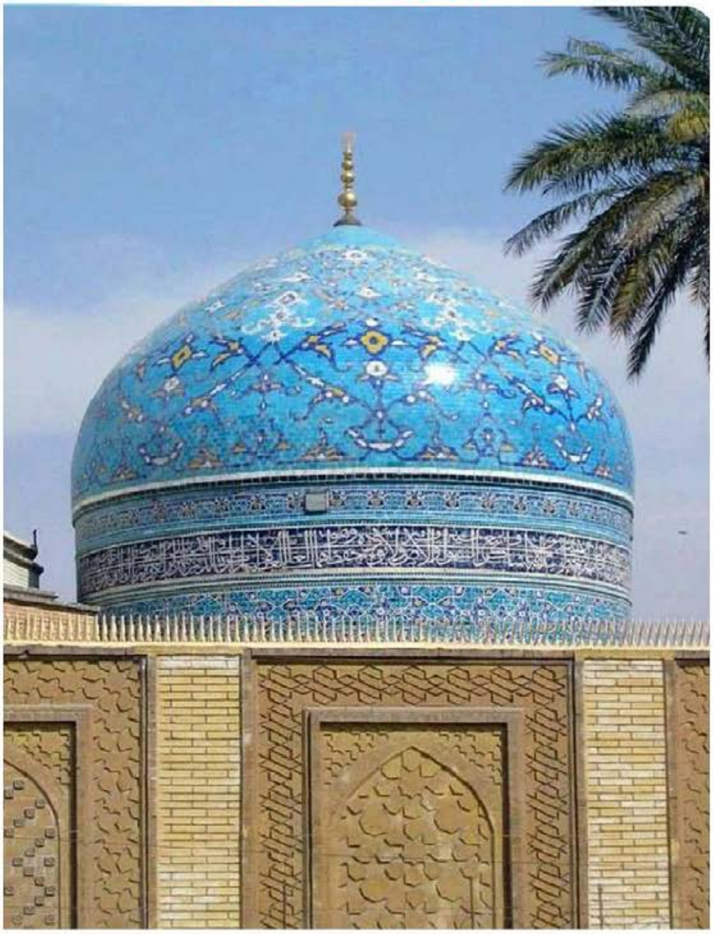

ربیعُ الآخر 1444ھ کا تازہ شمارہ لا رہا ہے
اصلاحِ معاشرہ کے اہم اور دلچسپ مضامین
آج ہی مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے
+92313-1139278

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ ونافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0

0125764

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net